توبہ کی روایات وحکایات

SC 1286

توبہ کی اہمیت، فضائل، شرائط، اس کی راہ میں حائل رکاوٹوں اور
توبہ کرنے والوں کے واقعات پر مشتمل تالیف

توبہ کی روایات وحکایات

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اصلاحی کتب)

ناشر
مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب : توبہ کی روایات وحکایات

پیش کش : مجلس المدینۃ العلمیۃ

مرتب : شعبۂ اصلاحی کتب

طباعتِ ۱۴۲۶ھ بمطابق ۲۰۰۵ء

طباعتِ ۱۴۳۰ھ، 2009ء	تعداد: 2000
طباعتِ ۱۴۳۱ھ، 2010ء	تعداد: 11000
طباعتِ ۱۴۳۲ھ، 2011ء	تعداد: 10000
طباعتِ ۱۴۳۳ھ، 2012ء	تعداد: 3000
طباعت ۱۴۳۴ھ، 2013ء	تعداد: 3000

ناشر : مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

المدینة العلمیة

از: بانیِ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للّٰہ علٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **''دعوتِ اسلامی''** نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسنِ خوبی سر انجام دینے کے لئے متعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس **''المدینة العلمیة''** بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء و مُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل پانچ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

(۲) شعبۂ درسی کُتُب

(۳) شعبۂ اصلاحی کُتُب

(۴) شعبۂ تراجمِ کتب

(۵) شعبۂ تفتیشِ کُتُب

''**المدینۃ العلمیۃ**'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلٰیحضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین ومِلّت، حامیٔ سنّت، ماحِیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر و بَرَکت، حضرتِ علاّمہ مولٰینا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوُسعٰی سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی ،تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اورمجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خودبھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کوبھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل ''**دعوتِ اسلامی**'' کی تمام مجالس بَشُمُول ''**المدینۃ العلمیۃ**'' کو دن گیارہویں اوررات بارہویں ترقّی عطافرمائے اور ہمارے ہرعملِ خیرکوزیورِاخلاص سے آراستہ فرماکر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت،جنّت البقیع میں مدفن اورجنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

پیشِ لفظ

الحمدللہ عزوجل! **دعوتِ اسلامی** کی **مجلس المدینۃ العلمیۃ** کی جانب سے ایک فکرانگیز کتاب **''توبہ کی روایات وحکایات''** آپ کے سامنے پیش کی جارہی ہے۔اس میں پہلے پہل توبہ کی ضرورت کا بیان ہے، پھرتوبہ کی اہمیت وفضائل مذکور ہیں۔اس کے بعد تفصیلاً بتایا گیا ہے کہ سچی توبہ کس طرح کی جاسکتی ہے؟اورآخر میں توبہ کرنے والوں کے 54واقعات بھی نقل کئے گئے ہیں۔امیدِ واثق ہے کہ یہ کتاب اصلاحی کتب میں بہترین اضافہ متصور ہوگی۔**ان شاء اللہ عزوجل**

اس کتاب کومرتب کرنے کی سعادت **المدینۃ العلمیۃ** کے **شعبۂ اصلاحی کتب** نے حاصل کی ہے۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں **''اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش''** کرنے کے لئے مدنی انعامات پرعمل اور مدنی قافلوں کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول مجلس المدینۃ العلمیۃ کودن گیارہویں رات بارہویں ترقی عطافرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین (صلی اللہ علیہ وسلم)

شعبہ اصلاحی کتب (المدینۃ العلمیۃ)

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیارے اسلامی بھائیو!

ایسے پُرفتن حالات میں کہ ارتکابِ گناہ بے حد آسان اور نیکی کرنا بے حد مشکل ہو چکا ہو اور نفس وشیطان ہاتھ دھو کر انسان کے پیچھے پڑے ہوں، انسان کا گناہوں سے بچنا بے حد دشوار ہے۔لیکن یاد رکھئے! گناہوں کا انجام ہلاکت ورسوائی کے سوا کچھ نہیں، لہٰذا!اس سے پہلے کہ پیامِ اجل آن پہنچے اور ہم اپنے عزیز واقرباء کو روتا چھوڑ کر اور دنیا کی رونقوں سے منہ موڑ کر ، قبر کے ہولناک اور تاریک گڑھے میں ہزاروں مُردوں کے درمیان تنہا جا سوئیں، ہمیں چاہئے کہ ان گناہوں سے چھٹکارے کی کوئی تدبیر کریں ۔اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سچی توبہ کریں کیونکہ سچی توبہ ایسی چیز ہے جو ہر قسم کے گناہ کو انسان کے نامۂ اعمال سے دھوڈالتی ہے جیسا کہ قرآنِ پاک میں ہے:

''وَھُوَ الَّذِیۡ یَقۡبَلُ التَّوۡبَۃَ عَنۡ عِبَادِہٖ وَیَعۡفُوۡا عَنِ السَّیِّاٰتِ وَیَعۡلَمُ مَا تَفۡعَلُوۡنَ ۝ ترجمہ کنزالایمان: اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا اور گناہوں سے درگزر فرماتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔'' (پ۲۵،الشوریٰ:۲۵)

سرورِ عالم،نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا،''**اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنۡبِ کَمَنۡ لَّاذَنۡبَ لَہٗ** ۔یعنی گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے کہ گویا اس نے کبھی کوئی گناہ کیا ہی نہ ہو۔'' (السنن الکبری، کتاب الشہادات، باب شہادۃ القاذف، رقم ۲۰۵۶۱، ج ۱۰،ص ۲۵۹)

جبکہ حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اے ابن آدم! تو نے جب بھی مجھے پکارا اور مجھ سے رجوع کیا، میں نے تیرے گناہوں کی بخشش کردی اور مجھے اس کی پرواہ نہیں اور اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں، پھر تو مجھ سے مغفرت طلب کرے، تو میں تیری بخشش کردوں گا اور میری ذات بے نیاز ہے۔ اے ابن آدم! اگر تیری مجھ سے ملاقات اس حالت میں ہو کہ تیرے گناہ پوری زمین کو گھیر لیں، لیکن تو نے شرک کا ارتکاب نہ کیا ہو تو میں تیرے گناہوں کو بخش دوں گا۔''

(جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی فضل التوبہ والاستغفار، رقم ۳۵۵۱، ج ۵، ص ۲۱۸)

اور حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہے تو اللہ عزوجل لکھنے والے فرشتوں کو اسکے گناہ بھلا دیتا ہے، اسی طرح اس کے اعضاء (یعنی ہاتھ پاؤں) کو بھی بھلا دیتا ہے اور اس کے زمین پر نشانات بھی مٹا ڈالتا ہے۔ یہاں تک کہ قیامت کے دن جب وہ اللہ عزوجل سے ملے گا تو اللہ عزوجل کی طرف سے اسکے گناہ پر کوئی گواہ نہ ہوگا۔

(الترغیب والترھیب، کتاب التوبۃ والزھد، باب الترغیب فی التوبۃ، رقم ۱۷، ج ۴، ص ۴۸)

پیارے اسلامی بھائیو!

توبہ کی اہمیت کے پیشِ نظر سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم اور اکابرینِ امت رضی اللہ عنہم نے بھی اس کے بارے میں ترغیبی کلام ارشاد فرمایا ہے، چند روایات ملاحظہ ہوں:

(۱) حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا کہ ''اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے توبہ کرو، بے شک میں بھی دن میں سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔''

(صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار، باب استحباب الاستغفار والاستکثار منہ، رقم ۲۷۰۲، ص ۱۴۴۹)

(۲) حضرتِ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا بے شک اللہ عزوجل اپنے مومن بندے کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو کسی ہلاکت خیز پتھریلی زمین پر پڑاؤ کرے اسکے ساتھ اس کی سواری بھی ہو جس پر اسکے کھانے پینے کا سامان لدا ہوا ہو پھر وہ سر رکھ کر سو جائے پھر جب بیدار ہو تو اس کی سواری جا چکی ہو تو وہ اسے تلاش کرے یہاں تک کہ گرمی اور شدتِ پیاس یا جس وجہ سے اللہ عزوجل چاہے پریشان ہو کر کہے کہ میں اسی جگہ لوٹ جاتا ہوں جہاں سو رہا تھا پھر سو جاتا ہوں یہاں تک کہ مر جاؤں پھر وہ اپنی کلائی پر سر رکھ کر مرنے کے لئے سو جائے پھر جب بیدار ہو تو اسکے پاس اس کی سواری موجود ہو اور اس پر اس کا توشہ بھی موجود ہو تو اللہ عزوجل مومن بندے کی توبہ پر اس شخص کے اپنی سواری کے لوٹنے پر خوش ہونے سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب التوبۃ، باب فی الحض علی التوبۃ والفرح بھا، رقم ۲۷۴۴، ص ۱۴۶۸)

(۳) حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''سارے انسان خطا کار ہیں اور خطا کاروں میں سے بہتر وہ ہیں، جو توبہ کر لیتے ہیں۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب ذکر التوبہ، رقم ۴۲۵۱، ج ۴، ص ۴۹۱)

(۴) حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ''جس نے استغفار کو لازم پکڑ لیا، تو اللہ تعالیٰ اس کی تمام مشکلوں میں آسانی، ہر غم

سے آزادی اور بے حساب رزق عطا فرماتا ہے۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب الوتر، باب فی الاستغفار، رقم ۱۵۱۸، ج ۲، ص ۱۲۲)

(۵) حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک لوہے کی طرح دلوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے اور اس کی جِلاء (یعنی صفائی) طلبِ مغفرت ہے۔'' (مجمع البحرین، کتاب التوبۃ، باب الاسغفار جلاء القلوب، رقم ۴۷۳۹، ج ۴، ص ۲۷۲)

(۶) حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مومن کی اور ایمان کی مثال اپنی کھونٹی (کلہ) کے ساتھ بندھے ہوئے گھوڑے کی طرح ہے (یعنی گویا مومن کے دل میں ایمان بندھا ہوا ہے) کہ گھوڑا کبھی اچھلتا کودتا ہے، پھر اپنی کھونٹی کے پاس لوٹ آتا ہے۔ چنانچہ مومن بھی کبھی بھول چوک سے (گناہ) کر بیٹھتا ہے پھر لوٹ آتا ہے (یعنی توبہ کر لیتا ہے) تو تم اپنے کھانے پرہیزگاروں کو کھلایا کرو اور نیکی کے کام اہل ایمان کے ساتھ کیا کرو۔''

(شرح السنۃ، کتاب البر والصلۃ، باب الجلیس الصالح...الخ، رقم ۳۳۷۹، ج ۶، ص ۴۶۹)

(۷) ایک آدمی نے حضرتِ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ایک آدمی نے گناہ کیا کیا اس کی توبہ کی کوئی صورت ہے؟ حضرتِ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے منہ دوسری طرف کرلیا۔ پھر دوبارہ ادھر توجہ کی تو ان کی آنکھیں ڈبڈبا رہی تھیں۔ فرمایا ''جنت کے آٹھ دروازے ہیں، سب کھلتے اور بند ہوتے ہیں، سوائے توبہ کے، اس لیے کہ توبہ کے دروازے پر ایک فرشتہ مقرر ہے جو بند نہیں ہوتا، اس لیے نیک عمل کرو اور مایوس نہ ہو۔''

(مکاشفۃ القلوب، الباب السابع عشر فی بیان الامانۃ والتوبۃ، ص ۶۱، ۶۲)

(۸) شیخ فضیل بن عیاض علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ''رب تعالی نے ایک پیغمبر

کوحکم دیا کہ گنہگاروں کو بشارت دے دو کہ اگر وہ توبہ کریں گے تو میں قبول کروں گا اور میرے دوستوں کو یہ وعید سناؤ (یعنی اس بات سے ڈراؤ) کہ اگر میں ان کے ساتھ عدل وانصاف سے پیش آؤں تو سب کو سزا دوں (یعنی سب مستحق سزا ہوں گے)۔

(کیمیائے سعادت، رکن چہار، منجیات، اصل اول قبول توبہ، ج ۲، ص ۷۶۳)

(۹) شیخ طلق بن حبیب علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ''اللہ عزوجل کے حقوق بندوں پر اس قدر ہیں کہ انکا ادا کرنا ممکن نہیں ہے لہذا چاہیے کہ ہر بندہ جب اٹھے تو توبہ کرے اور رات کو توبہ کر کے سوئے۔''

(کیمیائے سعادت، رکن چہار، منجیات، اصل اول قبول توبہ، ج ۲، ص ۷۶۳)

توبہ کے فضائل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

تائب ہونے والے خوش نصیب کو گناہوں کی معافی کے ساتھ ساتھ دیگر فضائل بھی حاصل ہوں گے جن میں سے چند یہ ہیں:

[1] فلاح وکامرانی کاحصول:

رب تعالی فرماتا ہے: '' **وَتُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ جَمِیْعًا اَیُّہَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ 0** ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ کی طرف توبہ کرو اے مسلمانو! سب کے سب اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ۔ (پ۱۸، النور:۳۱)

[2] توبہ کرنے والا اللہ عزوجل کا محبوب:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''**اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ** ترجمہ کنز الایمان: بیشک اللہ پسند کرتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو۔ (پ۲، البقرۃ:۲۲۲)

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: ''**اِنَّ اللّٰـهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۝** ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ پسند کرتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو۔'' (پ۲، البقرہ:۲۲۲)

(3) توبہ کرنے والا رحمتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کا مستحق:

اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: ''**اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا۝** ترجمہ کنزالایمان: وہ توبہ جس کا قبول کرنا اللہ نے اپنے فضل سے لازم کرلیا ہے وہ انہیں کی ہے جو نادانی سے برائی کر بیٹھیں پھر تھوڑی دیر میں توبہ کرلیں ایسوں پر اللہ اپنی رحمت سے رجوع کرتا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔'' (پ۴، النساء:۱۷)

اور فرماتا ہے: ''**فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ؕ** ترجمہ کنزالایمان: تو جو اپنے ظلم کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے تو اللہ اپنی مہر سے اس پر رجوع فرمائے گا۔'' (پ۶، المآئدہ:۳۹)

(4) برائیوں کا نیکیوں میں تبدیل ہونا:

اللہ تعالٰی فرماتا ہے: ''**اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰـهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ وَكَانَ اللّٰـهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا۝** ترجمہ کنزالایمان: مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔'' (پ۱۹، الفرقان:۷۰)

(5) دُخولِ جنت کا انعام:

اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: ''**يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ**

عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یُّکَفِّرَ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ وَیُدْخِلَکُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہو جائے قریب ہے تمہارا رب تمہاری برائیاں تم سے اتار دے اور تمہیں باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں بہیں۔'' (پ۲۸، التحریم:۸)

ایک اور مقام پر ہے: ''**اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا یُظْلَمُوْنَ شَیْئًا** ۝ ترجمہ کنزالایمان: مگر جو تائب ہوئے اور ایمان لائے اور اچھے کام کئے تو یہ لوگ جنت میں جائیں گے اور انہیں کچھ نقصان نہ دیا جائے گا۔'' (پ۱۶، مریم:۶۰)

(6) عذابِ جہنم سے رہائی:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''**اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَیُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ کُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِیْلَکَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ رَبَّنَا** ترجمہ کنزالایمان: وہ جو عرش اٹھاتے ہیں اور جو اس کے گرد ہیں اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے اور اس پر ایمان لاتے اور مسلمانوں کی مغفرت مانگتے ہیں اے رب ہمارے تیرے رحمت وعلم میں ہر چیز کی سمائی ہے تو انہیں بخش دے جنہوں نے توبہ کی اور تیری راہ پر چلے اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے اے ہمارے رب۔'' (پ۲۴، المؤمن:۷،۸)

توبہ میں تاخیر کی وجوہات اوران کا حل

پیارے اسلامی بھائیو!

توبہ کی تمام تر اہمیت اور فضائل کے باوجود بعض بدنصیب نفس وشیطان کے بہکاوے میں آکر توبہ کرنے میں ٹال مٹول سے کام لیتے ہیں۔اس کی چند وجوہات اور ان کا حل پیشِ خدمت ہے۔

پہلی وجہ گناہوں کے انجام سے غافل رہنا

گناہوں کے انجام سے غافل ہونا بھی توبہ کی راہ میں رکاوٹ بن جاتا ہے۔ شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان کو جس عذاب سے ڈرایا گیا ہے وہ اس کی نگاہوں سے اوجھل ہے جبکہ اس کی نفسانی خواہشات کا نتیجہ فوری طور پر اس کے سامنے آجاتا ہے اور یہ انسان کا فطری تقاضا ہے کہ یہ تاخیر سے وقوع پزیر ہونے والی چیز کی نسبت فوری طور پر حاصل ہونے والی شے کی طرف بہت جلد متوجہ ہوتا ہے۔مثلاً زنا کرنے والا اس سے فوری طور پر حاصل ہونے والی لذت کی طرف مائل ہوجاتا ہے اور اس کی اُخروی سزا کے بارے میں سوچنے کی بھی زحمت گوارا نہیں کرتا۔

اس کا حل:

ایسا شخص غور کرے کہ اگرچہ یہ عذابات میری نگاہوں سے اوجھل سہی لیکن ہیں تو یقینی، کتنے ہی دنیاوی فوائد ایسے ہیں جنہیں میں مستقبل میں ہونے والے نقصان کی وجہ سے چھوڑ دیتا ہوں مثلاً کوئی غیر مسلم ڈاکٹر یہ کہہ دے کہ تمہیں دل کا مرض ہے لہذا چکنائی والی چیزیں مثلاً پراٹھا، سموسے، پکوڑے وغیرہ کھانا بالکل ترک کردو ورنہ

تمہاری تکلیف میں اضافہ ہوجائے گا تو میں محض ایک ڈاکٹر کی بات پر اعتبار کرکے آئندہ نقصان سے بچنے کے لئے ان اشیاء کو ان کی تمام تر لذت کے باوجود چھوڑ دیتا ہوں تو کیا یہ نادانی نہیں ہے کہ میں نے ایک بندے کے ڈرانے پر اپنی لذتوں کو چھوڑ دیا لیکن تمام کائنات کے خالق عزوجل کے وعدۂ عذاب کو سچا جانتے ہوئے اپنے نفس کی ناجائز خواہشات کو ترک نہیں کرتا۔اس انداز سے غور وفکر کرنے کی برکت سے مذکورہ رکاوٹ دور ہوجائے گی اور توبہ کرنے میں کامیابی نصیب ہوگی۔ان شاء اللہ عزوجل

تُوبُوا اِلَی اللّٰہِ (یعنی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو)

اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ (میں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔)

دوسری وجہ — دل پر گناہوں کی لذت کا غلبہ

بعض اوقات انسان کے دل ودماغ پر مختلف گناہوں مثلاً زنا، شراب نوشی، بدنگاہی، نامحرم عورتوں سے ہنسی مذاق، فلم بینی وغیرہ کی لذت کا اس قدر غلبہ ہوجاتا ہے کہ وہ ان گناہوں کو چھوڑنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ان گناہوں کے بغیر اسے اپنی زندگی بہت اداس اور ویران محسوس ہوتی ہے، یوں وہ توبہ سے محروم رہتا ہے۔

اس کا حل:

اس قسم کی صورتِ حال سے دوچار شخص اس طرح سوچ وبچار کرے کہ جب میں زندگی کے مختصر ایام میں ان لذتوں کو نہیں چھوڑ سکتا تو مرنے کے بعد ہمیشہ ہمیشہ کے لئے لذتوں (یعنی جنت کی نعمتوں) سے محرومی کیسے گوارہ کروں گا؟ جب میں صبر کی آزمائش برداشت نہیں کرسکتا تو نارِ جہنم کی تکلیف کس طرح برداشت کروں گا؟ان گناہوں میں لذت یقیناً ہے لیکن ان کا انجام طویل غم کا سبب ہے، جیسا کہ کسی بزرگ نے ارشاد فرمایا:

’’کبھی لذّت کی وجہ سے گناہ نہ کرو کہ لذت جاتی رہے گی لیکن گناہ تمہارے ذمے باقی رہ جائے گا اور کبھی مشقّت کی وجہ سے نیکی کو ترک نہ کرو کہ مشقت کا اثر ختم ہو جائے گا لیکن نیکی تمہارے نامۂ اعمال میں محفوظ رہے گی۔‘‘

ان شاء اللہ عزّوجلّ اس انداز سے غور وفکر کرنے کی برکت سے مذکورہ رکاوٹ دور ہو جائے گی اور توبہ کرنے میں کامیابی نصیب ہوگی۔ جب ایسا شخص نیکیوں کی وجہ سے حاصل ہونے والے سکونِ قلب کو ملاحظہ کرے گا تو گناہوں کی لذت کو بھول جائے گا جیسا کہ ایک شخص جسے دال بڑی پسند تھی اور وہ کسی دوسرے کھانے حتی کہ گوشت کو بھی خاطر میں نہ لاتا تھا۔ اس کا دوست اسے مرغی کھانے کی دعوت دیتا لیکن وہ یہ کہہ کر اس دعوت کو ٹھکرا دیتا کہ اس دال میں جو لذت ہے کسی اور کھانے میں کہاں؟ آخر کار ایک دن جب اس کے دوست نے اسے مرغی کھانے کی دعوت دی تو اس نے سوچا کہ آج مرغی بھی کھا کر دیکھ لیتے ہیں کہ اس کا ذائقہ کیسا ہے اور مرغی کھانے لگا۔ جب اس نے پہلا لقمہ منہ میں رکھا تو اسے اتنی لذت محسوس ہوئی کہ اپنی پسندیدہ دال کو بھول گیا اور کہنے لگا: ’’ہٹاؤ اس دال کو، اب میں مرغی ہی کھایا کروں گا۔‘‘ بلاتشبیہ جب تک کوئی شخص محض گناہوں کی لذت میں مبتلاء اور نیکیوں کے سکون سے نا آشنا ہوتا ہے، اسے یہ گناہ ہی رونقِ زندگی محسوس ہوتے ہیں لیکن جب اسے نیکیوں کا نور حاصل ہو جاتا ہے تو وہ گناہوں کی لذت کو بھول جاتا ہے اور نیکیوں کے ذریعے سکونِ قلب کا متلاشی ہو جاتا ہے۔

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰهِ (یعنی اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں توبہ کرو)

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ (میں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔)

تیسری وجہ **طویل عرصہ زندہ رہنے کی امید**

توبہ میں تاخیر کا ایک سبب یہ بھی ہوتا ہے کہ نفس وشیطان اس طرح انسان کا ذہن بناتے ہیں کہ ابھی تو بڑی عمر پڑی ہے بعد میں توبہ کرلینا.. یا..ابھی تم جوان ہو بڑھاپے میں توبہ کرلینا.. یا..نوکری سے ریٹائر ہونے کے بعد توبہ کرلینا۔ چنانچہ یہ ''عقل مند'' نفس وشیطان کے مشورے پر عمل کرتے ہوئے توبہ سے محروم رہتا ہے۔

اس کا حل:

ایسے شخص کو اس طرح غور کرنا چاہیے کہ جب موت کا آنا یقینی ہے اور مجھے اپنی موت کے آنے کا وقت بھی معلوم نہیں تو توبہ جیسی سعادت کو کل پر موقوف کرنا نادانی نہیں تو اور کیا ہے؟ جس گناہ کو چھوڑنے پر آج میرا نفس تیار نہیں ہو رہا کل اس کی عادت پختہ ہوجانے پر میں اس سے اپنا دامن کس طرح بچاؤں گا؟ اور اس بات کی بھی کیا ضمانت ہے کہ میں بڑھاپے میں پہنچ پاؤں گا یا نوکری سے ریٹائر ہونے تک میں زندہ رہوں گا؟

حدیث میں ہے کہ ''توبہ میں تاخیر کرنے سے بچو کیونکہ موت اچانک آجاتی ہے۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب التوبۃ والزھد، باب الترغیب فی التوبۃ..الخ، رقم ۱۸، ج ۴، ص ۴۸)

پھر موت تو کسی خاص عمر کی پابند نہیں ہے، بچہ ہو یا بوڑھا، جوان ہو یا اُدھیڑ عمر یہ بلا امتیاز سب کو زندگی کی رونقوں کے بیچ سے اٹھا کر قبر کے گڑھے میں پہنچا دیتی ہے، یہ وہ ہے کہ جب اِس کے آنے کا وقت آجائے تو کوئی خوشی یا غم، کوئی مصروفیت یا کسی قسم کے ادھورے کام اس کی راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکتے، ایک دن مجھے بھی موت آئے گی اور مجھے زیرِ زمین دفن ہونا پڑے گا، اگر میں بغیر توبہ کے مر گیا تو مجھے کتنی حسرت وندامت کا سامنا کرنا پڑے گا، ابھی مہلت میسّر ہے لہذا مجھے فوراً توبہ کرلینی چاہیئے۔

اس انداز سے غور وفکر کرنے کی برکت سے مذکورہ رکاوٹ دور ہو جائے گی اور توبہ کرنے میں کامیابی نصیب ہوگی۔ان شاء اللہ عزوجل

تُوبُوا اِلَی اللّٰهِ (یعنی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو)

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ (میں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔)

چوتھی وجہ رحمتِ الٰہی کے بارے میں دھوکے کا شکار ہونا

ہمارے معاشرے میں اس قسم کے لوگ بھی بکثرت پائے جاتے ہیں کہ جب انہیں گناہوں سے توبہ کی ترغیب دی جائے تو اس قسم کے جملے بول کر لاجواب کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ: ''اللہ تعالیٰ بڑا غفور ورحیم ہے، ہمیں اس کی رحمت پر بھروسا ہے، وہ ہمیں عذاب نہیں دے گا۔'' اور توبہ پر آمادہ نہیں ہوتے۔

اس کا حل:

ایسوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رحیم وکریم ہونے میں کسی مسلمان کو شک وشبہ نہیں ہوسکتا لیکن جس طرح یہ دونوں اس کی صفات ہیں اسی طرح قہّار اور جبّار ہونا بھی رب عزوجل کی صفات ہیں۔اور یہ بات بھی قرآن وحدیث سے ثابت ہے کہ کچھ نہ کچھ مسلمان جہنم میں بھی جائیں گے تو اب آپ ہی بتائیے کہ اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ وہ مسلمان تو غضبِ الٰہی عزوجل کا شکار ہوں اور جہنم میں جائیں لیکن آپ پر رحمتِ الٰہی عزوجل کی چھما چھم برسات ہو اور آپ کو داخلِ جنت کیا جائے؟ اس سلسلے میں ہمارے اکابرین کا طرزِ عمل ملاحظہ ہو:

امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ''اگر آواز دی جائے کہ ایک شخص کے سوا سب جہنم میں چلے جائیں تو مجھے امید ہے کہ وہ (یعنی جہنم میں نہ جانے

والا) شخص میں ہوں گا اور اگر اعلان کیا جائے کہ ایک آدمی کے علاوہ سب جنت میں داخل ہو جائیں تو مجھے خوف ہے کہ کہیں وہ (یعنی جنت میں داخلے سے محروم رہ جانے والا) میں نہ ہوں۔''

(حلیۃ الأولیاء، ذکر الصحابۃ من المہاجرین، رقم ۱۴۲، ج ۱، ص ۸۹)

امیر المؤمنین سَیِّدُ نا حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا، ''اے بیٹے! اللہ تعالیٰ سے ایسا خوف رکھو کہ تمہیں گمان ہونے لگے کہ اگر تم تمام اہلِ زمین کی نیکیاں اس کی بارگاہ میں پیش کرو تو وہ انہیں قبول نہ کرے اور اللہ تعالیٰ سے ایسی امید رکھو کہ تم سمجھو کہ اگر سب اہلِ زمین کی برائیاں لے کر اس کی بارگاہ میں جاؤ گے تو بھی تمہیں بخش دے گا۔''

(اِحیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء، باب بیان ان الافضل ھو غلبۃ الخوف...الخ، ج ۴، ص ۲۰۲)

دیانت داری سے سوچئے کہ رحمتِ الٰہی عزوجل پر اس قدر یقین کا اظہار کہیں سامنے والے کو خاموش کروانے کے لئے تو نہیں ہے؟ اگر آپ کا یقین اتنا ہی کامل ہے تو کیا آپ اپنا تمام مال ودولت، گھر بار غریبوں میں تقسیم کرنے کے بعد اس بات کے منتظر ہونے کو تیار ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے صدقے آپ کو زمین میں مدفون خزانے کا پتا بتادے گا.. یا..ڈاکوؤں کی آمد کی اطلاع ہونے پر آپ اپنے گھر میں موجود تمام روپیہ اور زیورات یہ سوچ کر صحن میں ڈھیر کر دینے کی ہمت کریں گے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ڈاکوؤں کو اس کی طرف سے غافل کر دے گا یا انہیں اندھا کر دے گا اور اس طرح آپ لُٹ جانے سے محفوظ رہیں گے؟ اگر ان سوالوں کا جواب نفی میں ہو تو اب آپ کا یقین کامل کہاں رخصت ہو گیا؟ خدارا! نفس وشیطان کے دھوکے سے اپنی جان چھڑائیے کہ گناہ کر کے توبہ کئے بغیر مغفرت کا امیدوار بننے والے کو حدیثِ نبوی میں

احمق قرار دیا گیا ہے، چنانچہ سرورِ عالم، نورِ مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا، ''سمجھ دار وہ شخص ہے جو اپنا محاسبہ کرے اور آخرت کی بہتری کے لئے نیکیاں کرے اور احمق وہ ہے جو اپنے نفس کی خواہشات کی پیروی کرے اور اللہ تعالیٰ سے انعامِ آخرت کی امید رکھے۔

(المسند احمد بن حنبل، حدیث شداد بن اوس، رقم ۱۷۱۲۳، ج ۶، ص ۷۸،)

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: ''تم میں سے کوئی اللہ تعالیٰ کے حلم و بردباری سے دھوکہ میں نہ پڑ جائے، جنت و دوزخ تمہارے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے، پھر آپ نے یہ آیات تلاوت فرمائیں: **فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ ۝ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ۝** ترجمہ کنزالایمان: تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا۔ (پ۳۰، الزلزال: ۷، ۸)

(الترغیب والترہیب، کتاب التوبۃ والزھد، باب الترغیب فی التوبۃ ... الخ، ۱۸، ج ۴، ص ۴۸)

امیدِ واثق ہے کہ اس نہج پر سوچنے کی برکت سے بہت جلد توبہ کی توفیق مل جائے گی، ان شاء اللہ عزوجل۔

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰهِ (یعنی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو)

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ (میں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔)

پانچویں وجہ — بعدِ توبہ استقامت نہ ملنے کا خوف

بعض لوگ یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ ہمیں اپنے آپ پر اعتماد نہیں کہ بعدِ توبہ گناہوں سے بچ پائیں گے یا نہیں؟ اس لئے توبہ کرنے کا کیا فائدہ؟

اس کا حل:

یہ سراسر شیطانی وسوسہ ہے کیونکہ آپ کو کیا معلوم کہ توبہ کرنے کے بعد آپ

زندہ رہیں گے یا نہیں؟ ہوسکتا ہے کہ توبہ کرتے ہی موت آجائے اور گناہ کرنے کا موقع ہی نہ ملے۔ وقتِ توبہ آئندہ کے لئے گناہوں سے بچنے کا پختہ ارادہ ہونا ضروری ہے، گناہوں سے بچنے پر استقامت دینے والی ذات تو رب العالمین کی ہے۔ اگر ارتکاب گناہ سے محفوظ رہنا نہ بھی نصیب ہوا تو بھی کم از کم گزشتہ گناہوں سے جان تو چھوٹ جائے گی اور سابقہ گناہوں کا معاف ہوجانا معمولی بات نہیں۔ اگر بعدِ توبہ گناہ ہو بھی جائے تو دوبارہ پُرخلوص توبہ کرلینی چاہئیے کہ ہوسکتا ہے یہی آخری توبہ ہو اور اسی پر دنیا سے جانا نصیب ہو۔ حضرتِ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''شیطان نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کہا، ''اے میرے رب! مجھے تیری عزت وجلال کی قسم! جب تک بندوں کے جسموں میں روح باقی ہے، میں انہیں بہکاتا رہوں گا۔'' اللہ تعالیٰ نے جواباً ارشاد فرمایا، ''مجھے اپنی عزت وجلال اور بلند مقام کی قسم! میں ہمیشہ اس وقت تک ان کی مغفرت کرتا رہوں گا، جب تک کہ وہ مجھ سے مغفرت مانگتے رہیں گے۔'' (المسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابی سعید الخدری، رقم ۱۱۲۳، ج ۴، ص ۵۸)

اور حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے کہ ''جب کوئی بندہ گناہ کرلیتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ ''اے مولا! میں نے گناہ کرلیا، مجھے معاف کردے۔'' تو اللہ عزوجل فرماتا ہے، ''میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب عزوجل ہے جو گناہ معاف بھی کرتا ہے اور اس پر پکڑ بھی لیتا ہے، (اے فرشتو! گواہ ہوجاؤ کہ) میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ پھر جتنا رب عزوجل چاہتا ہے بندہ ٹھہرا رہتا ہے، اس کے بعد پھر کوئی گناہ کرلیتا ہے، پھر عرض کرتا ہے، ''یا الٰہی عزوجل! میں نے پھر گناہ کرلیا، بخش دے۔'' تو رب کریم عزوجل فرماتا ہے کہ میرا یہ بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب

عزوجل ہے جو گناہ پر پکڑ بھی لیتا ہے اور معاف بھی کر دیتا ہے، (اے فرشتو! گواہ رہنا کہ) میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔''

پھر جتنا رب عزوجل چاہے وہ بندہ ٹھہرا رہتا ہے اور پھر مزید گناہ کر بیٹھتا ہے، اور دوبارہ عرض کرتا ہے، ''یارب کریم عزوجل! مجھے معاف کر دے۔'' تو رب عزوجل فرماتا ہے کہ میرا یہ بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ معاف بھی کرتا ہے اور اس پر پکڑ بھی لیتا ہے۔ (اے فرشتو! گواہ ہو جاؤ کہ) میں نے اپنے بندے کی بخشش فرمادی، اب جو چاہے کرے۔ (صحیح البخاری، کتاب التوحید، رقم ۷۵۰۷، ج۴، ص۵۷۵)

اس انداز سے غور وفکر کرنے کی برکت سے مذکورہ رکاوٹ دور ہو جائے گی اور توبہ کرنے میں کامیابی نصیب ہوگی۔ ان شاء اللہ عزوجل

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ (یعنی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو)

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ (میں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔)

چھٹی وجہ — کثرتِ گناہ کی وجہ سے مایوسی کا شکار ہو جانا

بعض لوگ بدقسمتی سے طویل عرصے تک بڑے بڑے گناہوں مثلاً چوری، قتل، ڈاکے، دہشت گردی وغیرہ میں مبتلاء رہتے ہیں۔ شیطان ان کے دل میں یہ بات ڈال دیتا ہے کہ اتنے بڑے بڑے گناہوں کے بعد تجھے معافی نہیں ملنے والی.. یا.. اب تیری بخشش ہونا مشکل ہے۔ علمِ دین سے محروم یہ افراد مایوسی کا شکار ہو کر گناہوں پر مزید دلیر ہو جاتے ہیں اور توبہ سے محروم رہتے ہیں۔

اس کا حل:

ایسے بھائیوں سے گزارش ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا

چاہئے، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''**لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا** ؕ ترجمہ کنزالایمان: اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بے شک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے۔'' (پ۲۴، الزمر: ۵۳)

رحمتِ خداوندی کس طرح اپنے امیدوار کو آغوش میں لیتی ہے، اس کا اندازہ درجِ ذیل روایات سے لگائیے......

مکی مدنی سرکار ﷺ نے فرمایا، ''حق تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے کہیں زیادہ مہربان ہے، جتنا کہ ایک ماں اپنے بچے پر شفقت کرتی ہے۔''
(صحیح مسلم، کتاب التوبۃ، باب فی سعۃ رحمۃ اللہ تعالیٰ، رقم ۲۷۵۴، ص۱۴۷۲)

نورِ مجسم، شاہ بنی آدم ﷺ نے فرمایا کہ، ''اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں، ننانوے رحمتیں، اس نے قیامت کے لئے رکھی ہیں اور دنیا میں فقط ایک رحمت ظاہر فرمائی ہے۔ ساری مخلوق کے دل اسی ایک رحمت کے باعث رحیم ہیں۔ ماں کی شفقت ومحبت اپنے بچے پر اور جانوروں کی اپنے بچے پر مامتا، اسی رحمت کے باعث ہے۔ قیامت کے دن ان ننانوے رحمتوں کے ساتھ اس ایک رحمت کو جمع کر کے مخلوق پر تقسیم کیا جائے گا، اور ہر رحمت آسمان وزمین کے طبقات کے برابر ہوگی۔ اور اس روز سوائے ازلی بدبخت کے اور کوئی تباہ نہ ہوگا۔'' (کنزالعمال، کتاب التوبۃ، رقم ۱۰۴۰۰، ۴، ص۱۰۷)

حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو شخصوں کو جہنم سے باہر لایا جائے گا۔ حق تعالیٰ ارشاد فرمائے گا ''جو عذاب تم نے دیکھا وہ تمھارے ہی عملوں کے سبب سے تھا، میں اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا ہوں۔'' پھر ان کو دوبارہ جہنم میں ڈالے جانے کا حکم دیا جائے گا۔ ان میں سے ایک شخص جلدی جلدی دوزخ کی طرف جائے گا اور کہتا جائے

گا، کہ ''میں گناہوں کے بوجھ سے اتنا ڈر گیا ہوں کہ اب اس حکم کو پورا کرنے میں کوتاہی نہیں کر سکتا۔''

اور دوسرا کہے گا کہ ''یاالٰہی عَزَّوَجَلَّ ! میں نیک گمان رکھتا تھا اور مجھے امید تھی کہ ایک مرتبہ دوزخ سے نکالنے کے بعد، دوبارہ دوزخ میں ڈالنا، تیری رحمت گوارا نہ کرے گی۔'' تب اللہ تعالی کی رحمت جوش میں آئیگی اوران دونوں کو جنت میں جانے کا حکم دے دیا جائے گا۔ (ترمذی، کتاب صفۃ الجہنم، جلد۴، ص۲۶۹ بتغیر)

پیارے اسلامی بھائیو! انسان سے چاہے کتنے ہی گناہ کیوں نہ ہو جائیں لیکن جب وہ نادم ہو کر توبہ کے لئے بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں حاضر ہو جائے تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں چنانچہ حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ''اگر تم گناہ کرتے رہو یہاں تک کہ وہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر تم توبہ کرو تب بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری توبہ قبول فرمالے گا۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب التوبۃ، باب ذکر التوبہ، رقم ۴۲۴۸، ج ۴، ص ۴۹۰)

جبکہ حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا جب تک بندے کی روح حلقوم تک نہ پہنچ جائے اللہ عَزَّوَجَلَّ بندے کی توبہ قبول فرمالیتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب ذکر التوبۃ، رقم ۴۲۵۳، ج ۴، ص ۴۹۲)

حضرتِ سیدنا ابوسَعِیْد خُدْرِی رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا تم سے پہلے ایک شخص نے ننانوے قتل کئے تھے۔ جب اس نے اہل زمین میں سب سے بڑے عالم کے بارے میں پوچھا تو اسے ایک راہب کے بارے میں بتایا گیا۔ وہ اس کے پاس پہنچا اور اس سے کہا: ''میں نے ننانوے قتل کئے ہیں کیا میرے لئے توبہ کی کوئی

صورت ہے؟'' راہب نے کہا: ''نہیں۔'' اس نے اسے بھی قتل کردیا اور سو کا عدد پورا کرلیا۔ پھر اس نے اہل زمین میں سب سے بڑے عالم کے بارے میں سوال کیا تو اسے ایک عالم کے بارے میں بتایا گیا تو اس نے اس عالم سے کہا: ''میں نے سو قتل کئے ہیں کیا میرے لئے توبہ کی کوئی صورت ہے؟'' اس نے کہا ''ہاں! اللہ عَزَّوَجَلَّ اور توبہ کے درمیان کیا چیز رکاوٹ بن سکتی ہے؟ فلاں فلاں علاقہ کی طرف جاؤ وہاں کچھ لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرتے ہیں ان کے ساتھ مل کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرو اور اپنے علاقہ کی طرف واپس نہ آنا کیونکہ یہ برائی کی سرزمین ہے۔''

وہ قاتل اس علاقہ کی طرف چل دیا جب وہ آدھے راستے میں پہنچا تو اسے موت آ گئی۔ رحمت اور عذاب کے فرشتے اس کے بارے میں بحث کرنے لگے۔ رحمت کے فرشتے کہنے لگے: ''یہ توبہ کے دلی ارادے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف آیا تھا'' اور عذاب کے فرشتے کہنے لگے کہ اس نے کبھی کوئی اچھا کام نہیں کیا۔ تو ان کے پاس ایک فرشتہ انسانی صورت میں آیا اور انہوں نے اسے ثالث مقرر کرلیا۔ اس فرشتے نے ان سے کہا: ''دونوں طرف کی زمینوں کو ناپ لو یہ جس زمین کے قریب ہوگا اسی کا حق دار ہے۔'' جب زمین ناپی گئی تو وہ اس زمین کے قریب تھا جس کے ارادے سے وہ اپنے شہر سے نکلا تھا تو رحمت کے فرشتے اسے لے گئے۔ (کتاب التوابین، توبۃ من قتل مائۃ نفس، ص ۸۵)

امید ہے ان سطور کے مطالعے کے بعد مذکورہ اسلامی بھائی بھی توبہ کرنے کی سعادت پالیں گے۔ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ (یعنی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو)

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ (میں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔)

ساتویں وجہ **بری صحبت میں مبتلاء ہونا**

بعض بھائیوں کا اٹھنا بیٹھنا ایسے لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو''ہم تو ڈوبے ہیں صنم تجھے بھی لے ڈوبیں گے'' کے مصداق ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایسے لوگ نہ خود گناہوں سے توبہ کرتے ہیں اور نہ ہی اپنے دوستوں میں سے کسی کو توبہ کی طرف مائل ہونے دیتے ہیں۔ بلکہ اگر کوئی ان کی ''محفل'' سے غیر حاضری کر کے کسی دینی محفل میں شرکت کے لئے چلا جائے اور دوسرے دن انہیں نیکی کی دعوت پیش کرے تو اس کا خوب مذاق اڑاتے ہیں۔

اس کا حل:

پیارے اسلامی بھائیو! ہر صحبت اپنا اثر رکھتی ہے، پیارے آقا، مکی مدنی سلطان، رحمت عالمیان ﷺ نے اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، ''اچھے اور برے مصاحب کی مثال، مشک اٹھانے والے اور بھٹی جھونکنے والے کی طرح ہے، کستوری اٹھانے والا تمہیں تحفہ دے گا یا تم اس سے خریدو گے یا تمہیں اس سے عمدہ خوشبو آئے گی، جبکہ بھٹی جھونکنے والا یا تمہارے کپڑے جلائے گا یا تمہیں اس سے ناگوار بو آئے گی۔''

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب استحباب مجالسۃ الصالحین..الخ، رقم ۲۶۲۸، ص۱۴۱۴)

اس لئے ہمت کر کے پہلی فرصت میں بری صحبت سے اجتناب کریں کہ اگر ہم ایسے افراد کی صحبت اختیار کئے رہیں گے جو ارتکابِ گناہ میں کسی قسم کی شرم محسوس نہ کریں اور ان کا مطمعِ نظر صرف دنیا ہو تو سچی توبہ کا نصیب ہونا محض ایک خواب ہے۔ لہذا! نیک صحبت اختیار کریں کہ جب ہمیں ایسے اسلامی بھائیوں کی صحبت میسر آئے گی جو اپنے ہر فعل میں اللہ

تعالیٰ کی گرفت کا خیال رکھنے والے ہوں اور عذابِ جہنم کے خوف کی وجہ سے ارتکابِ گناہ سے بچتے ہوں تو ہمارے اندر بھی اِن عمدہ اوصاف کا ظہور ہونا شروع ہوجائے گا۔ پھر ہم بھی جلوت وخلوت میں اللہ عزوجل سے ڈرنے والے بن جائیں گے اور یہ خوفِ خدا عزوجل ہمیں سابقہ زندگی میں کیئے ہوئے گناہوں پر توبہ کرنے کی طرف مائل کرے گا۔ ان شاء اللہ عزوجل

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ (یعنی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو)

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ (میں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔)

آٹھویں وجہ — اپنے بارے میں خوش فہمی کا شکار ہونا

بعض بھائی اس خوش فہمی کا شکار ہوتے ہیں کہ ہم بہت پہلے توبہ کی سعادت حاصل کرچکے ہیں، لہذا! ہمیں توبہ کی حاجت نہیں۔

اس کا حل:

ایسے بھائیوں کو چاہیے کہ آئندہ صفحات میں دی گئی توبہ کی شرائط کو پڑھیں اور اپنا محاسبہ کریں کہ کیا واقعی ہم سچی توبہ کر چکے ہیں اور کیا بعدِ توبہ ہم سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہوا۔ امید ہے کہ اس محاسبے کے بعد مذکورہ اسلامی بھائی اپنے خیالات پر نظرِ ثانی کرتے ہوئے توبہ کی سعادت حاصل کرلیں گے۔ ان شاء اللہ عزوجل

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ (یعنی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو)

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ (میں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔)

نویں وجہ — کسی فتنے کا شکار ہونے کے سبب

بعض بھائی توبہ پر آمادہ ہونے اور بظاہر کوئی رکاوٹ نہ ہونے کے باوجود توبہ سے محروم رہتے ہیں۔ اس کی بڑی اور خفیہ وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ کسی دنیاوی حور کی

''نام نہاد پاکیزہ محبت'' میں مبتلاء ہو چکے ہوتے ہیں، لہذا! انہیں اس بات کا خوف ہوتا ہے کہ توبہ کرنے اور مدنی ماحول اپنانے کے بعد انہیں اپنی من پسند شے سے ہاتھ دھونے پڑیں گے، چنانچہ وہ توبہ کی خواہش کے باوجود توبہ نہیں کر پاتے۔

اس کا حل:

اس قسم کی آزمائش میں مبتلاء بھائیوں کو چاہیے کہ وہ وقتی لذّت کی بجائے اس کے نقصانات مثلاً مال، وقت اور صحت کی بربادی، خاندان کی بدنامی، نیکیوں سے محرومی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ناراضگی وغیرھا پر نگاہ فرمائیں اور ایسے اعمال اختیار کریں جس سے دنیا میں بھی عافیت نصیب ہو اور آخرت میں کامیابی ملے۔ اس آفت سے چھٹکارے کے لئے اپنے ضمیر سے یہ سوال کریں کہ جو جذبات میں کسی کی بہن یا بیٹی کے بارے میں رکھتا ہوں، اگر کوئی دوسرا میری بہن یا بیٹی کے بارے میں بھی ایسے خیالات رکھتا ہو تو کیا مجھے یہ گوارہ ہوگا؟ اس ضمن میں درجِ ذیل حدیث پاک ملاحظہ فرمائیں:

ایک نوجوان رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا، ''یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! مجھے زناء کی اجازت دیجئے۔'' یہ سنتے ہی تمام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم جلال میں آ گئے اور اسے مارنا چاہا۔ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ'' اسے نہ مارو۔'' پھر اسے اپنے پاس بلا کر بٹھایا اور نہایت نرمی اور شفقت کے ساتھ سوال کیا، ''اے نوجوان! کیا تجھے پسند ہے کہ کوئی تیری ماں سے ایسا فعل کرے؟'' اس نے عرض کی، ''میں اس کو کیسے روا رکھ سکتا ہوں؟'' آپ نے ارشاد فرمایا، ''تو پھر دوسرے لوگ تیرے بارے میں اسے کیسے روا رکھ سکتے ہیں؟'' پھر آپ نے دریافت فرمایا، ''تیری بیٹی

سے اگراس طرح کیا جائے تو تو اسے پسند کرے گا؟'' عرض کی نہیں۔'' فرمایا، ''اگر تیری بہن سے کوئی ایسی ناشائستہ حرکت کرے تو؟'' اور اگر تیری خالہ سے کرے تو؟ اسی طرح آپ نے ایک ایک رشتے کے بارے میں سوال فرمایا، اور وہ یہی کہتا رہا کہ مجھے پسند نہیں اور لوگ بھی رضامند نہیں۔ تب رسول اللہ ﷺ نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی، ''یاالٰہی عزوجل! اس کے دل کو پاک کردے، اس کی شرمگاہ کو بچالے اور اس کا گناہ بخش دے۔'' اس کے بعد وہ نوجوان تمام عمر زناء سے بیزار رہا۔

(المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ابی امامۃ الباھلی، رقم ۲۲۲۷۴، ج ۸، ص ۲۸۵)

امید ہے کہ اس تفہیم کے بعد مذکورہ اسلامی بھائی توبہ کرنے میں دیر نہیں کریں گے۔ ان شاء اللہ عزوجل

تُوۡبُوۡا اِلَی اللّٰہِ (یعنی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو)

اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ (میں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔)

دسویں وجہ — دنیاوی ترقی سے محروم ہونے کا خوف

بعض بھائی اس لئے توبہ کی سعادت حاصل نہیں کرپاتے کہ انہیں متوقع طور پر حاصل ہونے والی دنیاوی ترقی سے محرومی کا خوف لاحق ہوتا ہے۔

اس کا حل:

سرکارِ دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''دنیا کی محبت تمام برائیوں کی جڑ ہے۔'' (شعب الایمان، باب فی الزھد وقصر الامل، رقم ۱۰۵۰۱، ج ۷، ص ۳۳۸)

لہذا! ایسے اسلامی بھائیوں کو غور کرنا چاہیے کہ آخرت کے مقابلے میں دنیا کو ترجیح دینا انہیں سوائے ہلاکت کے کچھ نہ دے گا۔ کیونکہ حدیث میں ہے، ''جو شخص اپنی

دنیا سے محبت کرتا ہے تو وہ اپنی آخرت کو نقصان پہنچاتا ہے اور جو آخرت سے محبت کرتا ہے وہ اپنی دنیا کو نقصان پہنچاتا ہے تو (اے مسلمانو!) فنا ہونے والی چیز (یعنی دنیا) کو چھوڑ کر باقی رہنے والی چیز (یعنی آخرت) کو اختیار کرلو۔''

(المسند لامام احمد بن حنبل، حدیث ابی موسی الاشعری، رقم ۱۹۷۱۷، ۷، ص ۱۶۵)

نیز آخرت کے مقابلے میں دنیا کی کیا حیثیت ہے، اس سلسلے میں فرمانِ مصطفیٰ ﷺ ملاحظہ ہو: ''اللہ عزوجل کی قسم! دنیا آخرت کے مقابل ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنی انگلی سمندر میں ڈالے پھر دیکھے کہ انگلی کتنا پانی لے کر لوٹتی ہے۔''

(مشکوۃ المصابیح، کتاب الرقاق، رقم الحدیث ۵۱۵۶، ج ۳، ص ۱۰۵)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو سچی توبہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ (یعنی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو)

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ (میں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔)

گیارھویں وجہ — اہلِ خانہ کی تنقید

بعض بھائی توبہ کرکے اپنا طرزِ زندگی بدلنا چاہتے ہیں لیکن جونہی وہ کوئی عملی قدم اٹھاتے ہیں ان کے گھر والے آڑے آجاتے ہیں اور انہیں اس طرح ''سمجھاتے'' نظر آتے ہیں کہ دیکھ ابھی تو تم جوان ہو، بڑھاپے میں داڑھی رکھ لینا''، ''ابھی تو تمہاری شادی بھی کرنی ہے اگر تم کسی دینی ماحول سے وابستہ ہوگئے تو کوئی تمہیں اپنی لڑکی نہیں دے گا'' وغیرہ وغیرہ

اس کا حل:

اس سلسلے میں ذرا سی ہمّت کی ضرورت ہے، اگر ارادہ پختہ ہو اور نگاہ رحمتِ الٰہی پر ہو تو مشکل مراحل بھی بآسانی طے ہوجایا کرتے ہیں۔ لہذا! گھر والوں کی تنقید

سے ہرگز مت گھبرائیں اور نہ ہی ان کے ڈرانے پر خوف زدہ ہوں بلکہ ان سے الجھے بغیر گناہوں کو ترک کرنے اور نیکیوں کا ذخیرہ جمع کرنے کا سلسلہ جاری رکھیں۔اس ضمن میں شیخ طریقت امیرِ اہل سنّت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کے عطا کردہ ''گھر میں مدنی ماحول بنانے کے مدنی پھولوں'' پر عمل کرنا بے حد مفید ثابت ہوگا۔

''گھر میں مدنی ماحول'' کے پندرہ حروف کی نسبت سے ۱۵ مدنی پھول

۱۔ گھر میں آتے جاتے بلند آواز سے سلام کریں۔

۲۔ والد یا والدہ کو آتا دیکھ کر تعظیماً کھڑے ہوجائیں۔

۳۔ دن میں کم از کم ایک بار اسلامی بھائی والد صاحب کا اور اسلامی بہنیں ماں کا ہاتھ اور پاؤں چوما کریں۔

۴۔ والدین کے سامنے آواز دھیمی رکھیں، ان سے آنکھیں ہرگز نہ ملائیں۔

۵۔ ان کا سونپا ہوا ہر وہ کام جو خلاف شرع نہ ہو فوراً کرڈالیں۔

۶۔ ماں بلکہ گھر (اور باہر) کے ایک دن کے بچے کو بھی آپ کہہ کر ہی مخاطب ہوں۔

۷۔ اپنے محلّہ کی مسجد میں عشاء کی جماعت کے وقت سے لے کر دو گھنٹے کے اندر اندر سو جایا کریں کاش! تہجد میں آنکھ کھل جائے ورنہ کم از کم نماز فجر تو بآسانی (مسجد کی پہلی صف میں باجماعت) میسر آئے اور پھر کام کاج میں بھی سستی نہ ہو۔

۸۔ گھر میں اگر نمازوں کی سستی، بے پردگی، فلموں ڈراموں اور گانے باجوں کا سلسلہ ہو تو بار بار نہ ٹوکیں، سب کو نرمی کے ساتھ سنتوں بھرے بیانات کی

کیسٹیں سنائیں۔ان شاءاللہ عزوجل ''مدنی'' نتائج برآمد ہوں گے۔

۹۔ گھر میں کتنی ہی ڈانٹ بلکہ مار بھی پڑے، صبر صبر اور صبر کیجئے۔اگر آپ زبان چلائیں گے تو ''مدنی ماحول'' بننے کی کوئی امید نہیں بلکہ مزید بگاڑ پیدا ہوسکتا ہے کہ بے جا سختی کرنے سے بسا اوقات شیطان لوگوں کو ضدی بنا دیتا ہے۔لہذا غصہ، چڑ چڑا پن اور جھاڑنے وغیرہ کی عادت بالکل ختم کر دیں۔

۱۰۔گھر میں روزانہ (ابوابِ) فیضان سنت کا درس ضرور ضرور ضرور دیں یا سنیں۔

۱۱۔ اپنے گھر والوں کی دنیا وآخرت کی بہتری کے لئے دل سوزی کے ساتھ دعا بھی کرتے رہیں کہ دعاء مومن کا ہتھیار ہے۔

۱۲۔سسرال میں رہنے والیاں جہاں گھر کا ذکر ہے وہاں سسرال اور جہاں والدین کا ذکر ہے وہاں ساس اور سسر کے ساتھ وہی حسن سلوک بجا لائیں جبکہ کوئی مانع شرعی نہ ہو۔

۱۳۔مسائل القرآن ص ۲۹۰ پر ہے، ہر نماز کے بعد ذیل میں دی ہوئی دعا اوّل وآخر دُرود شریف کے ساتھ ایک بار پڑھ لیں .ان شآءاللہ عزوجل بال بچے سنّتوں کے پابند بنیں گے اور گھر میں مَدَنی ماحول قائم ہوگا۔

(اللّٰھمّ) رَبَّنَا ھَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا0 (پ۱۹، الفرقان ۷۴)

ترجمہ کنز الایمان۔ اے ہمارے ربّ ہمیں دے ہماری بیبیوں اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔

(۱۴) نافرمان بچّہ یا بڑا جب سویا ہو تو اس کے سرہانے کھڑے ہو کر ذیل میں دی ہوئی

آیات صرف ایک بار اتنی آواز سے پڑھیں کہ اس کی آنکھ نہ کھلے۔(مدّت ۱۱تا۲۱دن)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط بَلۡ ھُوَ قُرۡاٰنٌ مَّجِیۡدٌ لا فِیۡ لَوۡحٍ مَّحۡفُوۡظٍ، (بلکہ وہ کمال شرف والا ہے لوح محفوظ میں (البروج:۲۱،۲۲)

(اوّل،آخر،ایک مرتبہ درود شریف)

(۱۵) نیز نافرمان اولاد کوفرماں بردار بنانے کے لیے تاحصولِ مراد نمازِ فجر کے بعد آسمان کی طرف رخ کر کے ''**یَاشَھِیۡدُ**'' ۲۱بار پڑھیں (اوّل وآخر،ایک بار درود شریف)۔

مدنی التجا: نافرمانوں کوفرماں بردار بنانے کے لیے اَوراد شروع کرنے سے قبل سیدنا امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے ایصال ثواب کے لیے ۲۵روپے کی دینی کتابیں تقسیم کر دیں۔

بارھویں وجہ — شرم و جھجک

کچھ بھائی ایسے بھی ہوتے ہیں جن کی توبہ کی راہ میں مذکورہ رکاوٹوں میں سے کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی لیکن وہ پھر بھی یہ سوچ کر توبہ سے محروم رہتے ہیں کہ توبہ کرنے کے بعد جب میرا اندازِ زندگی تبدیل ہوگا مثلاً پہلے میں نمازیں قضا کر دیا کرتا تھا مگر بعدِ توبہ پانچ وقت مسجد کا رخ کرتے دکھائی دوں گا، پہلے میں شیوڈ تھا بعدِ توبہ میرے چہرے پر سنت مصطفٰی ﷺ یعنی داڑھی شریف سجی ہوئی نظر آئے گی، پہلے میں خلافِ سنت لباس زیبِ تن کرتا تھا مگر بعدِ توبہ میرے بدن پر سنت کے مطابق لباس دکھائی دے گا، علی ھذا القیاس،......تو لوگ مجھے عجیب نگاہوں سے دیکھیں گے اور مجھے شرم محسوس ہوگی۔

اس کا حل:

اس قسم کے ''شرمیلے بھائیوں'' کی خدمت میں عرض ہے کہ یقیناً یقیناً یہ بھی شیطانی وسوسہ ہے۔ذرا سوچئے تو سہی کہ آج ان لوگوں کی پرواہ کرتے ہوئے اگر آپ

نیکی کے راستے پر چلنے سے کتراتے رہے اور سنّتوں سے منہ موڑتے رہے لیکن کل جب قیامت کے دن ساری مخلوق کے سامنے اپنا نامۂ اعمال پڑھ کر سنانا پڑے گا اور اگر اس میں گناہ ہی گناہ ہوئے تو کس قدر شرم آئے گی ۔ لہٰذا ! آخرت میں شرمندہ ہونے سے بچنے کے لئے دنیا کی عارضی شرم وجھجک کو بالائے طاق رکھتے ہوئے فوراً توبہ کی سعادت حاصل کر لینی چاہئیے ۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی وناصر ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ (یعنی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو)

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ (میں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں ۔)

سچی توبہ کسے کہتے ہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

یاد رکھئے کہ ٹھنڈی آہیں بھرنے .. یا .. اپنے گالوں پر چپت مارنے .. یا .. اپنے ناک اور کانوں کو ہاتھ لگانے .. یا .. اپنی زبان دانتوں تلے دبا لینے .. یا .. سر ہلاتے ہوئے ''توبہ، توبہ، توبہ'' کی گردان کرنے کا نام توبہ نہیں ہے بلکہ سچی توبہ سے مراد یہ ہے کہ بندہ کسی گناہ کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی جان کر اس پر نادِم ہوتے ہوئے رب عزوجل سے معافی طلب کرے اور آئندہ کے لئے اس گناہ سے بچنے کا پختہ ارادہ کرتے ہوئے ، اس گناہ کے ازالہ کے لئے کوشش کرے ، یعنی نماز قضا کی تھی تو اب ادا بھی کرے ، چوری کی تھی یا رشوت لی تھی تو بعدِ توبہ وہ مال اصل مالک یا اس کے ورثاء کو واپس کرے یا معاف کروا لے اور ان دونوں (یعنی اصل مالک یا ورثاء) کے نہ ملنے کی صورت میں اصل مالک کی طرف سے راہِ خدا میں صدقہ کر دے ۔ **علی ھذا القیاس** (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۰، نصف اول، ص ۹۷)

پیارے اسلامی بھائیو!

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت کے دن کئی توبہ کرنے والے ایسے ہوں گے جن کو گمان ہوگا کہ وہ توبہ کرنے والے ہیں، حالانکہ وہ توبہ کرنے والے نہیں ہیں۔ یعنی توبہ کا طریقہ اختیار نہیں کیا، ندامت نہیں ہوئی، گناہوں سے رک جانے کا عزم نہیں کیا، جن پر ظلم کیا ہے ان سے معاف نہیں کرایا اور نہ ان کو حق دیا بشرطیکہ ممکن تھا، البتہ! جس نے کوشش کی اور ناکامی کی صورت میں اہل حقوق کے لیے استغفار کیا، تو امید ہے کہ اللہ عزوجل اہل حقوق کو راضی کر کے اسے چھڑا لے گا۔''

(مکاشفۃ القلوب، الباب السابع عشر فی بیان الامانۃ والتوبۃ، ص۶۲)

توبہ کی شرائط

شرح فقہ اکبر میں ہے: ''مشائخ عظام نے فرمایا کہ توبہ کے تین ارکان ہیں۔ (۱) ماضی پر ندامت۔ (۲) حال میں اس گناہ کو چھوڑ دینا۔ (۳) اور مستقبل میں اس کی طرف نہ لوٹنے کا پختہ ارادہ۔ یہ شرائط اس وقت ہوں گی کہ جب یہ توبہ ایسے گناہوں سے ہو کہ جو توبہ کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ہوں جیسے شراب پینا۔

اور اگر اللہ تعالی کے حقوق کی ادائیگی میں کمی پر توبہ کی ہے جیسے نماز، روزے اور زکوۃ تو ان کی توبہ یہ ہے کہ اولاً ان میں کمی پر نادم وشرمندہ ہو پھر اس بات کا پکا ارادہ کرے کہ آئندہ انہیں فوت نہ کرے گا اگرچہ نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کرنے کے ساتھ ہو پھر تمام فوت شدہ کو قضا کرے۔

اور اگر توبہ ان گناہوں پر تھی کہ جن کا تعلق بندوں سے ہے، پس اگر وہ توبہ

مظالم اموال سے تھی تو یہ توبہ ان چیزوں کے ساتھ ساتھ کہ جن کو ہم حقوق اللہ میں پہلے بیان کر چکے ہیں، مال کی ذمہ داری سے نکلنے اور مظلوم کو راضی کرنے پر موقوف ہوگی، اس صورت کے ساتھ کہ یا تو ان سے اس مال کو حلال کروالے (یعنی معاف کروالے) یا انہیں لوٹا دے، یا (اگر وہ نہ ہوں تو) انہیں (دے کہ) جو ان کے قائم مقام ہوں جیسے وکیل یا وارث وغیرہ۔

اور قنیہ میں ہے کہ: ''ایک شخص پر کچھ ایسے لوگوں کے دَین مثلاً غصب شدہ چیز، مظالم اور دیگر جرائم ہیں کہ جن کو یہ نہیں پہچانتا، تو ادائیگی کی نیت سے دیون کی مقدار مال، فقیروں پر صدقہ کرے، (پھر) اگر وہ انہیں، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرنے کے بعد پائے تو ان سے معافی طلب کرے۔''

اور اگر توبہ ایسے مظالم سے ہو کہ جو اعراض (یعنی کسی کی عزت سے تعلق رکھتے) ہیں جیسے زنا کی تہمت لگانا اور غیبت، تو ان کی توبہ میں، حقوق اللہ کے سلسلے میں بیان کردہ چیزوں کے علاوہ یہ ہے کہ جن پر تہمت لگائی یا جن کی غیبت کی انہیں اس بات کی خبر دے کہ جو اس نے ان کے بارے میں کہی تھی اور (پھر) ان سے معافی طلب کرے۔ پھر اگر یہ دشوار ہو تو ارادہ کرے کہ جب بھی ان کو پائے گا تو معافی طلب کرے گا۔ پھر اگر یہ عاجز آجائے بایں طور کہ مظلوم مر گیا تو اسے چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے اور اس کے فضل وکرم سے امید رکھے کہ وہ اس کے مدمقابل کو اپنے احسان کے خزانوں کے ذریعے، اس سے راضی فرمادے گا، کیونکہ وہ جواد، کریم، رؤف اور رحیم ہے۔''

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۰، نصف اول، ص ۹۷)

مشائخ کرام رحمہم اللہ کی تصریح کے مطابق توبہ کے لئے چار امور کا ہونا ضروری ہے۔

(i) پہلے اس گناہ کا ارتکاب ہو چکا ہو،

(ii) اس گناہ کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سمجھ کر اس پر نادم ہو،

(iii) اسے آئندہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ کیا جائے،...اور...

(iv) اس گناہ کی تلافی کرے۔

ان شرائط کی تفصیل

(i) پہلے اس گناہ کا ارتکاب ہو چکا ہو:

یعنی توبہ سے ماضی میں کیئے گئے گناہ معاف ہوں گے نہ کہ زمانۂ مستقبل میں ارتکاب گناہ کی اجازت ملے گی ،لہذا! آئندہ زمانے میں گناہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہوئے اس پر پیشگی توبہ کرنا، پھرِ گناہ کرنا بہت بڑی جرأت ہے، کیا معلوم کہ انسان گناہ کرنے کے بعد توبہ کرنے کے لئے زندہ رہے گا بھی یا نہیں؟

(ii) اس گناہ کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سمجھ کر اس پر نادم ہو:

توبہ گناہ کو چھوڑنے کا نام ہے اور کسی چیز کو چھوڑنا اسی وقت ممکن ہے جب اس کی پہچان ہو،لہذا! سب سے پہلے گناہوں کی معرفت کا ہونا بے حد ضروری ہے کیونکہ جب تک بندہ گناہ کو گناہ نہیں سمجھے گا اس سے توبہ کیسے کرے گا؟ گناہوں کی معرفت کے لئے سیدنا امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ کی تصنیف لطیف ''احیاء العلوم'' اور علامہ شمس الدین ذھبی علیہ الرحمۃ کی تالیف ''کتاب الکبائر''، مکتبۃ المدینہ کی شائع کردہ کتاب ''جہنم میں لے جانے والے اعمال'' اور ''رسائلِ امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی'' کا مطالعہ بے حد مفید ہے۔

نیز توبہ کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ کسی گناہ کو اس لئے چھوڑے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے، لہٰذا! اگر کسی شخص کے خوف یا طبعی نقصان کی وجہ سے کسی گناہ کو ترک کیا مثلاً جگر کے امراض کی وجہ سے شراب نوشی ترک کی یا بدنامی کے خوف سے زناء کرنا چھوڑ دیا تو ایسا شخص تائب نہیں کہلائے گا اور نہ ہی اسے توبہ کا ثواب اور فضائل حاصل ہوں گے اگرچہ گناہ کو چھوڑ نا بھی ایک سعادت ہے۔

اب رہا یہ سوال کہ ندامتِ قلبی کس طرح حاصل ہو کیونکہ قلبی جذبات پر تو انسان کا اختیار نہیں؟ اس کے لئے درج ذیل گزارشات پر عمل کریں،......

(۱) اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر اس طرح غور وفکر کریں کہ ''اس نے مجھے کروڑ ہا نعمتوں سے نوازا مثلاً مجھے پیدا کیا،...... مجھے زندگی باقی رکھنے کے لئے سانسیں عطا فرمائیں،...... چلنے کے لئے پاؤں دیئے......، چھونے کے لئے ہاتھ دیئے......، دیکھنے کے لئے آنکھیں عطا فرمائیں......، سننے کے لئے کان دیئے......، سونگھنے کے لئے ناک دی......، بولنے کے لئے زبان عطا کی اور کروڑ ہا ایسی نعمتیں عطا فرمائیں جن پر آج تک میں نے کبھی غور نہیں کیا۔'' پھر اپنے آپ سے یوں سوال کرے: ''کیا اتنے احسانات کرنے والے رب تعالیٰ کی نافرمانی کرنا مجھے زیب دیتا ہے؟''

(۲) گناہوں کے انجام کے طور پر جہنم میں دیئے جانے والے عذابِ الٰہی کی شدت کو اپنے دل ودماغ میں حاضر کریں مثلاً سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا کہ

''دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب جس کو ہوگا اسے آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے جن سے اس کا دماغ کھولنے لگے گا۔''

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب اھون اھل النار عذابا، رقم ۴۶۷، ص ۱۳۴)

''اگراس زرد پانی کا ایک ڈول جو دوزخیوں کے زخموں سے جاری ہوگا دنیا میں ڈال دیا جائے تو دنیا والے بدبودار ہوجائیں۔''

(جامع الترمذی، کتاب صفۃ جھنم، باب ماجاء فی صفۃ شراب اھل النار، رقم ۲۵۹۳، ج۴، ص۲۶۳)

''دوزخ میں بختی اونٹ کے برابر سانپ ہیں' یہ سانپ ایک مرتبہ کسی کو کاٹے تو اس کا درد اور زہر چالیس برس تک رہے گا۔ اور دوزخ میں پالان بندھے ہوئے خچروں کے مثل بچھو ہیں تو ان کے ایک مرتبہ کاٹنے کا درد چالیس سال تک رہے گا۔''

(المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث عبداللہ، بن الحارث بن جزء الزبیدی، رقم ۱۷۷۲۹، ج۶، ص۲۱۷)

''تمہاری یہ آگ جسے ابن آدم روشن کرتا ہے، جہنم کی آگ سے ستر درجے کم ہے۔'' یہ سن کر صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی ''یا رسول اللہ ﷺ! جلانے کے لئے تو یہی کافی ہے؟'' ارشاد فرمایا ''وہ اس سے اُنہتر (۶۹) درجے زیادہ ہے، ہر درجے میں یہاں کی آگ کے برابر گرمی ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا واھلھا، باب فی شدۃ حرنار جھنم، رقم ۲۸۴۳، ص۱۵۲۳)

پھر اپنے آپ سے یوں مخاطب ہوں: ''اگر مجھے جہنم میں ڈال دیا گیا تو میرا یہ نرم ونازک بدن اس کے ہولناک عذابات کو کس طرح برداشت کر پائے گا؟ جبکہ جہنم میں پہنچنے والی تکالیف کی شدت کے سبب انسان پر نہ تو بے ہوشی طاری ہوگی اور نہ ہی اسے موت آئے گی۔ آہ! وہ وقت کتنی بے بسی کا ہوگا جس کے تصور سے ہی دل کانپ اٹھتا ہے۔ کیا یہ رونے کا مقام نہیں؟ کیا اب بھی گناہوں سے وحشت محسوس نہیں ہوگی اور دل میں نیکیوں کی محبت نہیں بڑھے گی؟ کیا اب بھی بارگاہِ خداوندی عزوجل میں سچی توبہ پر دل مائل نہیں ہوگا؟''

امید ہے کہ بار بار اس انداز سے فکرِ مدینہ کرنے کی برکت سے دل میں ندامت پیدا ہوجائے گی اور سچی توبہ کی توفیق مل جائے گی۔ ان شاء اللہ عزوجل

(iii) گناہ کو آئندہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ کیا جائے:

یعنی اپنے دل میں اس بات کا پختہ اور مضبوط ارادہ کرے کہ آئندہ کبھی ان گناہوں کا ارتکاب نہیں کروں گا۔ چنانچہ اگر کوئی شخص فی الحال تو گناہ چھوڑ دے لیکن دل میں ہو کہ دوبارہ اگر موقع ملا تو کرلوں گا یا سرے سے اس گناہ کو چھوڑنے کا ارادہ متزلزل ہو تو ایسا شخص وقتی طور پر گناہوں سے رک جانے کے باوجود تائب نہیں کہلائے گا بلکہ گناہ پر قائم رہتے ہوئے توبہ کرنے والوں کو سرکارِ دو عالم ﷺ نے اپنے رب عزوجل سے مذاق کرنے والا قرار دیا ہے چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ گناہ پر قائم رہ کر توبہ کرنے والا اپنے رب عزوجل کا مذاق اُڑانے والے کی طرح ہے۔''

(شعب الایمان، باب فی معالجۃ کل ذنب بالتوبۃ، رقم ۷۱۷۸، ج ۵، ص ۴۳۶)

(iv) گناہوں کی تلافی کرے:

اس سلسلے میں انسان کو چاہیے کہ بالغ ہونے سے لے کر اب تک اپنی تمام سابقہ زندگی کے ہر لمحے، ہر گھڑی، ہر دن، ہر سال کا تفصیلی محاسبہ کرے کہ وہ کن کن گناہوں اور کوتاہیوں میں ملوث رہا ہے؟ اس کے کانوں، آنکھوں، ہاتھ پاؤں، پیٹ، زبان، دل، شرم گاہ اور دیگر اعضاء سے کون کون سے گناہ سرزد ہوئے ہیں؟ اس غور وفکر کے نتیجے میں سامنے آنے والے گناہوں کی ممکنہ طور پر چھ (6) قسمیں بن سکتی ہیں،......

(۱) بعض گناہ وہ ہوں گے جن کا تعلق حقوق اللہ عزوجل سے ہوتا ہے۔ جیسے نماز، روزہ، حج، قربانی اور زکوۃ وغیرہ کی ادائیگی میں سستی کرنا، بدنگاہی کرنا، قرآنِ پاک کو بے وضو ہاتھ لگانا، شراب نوشی کرنا، فحش گانے سننا وغیرھا۔

(۲) بعض ایسے ہوں گے جن کا تعلق بندوں کے حقوق سے ہوتا ہے۔ جیسے

چوری، غیبت، چغلی، اذیت دینا، ماں باپ کو ستانا، امانت میں خیانت کرنا، قرض لے کر دبالیناوغیرھا۔

(۳) ان میں سے بعض گناہ وہ ہوں گے جن کا تعلق انسان کے ظاہر سے ہوتا ہے، مثلاً قتل کرنا وغیرہ اور بعض وہ ہوں گے جن کا تعلق انسان کے باطن سے ہوتا ہے مثلاً بدگمانی کرنا، کسی سے حسد کرنا، تکبر میں مبتلاء ہونا وغیرہ۔

(۴) بعض گناہ وہ ہوں گے جو صرف توبہ کرنے والے کی ذات تک محدود ہوں گے، مثلاً خود شراب پینا اور بعض ایسے ہوں گے جن کی طرف اس شخص نے کسی دوسرے کو راغب کیا ہوگا، اسے گناہِ جاریہ بھی کہتے ہیں۔ مثلاً کسی کو شراب نوشی کی ترغیب دینا یا فحش ویب سائٹ دیکھنے کی ترغیب دینا وغیرہ۔

(۵) بعض گناہ ایسے ہوں گے جو پوشیدہ طور پر کئے ہوں گے مثلاً اپنے کمرے میں فحش فلمیں دیکھنا جبکہ کچھ گناہ وہ ہوں گے جو اعلانیہ کئے ہوں گے مثلاً داڑھی منڈانا، سرعام شراب پینا وغیرہ

(۶) کچھ گناہ ایسے ہوں گے جن کے ارتکاب پر آدمی دائرۂ اسلام سے خارج ہوکر کافر ہوجاتا ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کو ظالم کہنا، سرکارِ دو عالم ﷺ کی شان میں گستاخی کرنا۔

اس تقسیم کی بنا پر توبہ بھی مختلف نوعیت کی ہوگی۔ چنانچہ

(1) حقوق اللہ عزوجل سے تعلق رکھنے والے گناہ اگر کسی عبادت میں کوتاہی کی وجہ سے سرزد ہوں تو توبہ کرنے کے ساتھ ساتھ ان عبادات کی قضا بھی واجب ہے مثلاً اگر نمازیں فوت ہوئی ہوں یا رمضان کے روزے چھوٹے ہوں تو ان کا حساب لگائے اور ان

کی قضا کرے، اگر زکوۃ کی ادائیگی میں کوتاہی ہوئی ہوتو حساب لگا کرادائیگی کرے، اگر حج فرض ہوجانے کے باوجودادانہیں کیا تھاتواب ادا کرے، کبھی قربانی واجب ہوئی لیکن نہیں کی تو قربانی کے جانور کی قیمت صدقہ کرے۔ (بہارشریعت، حصہ ۱۵، ص ۱۳۸)

اور اگر گناہوں کا تعلق عبادات میں کوتاہی سے نہ ہو مثلاً بدنگاہی کرنا، شراب نوشی کرنا وغیرہ، تو اِن پر ندامت وحسرت کا اظہار کرتے ہوئے بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں توبہ کرے اور نیکیاں کرنے میں مشغول ہوجائے۔

(2) بندوں کے حقوق سے متعلق گناہ اگر ان کی عزت وآبرو میں دست اندازی کی وجہ سے سرزد ہوئے ہوں مثلاً کسی کو گالی بکی تھی یا تہمت لگائی تھی یا ڈرایا دھمکایا تھا، ......تو توبہ کی تکمیل اللہ تعالیٰ اور اس مظلوم سے معافی طلب کرنے سے ہوگی۔

اور اگر مالی معاملہ میں شریعت کی خلاف ورزی کی وجہ سے گناہ واقع ہوا تھا مثلاً امانت میں خیانت کی تھی یا قرض لے کر دبا لیا تھا تو اللہ تعالیٰ اور اس مظلوم سے معافی طلب کرنے کے ساتھ ساتھ اسے اس کا مال بھی لوٹائے اور اگر وہ شخص انتقال کر گیا ہوتو اس کے ورثاء کو دے دے یا پھر اس شخص یا اس کے ورثاء سے معاف کروالے، اگر یہ بھی نہ کر سکے تو اتنا مال اس مظلوم کی طرف سے اس نیت کے ساتھ صدقہ کردے کہ اگر وہ شخص یا اس کے ورثاء بعد میں مل گئے اور انہوں نے اپنے حق کا مطالبہ کیا تو میں انہیں ان کا حق لوٹا دوں گا اور ان کے لئے دعائے مغفرت کرتا رہے۔

(3) ظاہری گناہوں سے توبہ کا طریقہ تو اوپر گزر چکا لیکن باطنی گناہوں سے بھی توبہ کرنے سے ہرگز غفلت نہ کرے۔ چنانچہ اپنے دل پر غور کرے اور اگر حسد، تکبر، ریاء کاری، بغض، کینہ، غرور، شماتت، اپنی ذات کے لئے غصہ کرنا اور بدگمانی جیسے

گناہ دکھائی دیں تو نادم وشرمسار ہوکر بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں معافی طلب کرے۔

(4) جو گناہ اس کی ذات تک محدود ہوں ان سے مذکورہ طریقے کے مطابق توبہ کرے اور اگر گناہِ جاریہ کا ارتکاب کیا ہو تو جس طرح اس گناہ سے خود تائب ہوا ہے اس کی ترغیب دینے سے بھی توبہ کرے اور دوسرے شخص کو جس طرح گناہ کی رغبت دی تھی اب توبہ کی ترغیب دے، جہاں تک ممکن ہو نرمی یا سختی سے سمجھائے، اگر وہ مان جائے تو فبہا ورنہ یہ بریُ الذمہ ہو جائے گا۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، نصف اول، ص ۹۷)

(5) جو گناہ بندے اور اس کے رب عَزَّوَجَلَّ کے درمیان ہو یعنی کسی پر ظاہر نہ ہوا ہو تو اس کی توبہ پوشیدہ طور پر کرے یعنی اپنا گناہ کسی پر ظاہر نہ کرے اور اگر گناہ اعلانیہ کیا ہو تو اس کی توبہ بھی اعلانیہ کرے یعنی جن لوگوں کے سامنے گناہ کیا تھا ان کے سامنے توبہ کرے یا اتنی تعداد میں دوسرے لوگوں کے سامنے توبہ کرلے یا کسی حرج کی بنا پر کم از کم دو افراد کے سامنے توبہ کرلے تو اس کی توبہ صحیح مانی جائے گی۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، نصف اول، ص ۲۵۵)

حضرت سیدنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: ''یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مجھے کوئی نصیحت فرمائیں۔'' آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''جہاں تک ممکن ہو اپنے اوپر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف لازم کرلو، ہر شجر کے پاس اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتے رہو اور جب کوئی برا کام کر بیٹھو تو ہر برے کام کے لیے نئی توبہ کرو، اگر گناہ خفیہ کیا ہو تو توبہ بھی خفیہ کرو اور اگر گناہ علانیہ ہے تو توبہ بھی علانیہ کرو۔'' (المعجم الکبیر، رقم ۳۳۱، ج ۲۰، ص ۱۵۹)

کنز العمال میں ہے کہ سرورِ کونین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ''جب تجھ سے نیا گناہ ہو فوراً نئی توبہ کر، پوشیدہ کی پوشیدہ اور اعلانیہ کی اعلانیہ۔''

(کنز العمال، کتاب التوبۃ، الفصل الاول فی فضلھا..الخ، رقم ۱۰۲۴۴، ج ۴، ص ۹۲)

(6) اگر معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ کلمۂ کفر یا کوئی ایسا فعل صادر ہوجائے جس سے انسان کافر ہوجاتا ہے تو فوراً توبہ کر کے تجدید ایمان کرلینی چاہیے جس کا طریقہ نیچے دیا گیا ہے،

تجدید ایمان کا طریقہ

(از بانی دعوت اسلامی مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی)

دل کی تصدیق کے بغیر صرف زبانی توبہ کافی نہیں ہوتی۔ مثلاً کسی نے کفر بک دیا، اس کو دوسرے نے بہلا پھسلا کر اس طرح توبہ کروادی کہ کفر بکنے والے کو معلوم تک نہیں ہوا کہ میں نے فلاں کفر کیا تھا، یوں توبہ نہیں ہوسکتی، اس کا کفر بدستور باقی ہے۔ لہٰذا جس کفر سے توبہ مقصود ہو وہ اسی وقت مقبول ہوگی جبکہ وہ اس کفر کو کفر تسلیم کرتا ہو اور دل میں اس کفر سے نفرت و بیزاری بھی ہو جو کفر سرزد ہوا توبہ میں اس کا تذکرہ بھی ہو۔ مثلاً جس نے ویزا فارم پر اپنے آپ کو عیسائی لکھ دیا وہ اس طرح کہے: ''یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے جو ویزا فارم میں اپنے آپ کو عیسائی ظاہر کیا ہے اس کفر سے توبہ کرتا ہوں۔ **لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ** (اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول ہیں)۔'' اس طرح مخصوص کفر سے توبہ بھی ہوگئی اور تجدید ایمان بھی۔ اگر معاذ اللہ کئی کفریات بکے ہوں اور یاد نہ ہو کہ کیا کیا بکا ہے تو یوں کہے: ''یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھ سے جو جو کفریات صادر ہوئے ہیں میں ان سے توبہ کرتا ہوں'' پھر کلمہ پڑھ لے، (اگر کلمہ شریف کا ترجمہ معلوم ہے تو زبان سے ترجمہ دہرانے کی حاجت نہیں) اگر یہ معلوم ہی نہیں کہ کفر بکا بھی ہے یا نہیں تب بھی اگر احتیاطاً توبہ کرنا چاہیں تو اس طرح کریں: ''یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر مجھ سے کوئی کفر ہوگیا ہو تو میں اس سے توبہ کرتا ہوں'' یہ کہنے کے بعد کلمہ پڑھ لیں۔

(رسالہ ''۲۸ کلمات کفر''، ص ۷،۹)

توبہ کرنے کاایک طریقہ

توبہ کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ تنہائی میں دو رکعت صلوٰۃ التوبہ پڑھے پھر اپنی نافرمانیوں اور رب تعالیٰ کے احسانات، اپنی ناتوانی اور جہنم کے عذابات کو یاد کر کے آنسو بہائے ،اگر رونا نہ آئے تو رونے جیسی صورت ہی بنا لے ۔ اس کے بعد توبہ کی شرائط کو مدِ نظر رکھتے ہوئے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں معافی طلب کرے اور کچھ اس طرح سے دعا کرے:

''اے میرے مالک عَزَّوَجَلَّ! تیرا یہ نافرمان بندہ جس کا رُواں رُواں گناہوں کے سمندر میں ڈوبا ہوا ہے، تیری پاک بارگاہ میں حاضر ہے، یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے دن کے اجالے میں رات کے اندھیرے میں، پوشیدہ اوراعلانیہ، دانستہ اور نادانستہ طور پر تیری نافرمانیاں کی ہیں، یقیناً میں نے تجھے ناراض کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی لیکن اے مولا عَزَّوَجَلَّ! تُو غفور ورحیم ہے،تُو بندے پر اس سے زیادہ مہربان ہے جتنا کہ ایک ماں اپنے بچے پر شفقت کرتی ہے، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر تُو نے میرے گناہوں پر پکڑ فرمائی تو مجھے نارِ جہنم میں جلنا پڑے گا جس کا عذاب لمحہ بھر کے لئے بھی سہنے کی مجھ میں طاقت نہیں، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں صدقِ دل سے تیری بارگاہ میں اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں، یااللہ عَزَّوَجَلَّ میری ناتوانی پر رحم فرما، اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! میرے گناہوں کو معاف فرمادے ، اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! میرے گناہوں کو معاف فرمادے، اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! میرے گناہوں کو معاف فرمادے، اے میرے مولا عَزَّوَجَلَّ! مجھے سچی توبہ کی توفیق دے، جو عبادات ادا ہونے سے رہ گئیں انہیں ادا کرنے

کی ہمت دے دے، جن بندوں کے حقوق میں نے تلف کیے ان سے بھی معافی مانگنے کا حوصلہ عطا فرما، اے اللہ عزوجل! تُو ہر شے پر قادر ہے، تُو انہیں مجھ سے راضی فرمادے، یااللہ عزوجل! مجھے آئندہ زندگی میں گناہوں سے بچنے پر استقامت عطا فرما، اے اللہ عزوجل! مجھے اپنے خوف سے معمور دل، رونے والی آنکھ اور لرزنے والا بدن عطا فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

یارب عزوجل! میں تیرے خوف سے روتا رہوں ہر دم
دیوانہ شہنشاہِ مدینہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا بنا دے

اس کے بعد اس جگہ سے اس یقین سے اٹھے کہ رحیم وکریم پروردگار عزوجل نے اس کی توبہ قبول فرمالی ہے۔ پھر ایک نئے عزم کے ساتھ نئی اور پاکیزہ زندگی کا آغاز کرے اور سابقہ گناہوں کی تلافی میں مصروف ہوجائے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی وناصر ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

توبہ کی قبولیت کیسے معلوم ہو؟

حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ ایک عالم سے پوچھا گیا: ایک آدمی توبہ کرے، تو کیا اسے معلوم ہوسکتا ہے کہ اس کی توبہ قبول ہوئی ہے یا نہیں؟ فرمایا: ''اس میں حکم تو نہیں دیا جاسکتا، البتہ اس کی علامت ہے، اگر اپنے آپ کو آئندہ گناہ سے بچتا دیکھے اور یہ دیکھے کہ دل خوشی سے خالی ہے اور رب تعالی کے سامنے نیک لوگوں سے قریب ہو، بروں سے دور رہے تھوڑی دنیا کو بہت سمجھے اور آخرت کے بہت عمل کو تھوڑا جانے، دل ہر وقت اللہ عزوجل کے فرائض میں منہمک رہے، زبان کی حفاظت

کرے، ہر وقت غور وفکر کرے، جو گناہ کر چکا ہے اس پر غم وغصہ اور شرمندگی محسوس کرے

(تو سمجھ لو کہ توبہ قبول ہوگئی)۔'' (مکاشفۃ القلوب، الباب الثامن فی التوبۃ، ص۲۹)

توبہ کے بعد کیا کرے؟

سب سے پہلا کام یہ کرے کہ کسی طرح گناہوں کی معرفت حاصل کرے تاکہ مستقبل میں کسی قسم کے گناہ کے ارتکاب سے بچ سکے۔ پھر ان گناہوں سے مکمل پرہیز کرے اور ہر اس کام سے بچے جو گناہ کی طرف لے جانے والا ہو۔ اس کے علاوہ کثرت سے نیکیاں کرنے میں مشغول ہو جائے کہ نیکیوں کے نور سے گناہوں کی تاریکی جاتی رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: **اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ**

ترجمہ کنزالایمان: بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ (پ۱۲، ھود: ۱۱۴)

مدنی آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ''گناہ کے پیچھے نیکی لاؤ وہ اس کو مٹا دے گی۔'' (المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ابی ذر الغفاری، رقم ۲۱۴۶۰، ج۸، ص۹۲)

حضرت سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس آدمی کی مثال جو پہلے برائیوں میں مشغول تھا پھر نیک اعمال کرنے لگا، اس شخص کی طرح ہے کہ جس کے بدن پر تنگ زِرّہ ہو جو اس کی گردن گھونٹ رہی ہو۔ پھر اس نے ایک نیک عمل کیا تو اس زِرّہ کا ایک حلقہ کھل گیا۔ پھر دوسرا نیک کام کیا تو دوسرا حلقہ کھل گیا (اور پھر نیک عمل کرتا چلا گیا) حتی کہ وہ تنگ زرہ کھل کر زمین پر آگری۔''

(المعجم الکبیر، رقم ۷۸۳، ج۱۷، ص۲۸۴)

اگر دل دوبارہ گناہوں کی طرف مائل ہو تو؟

پیارے اسلامی بھائیو! توبہ کے بعد گناہوں کی طرف میلان ہونا یقیناً بہت بڑی آزمائش ہے۔انسان کو چاہئیے کہ اس میلان پر قابو پانے کے لئے اپنے گناہوں کو پیشِ نظر رکھے اور دل میں ندامت کی آگ کو جلائے رکھے ،اس کی تپش نفس کی خواہشات کا قلع قمع کردے گی ،ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ۔اس سلسلے میں اکابرین کا طرزِ عمل ملاحظہ ہو،......

حضرت سیدنا بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ ایک رات اپنے گھر کی چھت پر پہنچے اور دیوار کو تھام کر پوری رات خاموش کھڑے رہے جس کی وجہ سے آپ کے پیشاب میں خون آنے لگا۔ جب لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی تو ارشاد فرمایا،''دو چیزوں کی وجہ سے، ایک یہ کہ آج میں خدا عَزَّوَجَلَّ کی عبادت نہ کرسکا ،دوسری یہ کہ بچپن میں مجھ سے ایک گناہ سرزد ہو گیا تھا، چنانچہ میں ان دونوں چیزوں سے اس قدر خوف زدہ تھا کہ میرا دل خون ہو گیا اور پیشاب کے راستے سے خون آنے لگا۔''

(تذکرۃ الاولیاء، باب چہاردہم ذکر بایزید بسطامی، ج ۱،ص ۱۳۳)

منقول ہے کہ حضرت سیدنا حسن بصری رضی اللہ عنہ سے بچپن میں ایک گناہ سرزد ہو گیا تھا۔آپ جب بھی کوئی نیا لباس سلواتے تو اس کے گریبان پر وہ گناہ درج کردیتے۔ اور اکثر اس کو دیکھ کر اس قدر گریہ وزاری کرتے کہ آپ پر غشی طاری ہو جاتی۔

(تذکرۃ الاولیاء، باب سوم، ذکر حسن بصری، ج ۱،ص ۳۹)

حضرت سیدنا کُہمَس بن حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا،''مجھ سے ایک گناہ سرزد ہو گیا تو میں چالیس برس تک روتا رہا۔''لوگوں نے پوچھا،''ابو عبداللہ! وہ کون سا گناہ تھا؟''تو

آپ نے فرمایا، ''ایک دفعہ میرا دوست مجھ سے ملنے آیا تو میں نے اس کے لئے مچھلی پکائی اور جب وہ کھانا کھا چکا تو میں نے اپنے پڑوسی کی دیوار سے مٹی لے کر اپنے مہمان کے ہاتھ دُھلائے تھے۔'' (منہاج العابدین الی جنۃ رب العالمین، العقبۃ الثانیۃ، ص ۳۵۔۳۶)

توبہ کے بعد گناہ سرزد ہوجائے تو کیا کرے؟

جس شخص نے صدقِ دل سے توبہ کر لی ہو پھر وہ دانستہ یا نادانستہ طور پر غلبۂ شہوت وغیرہ کی وجہ سے کسی گناہ کا مرتکب ہوجائے تو اسے چاہئیے کہ دوبارہ توبہ کرنے میں دیر نہ کرے کیونکہ بعدِ توبہ گناہ کا صدور ایک مصیبت ہے تو دوبارہ توبہ نہ کرنا اس سے کہیں زیادہ نقصان دہ ہے ۔حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ''جب کوئی بندہ مؤمن گناہ کر لیتا ہے، تو اس کے قلب پر ایک سیاہ نکتہ لگ جاتا ہے، لیکن جب وہ توبہ کر لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے طلبِ مغفرت کرتا ہے، تو اس کا قلب صاف کر دیا جاتا ہے اور اگر وہ گناہ کرتا رہے (یعنی درمیان میں توبہ نہ کرے) تو یہ سیاہی بڑھتی رہتی ہے، یہاں تک کہ اس کا دل سیاہ پڑ جاتا ہے۔پس یہ وہی زنگ ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے بھی اس طرح فرمایا ہے:

''**كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝** ترجمہ کنزالایمان: کوئی نہیں بلکہ ان کے دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے ان کی کمائیوں نے ۔'' (پ۳۰، المطففین: ۱۴)

(جامع الترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ ویل للمطففین، رقم ۳۳۴۵، ج ۵، ص ۲۲۰)

ایک بزرگ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ کیچڑ میں کپڑوں کو بچاتے ہوئے کیچڑ میں چل رہے تھے تاکہ پاؤں پھسل نہ جائے۔ لیکن پھر بھی ان کا پاؤں پھسل گیا اور وہ گر گئے۔ وہ کھڑے ہوئے اور روتے روتے کیچڑ کے درمیان چلنے لگے وہ کہہ

رہے تھے کہ: ''بندے کی یہ ہی مثال ہے وہ گناہ سے بچتا اور کنارہ کش رہتا ہے حتی کہ وہ ایک یا دو گناہوں میں جا پڑتا ہے، اس وقت وہ گناہوں میں ڈوب جاتا ہے یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ گناہ کی فوری سزا یہ ہے کہ وہ دوسرے گناہ کی طرف لے جاتا ہے۔'' (احیاء علوم الدین، کتاب التوبۃ، الرکن الرابع فی دواء التوبۃ وطریق العلاج، ج۴، ص۶۷)

توبہ پر استقامت کیسے پائیں؟

عبادات کی ادائیگی اور ارتکابِ گناہ سے بچنے پر استقامت اختیار کرنا عموماً دشوار محسوس ہوتا ہے۔ لیکن یہ دشواری اس وقت تک محسوس ہوتی ہے جب تک ہمارے سامنے کوئی شخص انہیں استقامت سے اپنائے ہوئے نہ ہو۔ لہذا! اگر ہم تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں گے تو ہمیں کثیر اسلامی بھائی اجتماعی طور پر عبادات پر استقامت پزیر دکھائی دیں گے جس کی برکت سے حیرت انگیز طور پر ہم بھی کسی قسم کی مشقت کے احساس کے بغیر عبادات اور پرہیزِ گناہ پر استقامت حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ ان شاء اللہ عزوجل

چنانچہ ہمیں چاہئے کہ توبہ پر استقامت پانے کے لئے بانئ دعوتِ اسلامی، شیخ طریقت، امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کے عطا کردہ مدنی انعامات پر عمل کریں اور باکردار مسلمان بننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے مدنی انعامات کا کارڈ حاصل کریں اور روزانہ فکرِ مدینہ یعنی اپنے محاسبے کے ذریعے کارڈ پر کر کے ہر مدنی یعنی قمری ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے مدنی انعامات کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیں۔ ان شاء اللہ عزوجل!

ہماری زندگی میں حیرت انگیز طور پر مدنی انقلاب برپا ہوگا۔

پیارے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے لئے عاشقانِ رسول ﷺ کے بے شمار مدنی قافلے۱۲ماہ،۳۰دن،۱۲دن اور۳دن کے لئے شہر بہ شہر گاؤں بہ گاؤں سفر کرتے رہتے ہیں، آپ بھی راہِ خدا عزوجل میں سفر کر کے اپنی آخرت کے لئے نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کیجئے ۔ اپنی روزمرہ کی دنیاوی مصروفیات ترک کر کے اپنے گھر والوں اور دوستوں کی صحبت چھوڑ کر جب ہم ان مدنی قافلوں میں سفر کریں گے تو سفر کے دوران ہمیں اپنے طرزِ زندگی پر دیانت دارانہ غور وفکر کا موقع میسر آئے گا ،اپنی آخرت کو بہتر سے بہتر بنانے کی خواہش دل میں پیدا ہوگی، جس کے نتیجے میں اب تک کئے جانے والے گناہوں کے ارتکاب پر ندامت محسوس ہوگی ،ان گناہوں کی ملنے والی سزاؤں کا تصور کر کے رونگٹے کھڑے ہوجائیں گے، دوسری طرف اپنی ناتوانی و بے کسی کا احساس دامن گیر ہوگا اور اگر دل زندہ ہوا تو خوفِ خدا عزوجل کے سبب آنکھوں سے بے اختیار آنسو چھلک کر رخساروں پر بہنے لگیں گے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان مدنی قافلوں میں مسلسل سفر کرنے کے نتیجے میں فحش کلامی اور فضول گوئی کی جگہ زبان سے درودِ پاک جاری ہوجائے گا، یہ تلاوت قرآن ،حمدِ الٰہی اور نعتِ رسول ﷺ کی عادی بن جائے گی، دنیا کی محبت سے ڈوبا ہوا دل آخرت کی بہتری کے لئے بے چین ہوجائے گا۔ ان شاء اللہ عزوجل

اس کے علاوہ اپنے اپنے شہروں میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندئ وقت کے ساتھ شرکت فرما کر خوب خوب سنتوں کی بہاریں لُوٹیں۔

توبہ کرنے والوں کے واقعات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

بطورِ ترغیب توبہ کرنے والوں کے چند منتخب واقعات ملاحظہ ہوں کہ کس طرح رحمتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ نے تائبین (یعنی توبہ کرنے والوں) کو اپنی آغوش میں لے لیا۔

﴿1﴾ ایک حبشی کی توبہ

ایک حبشی نے سرکارِ مدینہ، سُرورِ قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے گناہ بے شمار ہیں، کیا میری توبہ بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں قبول ہوسکتی ہے؟'' آپ نے ارشاد فرمایا، ''کیوں نہیں۔'' اس نے عرض کی، ''کیا وہ مجھے گناہ کرتے ہوئے دیکھتا بھی رہا ہے؟'' ارشاد فرمایا، ''ہاں! وہ سب کچھ دیکھتا رہا ہے۔'' یہ سن کر حبشی نے ایک چیخ ماری اور زمین پر گرتے ہی دم توڑ گیا۔

(کیمیائے سعادت، رکن چھارم منجیات، اصل ششم مقام دوم درمراقبت، ج۲، ص۸۸۶)

﴿2﴾ ایک زانیہ کی توبہ

حضرت سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، اسے زنا کا حمل تھا۔ وہ عرض کرنے لگی: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں وہ کام (یعنی زنا) کر بیٹھی ہوں جس پر حد واجب ہوتی ہے، آپ مجھ پر حد قائم فرمادیں۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ولی کو بلا کر ارشاد فرمایا: ''اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور جب وضع حمل ہوجائے تو اسے میرے پاس لے آنا۔''

پھر ایسا ہی ہوا (یعنی وضع حمل کے بعد ولی اسے لے کر حاضر خدمت ہوگیا) تو رسول اللہ

ﷺ نے حکم دیا کہ: ''اسے اس کے کپڑوں کے ساتھ باندھ دیا جائے۔'' پھر اسے رجم کر دیا گیا۔ پھر سرور دو عالم ﷺ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی تو حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے: ''یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے اس پر نماز جنازہ پڑھ دی حالانکہ اس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا؟'' اس پر حضور انور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یقیناً اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اس کی یہ توبہ اہل مدینہ کے ستر افراد پر تقسیم کر دی جائے تو انہیں کافی ہو جائے (یعنی ان کی مغفرت ہو جائے) اور کیا تم اس سے افضل کوئی عمل پاتے ہو کہ اس نے اپنی جان خود اللہ عزوجل کے لیے پیش کر دی۔''

(صحیح مسلم، کتاب الحدود، باب من اعترف علی نفسہ بالزنی، رقم ۱۶۹۶، ص ۹۳۳)

﴿3﴾ ایک گلوکار کی توبہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک دن مضافاتِ کوفہ سے گزر رہے تھے۔ ان کا گزر فاسقین کے ایک گروہ پر ہوا، جو شراب پی رہے تھے۔ زاذان نامی ایک گوّیا ڈھول پر ہاتھ مار مار کر انتہائی خوبصورت آواز میں گا رہا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے سن کر کہا: ''کتنی خوبصورت آواز ہے کاش! کہ یہ قرآن کریم کی تلاوت میں استعمال ہوتی۔'' اور سر پر چادر ڈال کر وہاں سے روانہ ہوگئے۔ زاذان نے جب آپکو دیکھا تو لوگوں سے پوچھا: ''یہ کون ہیں؟'' لوگوں نے بتایا: ''حضور نبی رحمت ﷺ کے صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ۔'' اس نے پوچھا: ''انہوں نے کیا کہا۔'' بتایا گیا کہ انہوں نے کہا ہے کہ: ''کتنی میٹھی آواز ہے، کاش کہ قرأت قرآن کے لیے ہوتی۔'' یہ بات سنتے ہی اس کے دل پر رعب سا چھا گیا۔ اپنے بربط کو زمین پر پٹخ کر توڑ دیا۔ کھڑا ہوا اور جلدی سے انہیں

جالیا۔اپنی گردن میں رومال ڈالا اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے سامنے رونے لگ گیا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے گلے سے لگایا اور دونوں رونا شروع ہو گئے اور آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''میں ایسے شخص کو کیوں نہ محبوب سمجھوں جسے اللہ عزوجل نے محبوب بنا لیا ہو۔'' سیدنا زاذان رضی اللہ عنہ نے گناہوں سے توبہ کی اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی صحبت اختیار کر لی۔قران کریم اور دیگر علوم سیکھے۔حتی کہ علم میں امام بن گئے۔حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی کئی روایات حضرت زاذان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔''

(تنبیہ الغافلین، باب آخر من التوبۃ، ص۶۳)

﴿4﴾ حرامی بچے کو مارنے والی عورت کی توبہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں نماز عشاء پڑھ کر جارہا تھا کہ راستہ میں نقاب اوڑھے ایک عورت کھڑی تھی۔ کہنے لگی ''اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! میں نے گناہ کیا ہے کیا توبہ ہوسکتی ہے۔'' میں نے پوچھا: ''کیا گناہ کیا ہے؟'' کہنے لگی: ''میں نے زنا کروایا اور حرامی بچے کو قتل کر ڈالا۔'' یہ سن کر میں نے کہا کہ: ''تو خود بھی ہلاک ہوگئی اور ایک جان کو بھی ہلاک کر دیا، تیرے لیے کوئی توبہ نہیں۔'' یہ سن کر اس نے ایک چیخ ماری اور بے ہوش ہوگئی۔

میں چل پڑا راستہ میں خیال آیا کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتے ہوئے اس طرح مسئلہ بتانا اچھا نہیں۔میں نے صبح ہی صبح سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچ کر رات والا واقعہ گوش گزار کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً ''اِنَّــا لِلّٰـهِ'' پڑھی اور فرمایا: ''قسم بخدا! اے ابو ہریرہ تو خود بھی ہلاک ہو گیا اور ایک نفس کو بھی ہلاک کر ڈالا۔شرعی حکم بتاتے ہوئے یہ آیت

تیرے سامنے نہ تھی:

وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھاً اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ ج ترجمہ کنزالایمان: اوروہ جواللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کونہیں پوجتے اوراس جان کوجس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق نہیں مارتے اور بدکاری نہیں کرتے۔'' (پ۱۹،الفرقان:۶۸)

''**فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِھِمْ حَسَنٰتٍ** ط **وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا** 0 ترجمہ کنزالایمان: توایسوں کی برائیوں کواللہ بھلائیوں سے بدل دے گااور اللہ بخشنے والامہربان ہے۔'' (پ۱۹،الفرقان:۷۰)

یہ سن کرمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ سے نکل کرمدینہ شریف کی گلیوں میں دوڑ دوڑ کرکہتا تھا کہ ہے کوئی جو مجھے فلاں فلاں اوصاف والی عورت کے بارے میں بتائے۔حتی کہ رات کے وقت مجھے وہ عورت اسی جگہ ملی۔میں نے اسے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاہے کہ''اس کی توبہ قبول ہوسکتی ہے''اب اس نے خوشی سے چیخ ماری اور کہنے لگی: ''میراایک باغیچہ ہے جسے میں اپنے گناہ کے کفّارہ کے طور پر مساکین کے لیے صدقہ کرتی ہوں۔'' (تنبیہ الغافلین، باب آخرمن التوبۃ،ص۶۰۔۶۱)

﴿5﴾ شرابی نوجوان کی توبہ

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک بار مدینہ منورہ کی ایک گلی سے گزر رہے تھے کہ ایک نوجوان سامنے آیا۔اس نے کپڑوں کے نیچے ایک بوتل چھپارکھی تھی۔حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پوچھا:''اے نوجوان! یہ کپڑوں کے نیچے کیا اٹھارکھا ہے؟''اس

بوتل میں شراب تھی، نوجوان نے اسے شراب کہنے میں شرمندگی محسوس کی ۔اس نے دل میں دعا کی ''یا اللہ عزوجل! مجھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سامنے شرمندہ اور رسوانہ فرمانا، ان کے ہاں میری پردہ پوشی فرمانا، میں کبھی شراب نہیں پیوں گا۔'' اس کے بعد نوجوان نے عرض کیا: ''اے امیر المؤمنین! میں سرکہ (کی بوتل) اٹھائے ہوئے ہوں۔'' آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''مجھے دکھاؤ!'' جب اس نے وہ بوتل آپ کے سامنے کی اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھا، تو وہ سرکہ تھا۔ (مکاشفۃ القلوب، الباب الثامن فی التوبۃ، ص ۲۷۔۲۸)

﴿6﴾ ریاکاری سے توبہ

حضرت مالک بن دینار علیہ الرحمۃ دمشق میں سکونت پذیر تھے اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی تیار کردہ مسجد میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ان کے دل میں خیال آیا کہ کوئی ایسی صورت پیدا ہو جائے کہ مجھے اس مسجد کا متولی بنا دیا جائے۔ چنانچہ آپ نے اعتکاف میں اضافہ کر دیا اور اتنی کثرت سے نمازیں پڑھیں کہ ہر شخص آپ کو ہمہ وقت نماز میں مشغول دیکھتا۔ لیکن کسی نے آپ کی طرف توجہ نہیں کی۔ ایک سال اسی طرح گزر گیا۔ ایک مرتبہ آپ مسجد سے باہر آئے تو ندائے غیبی آئی: ''اے مالک! تجھے اب توبہ کرنی چاہیے۔''

یہ سن کر آپ کو ایک سال تک اپنی خود غرضانہ عبادت پر شدید رنج و شرمندگی ہوئی اور آپ اپنے قلب کو ریا سے خالی کر کے خلوصِ نیت کے ساتھ ساری رات عبادت میں مشغول رہے۔ صبح کے وقت مسجد کے دروازے پر لوگوں کا ایک مجمع موجود تھا، اور لوگ آپس میں کہہ رہے تھے کہ ''مسجد کا انتظام ٹھیک نہیں ہے لہذا اسی شخص کو متولی مسجد بنا دیا جائے اور تمام انتظامی امور اس کے سپرد کر دیے جائیں۔'' سارا مجمع اس بات پر متفق ہو کر

آپ کے پاس پہنچا اور آپ کے نماز سے فارغ ہونے کے بعد انہوں نے آپ سے عرض کی کہ ''ہم باہمی طور پر کیے گئے متفقہ فیصلے سے آپ کو مسجد کا متولی بنانا چاہتے ہیں۔'' آپ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: ''اے اللہ! میں ایک سال تک ریا کارانہ عبادت میں اس لیے مشغول رہا کہ مجھے مسجد کی تولیت حاصل ہو جائے مگر ایسا نہ ہوا اب جبکہ میں صدق دل سے تیری عبادت میں مشغول ہوا تو تیرے حکم سے تمام لوگ مجھے متولی بنانے آپہنچے اور میرے اوپر یہ بار ڈالنا چاہتے ہیں، لیکن میں تیری عظمت کی قسم کھاتا ہوں کہ میں نہ تو اب تولیت قبول کروں گا اور نہ مسجد سے باہر نکلوں گا۔'' یہ کہہ کر پھر عبادت میں مشغول ہو گئے۔

(تذکرۃ الاولیاء، باب چہارم، ذکر مالک دینار رحمۃ اللہ، ج۱، ص ۴۸، ۴۹)

﴿7﴾ ایک ڈاکو کی توبہ

حضرت سیِّدُنا فضیل بن عیاض علیہ الرحمۃ بہت نامور محدث اور مشہور اولیائے کرام میں سے ہیں۔ یہ پہلے زبردست ڈاکو تھے۔ ایک مرتبہ ڈاکہ ڈالنے کی غرض سے کسی مکان کی دیوار پر چڑھ رہے تھے کہ اتفاقاً اس وقت مالک مکان قرآن مجید کی تلاوت میں مشغول تھا۔ اس نے یہ آیت پڑھی،

''اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ

ترجمۂ کنز الایمان: کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ ان کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد (کے لئے)۔ (پ۲۷، الحدید:۱۶)

جونہی یہ آیت آپ کی سماعت سے ٹکرائی، گویا تاثیرِ ربّانی کا تیر بن کر دل میں پیوست ہو گئی اور اس کا اتنا اثر ہوا کہ آپ خوفِ خدا عزوجل سے کانپنے لگے اور بے اختیار آپ کے منہ سے نکلا، ''کیوں نہیں میرے پروردگار عزوجل! اب اس کا وقت آ گیا ہے

۔'' چنانچہ آپ روتے ہوئے دیوار سے اتر پڑے اور رات کو ایک سنسان اور بے آباد کھنڈر نما مکان میں جا کر بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہاں ایک قافلہ پہنچا تو شرکائے قافلہ آپس میں کہنے لگے کہ'' رات کو سفر مت کرو، یہاں رک جاؤ کہ فضیل بن عیاض ڈاکو اسی اطراف میں رہتا ہے۔'' آپ نے قافلے والوں کی باتیں سنیں تو اور زیادہ رونے لگے کہ ''افسوس! میں کتنا گناہ گار ہوں کہ میرے خوف سے امتِ رسول ﷺ کے قافلے رات میں سفر نہیں کرتے اور گھروں میں عورتیں میرا نام لے کر بچوں کو ڈراتی ہیں۔''

آپ مسلسل روتے رہے یہاں تک کہ صبح ہوگئی اور آپ نے سچی توبہ کرکے یہ ارادہ کیا کہ اب ساری زندگی کعبۃ اللہ کی مجاوری اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزاروں گا۔ چنانچہ آپ نے پہلے علمِ حدیث پڑھنا شروع کیا اور تھوڑے ہی عرصے میں ایک صاحبِ فضیلت محدث ہوگئے اور حدیث کا درس دینا بھی شروع کردیا۔ (اولیائے رجال الحدیث ص۲۰۶)

﴿8﴾ تیس سال تک سچی توبہ کی دعا کرنے والا

حضرتِ سیدنا ابو اسحاق علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ''میں نے تیس سال تک اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا مانگی کہ اے اللہ رب العزت تو مجھے سچی اور خالص توبہ کی توفیق عطا فرما۔'' تیس برس گزر جانے کے بعد میں اپنے دل میں تعجب کرنے لگا اور بارگاہ ایزدی میں عرض کیا: ''اے اللہ تو پاک اور بے عیب ہے میں نے تیس برس تک تیری بارگاہ میں ایک حاجت کی التجا کی لیکن تو نے اب تک میری وہ حاجت پوری نہیں کی۔''

جب میں سو گیا تو خواب میں دیکھا کہ ایک شخص مجھ سے کہہ رہا تھا: ''تم اپنی تیس سالہ دعا پر تعجب اور حیرت کرتے ہو کیا تمہیں یہ نہیں معلوم کہ تم اللہ سے کتنی بڑی چیز مانگ رہے ہو؟ تم اس بات کا سوال کر رہے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنا دوست اور محبوب بنا

لے کیا تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان نہیں سنا: ''اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ پسند کرتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کواور پسند رکھتا ہے ستھروں کو۔'' (پ۲، البقرہ:۲۲۲)

تو کیا تم اس محبت کو معمولی سمجھتے ہو؟''

(منہاج العابدین، الی جنۃ رب العالمین العقبۃ الثانیۃ عقبۃ التوبۃ، ص ۳۵)

﴿9﴾ خراسانی عالم کی توبہ

ایک مرتبہ کوئی خراسانی عالم صاحب' حضرت قطب الدین اولیاء ابواسحٰق ابراہیم علیہ الرحمۃ کے بیان میں شریک تھے۔ پورے مجمع میں آپ کے پُراثر وعظ سے ایک وجدانی کیفیت طاری تھی۔اس وقت خراسانی عالم صاحب کے دل میں یہ بات آئی کہ میرا علم شیخ سے کہیں زائد ہے لیکن جو مقبولیت انہیں حاصل ہے وہ مجھے تمام علوم پر دسترس کے باوجود بھی حاصل نہیں۔''

سیدنا ابواسحٰق ابراہیم علیہ الرحمۃ نے اسی وقت اپنے نورِ باطن سے اس عالم کی نیت کو بھانپ کر اجتماع کو مخاطب کر کے فرمایا: ''اس قندیل کی طرف دیکھو، آج قندیل کا تیل اور پانی آپس میں باتیں کر رہے ہیں۔ پانی کا کہنا ہے کہ خدا عَزَّوَجَلَّ نے مجھے ہر شے پر فوقیت عطا کی ہے کیونکہ اگر میرا وجود نہ ہوتا تو لوگ شدید پیاس سے مر جاتے اور یہ مرتبہ تجھے حاصل نہیں، اس کے باوجود تو میرے اوپر آ جاتا ہے۔اس کے جواب میں تیل نے کہا کہ میں منکسر المزاج ہوں اور تجھ میں غرور وتکبر ہے کیونکہ میرا بیج پہلے زمین میں ڈالا گیا پھر پودا نکلنے کے بعد مجھے کاٹ کر کوہلو میں پیلا گیا، اس کے بعد میں نے خود کو جلا جلا کر دنیا کو روشنی عطا کی اور جس قدر اذیتیں مجھے پہنچائی گئیں میں نے ان سب کو نظر

انداز کر دیا۔'' اس کے بعد آپ نے وعظ ختم کر دیا اور وہ خراسانی عالم آپ کے مقصد کو سمجھ کر آپ کے قدموں پر گر پڑے اور تائب ہو گئے۔

(تذکرۃ الاولیاء، باب نودم ذکر شیخ ابواسحاق شہریار، ج ۱۲، ص ۲۴۶)

﴿10﴾ شہزادے کی توبہ

ایک نیک شخص کے گھر کی دیوار اچانک گر گئی۔ اسے بڑی پریشانی لاحق ہوئی اور وہ اسے دوبارہ بنوانے کے لئے کسی مزدور کی تلاش میں گھر سے نکلا اور چوراہے پر جا پہنچا۔ وہاں اس نے مختلف مزدوروں کو دیکھا جو کام کے انتظار میں بیٹھے تھے۔ ان میں ایک نوجوان بھی تھا جو سب سے الگ تھلگ کھڑا تھا، اس کے ایک ہاتھ میں تھیلا اور دوسرے ہاتھ میں تیشہ تھا۔

اس شخص کا کہنا ہے کہ،

''میں نے اس نوجوان سے پوچھا،'' کیا تم مزدوری کرو گے؟'' نوجوان نے جواب دیا،'' ہاں!'' میں نے کہا،'' گارے کا کام کرنا ہوگا۔'' نوجوان کہنے لگا،'' ٹھیک ہے! لیکن میری تین شرطیں ہیں اگر تمہیں منظور ہوں تو میں کام کرنے کے لئے تیار ہوں، پہلی شرط یہ ہے کہ تم میری مزدوری پوری ادا کرو گے، دوسری شرط یہ ہے کہ مجھ سے میری طاقت اور صحت کے مطابق کام لو گے اور تیسری شرط یہ ہے کہ نماز کے وقت مجھے نماز ادا کرنے سے نہیں روکو گے۔'' میں نے یہ تینوں شرطیں قبول کر لیں اور اسے ساتھ لے کر گھر آ گیا، جہاں میں نے اسے کام بتایا اور کسی ضروری کام سے باہر چلا گیا۔ جب میں شام کے وقت واپس آیا تو دیکھا کہ اس نے عام مزدوروں سے دوگنا کام کیا تھا۔ میں نے بخوشی اس کی اجرت ادا کی اور وہ چلا گیا۔

دوسرے دن میں اس نوجوان کی تلاش میں دوبارہ اس چوراہے پر گیا لیکن وہ مجھے نظر نہیں آیا۔ میں نے دوسرے مزدوروں سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ وہ ہفتے میں صرف ایک دن مزدوری کرتا ہے۔ یہ سن کر میں سمجھ گیا کہ وہ عام مزدور نہیں بلکہ کوئی بڑا آدمی ہے۔ میں نے ان سے اس کا پتا معلوم کیا اور اس جگہ پہنچا تو دیکھا کہ وہ نوجوان زمین پر لیٹا ہوا تھا اور اسے سخت بخار تھا۔ میں نے اس سے کہا ''میرے بھائی! تو یہاں اجنبی ہے، تنہا ہے اور پھر بیمار بھی ہے، اگر پسند کرو تو میرے ساتھ میرے گھر چلو اور مجھے اپنی خدمت کا موقع دو۔'' اس نے انکار کر دیا لیکن میرے مسلسل اصرار پر مان گیا لیکن ایک شرط رکھی کہ وہ مجھ سے کھانے کی کوئی شے نہیں لے گا، میں نے اس کی یہ شرط منظور کر لی اور اسے اپنے گھر لے آیا۔

وہ تین دن میرے گھر قیام پذیر رہا لیکن اس نے نہ تو کسی چیز کا مطالبہ کیا اور نہ ہی کوئی چیز لے کر کھائی۔ چوتھے روز اس کے بخار میں شدت آ گئی تو اس نے مجھے اپنے پاس بلایا اور کہنے لگا، ''میرے بھائی! لگتا ہے کہ اب میرا آخری وقت قریب آ گیا ہے لہٰذا جب میں مر جاؤں تو میری اس وصیت پر عمل کرنا کہ، ''جب میری روح جسم سے نکل جائے تو میرے گلے میں رسی ڈالنا اور گھسیٹتے ہوئے باہر لے جانا اور اپنے گھر کے اردگرد چکر لگوانا اور یہ صدا دینا کہ لوگو! دیکھ لو اپنے رب تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والوں کا یہ حشر ہوتا ہے۔'' شاید اس طرح میرا رب عزوجل مجھے معاف کر دے۔ جب تم مجھے غسل دے چکو تو مجھے انہی کپڑوں میں دفن کر دینا پھر بغداد میں خلیفہ ہارون رشید کے پاس جانا اور یہ قرآن مجید اور انگوٹھی انہیں دینا اور میرا یہ پیغام بھی دینا کہ، ''اللہ عزوجل سے ڈرو! کہیں ایسا نہ ہو کہ غفلت اور نشے کی حالت میں موت آ جائے اور بعد میں پچھتانا پڑے، لیکن پھر اس

سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔''

وہ نوجوان مجھے یہ وصیت کرنے کے بعد انتقال کر گیا۔ میں اس کی موت کے بعد کافی دیر تک آنسو بہاتا رہا اور غمزدہ رہا۔ پھر (نہ چاہتے ہوئے بھی) میں نے اس کی وصیت پوری کرنے کے لئے ایک رسی لی اور اس کی گردن میں ڈالنے کا قصد کیا تو کمرے کے ایک کونے سے ندا آئی کہ،''اس کے گلے میں رسی مت ڈالنا، کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اولیاء سے ایسا سلوک کیا جاتا ہے؟'' یہ آواز سن کر میرے بدن پر کپکپی طاری ہوگئی۔ یہ سننے کے بعد میں نے اس کے پاؤں کو بوسہ دیا اور اس کے کفن ودفن کا انتظام کرنے چلا گیا۔

اس کی تدفین سے فارغ ہونے کے بعد میں اس کا قرآن پاک اور انگوٹھی لے کر خلیفہ کے محل کی جانب روانہ ہوگیا۔ وہاں جا کر میں نے اس نوجوان کا واقعہ ایک کاغذ پر لکھا اور محل کے داروغہ سے اس سلسلے میں بات کرنا چاہی تو اس نے مجھے جھڑک دیا اور اندر جانے کی اجازت دینے کی بجائے اپنے پاس بٹھالیا۔ آخرِ کار! خلیفہ نے مجھے اپنے دربار میں طلب کیا اور کہنے لگا،''کیا میں اتنا ظالم ہوں کہ مجھ سے براہ راست بات کرنے کی بجائے رقعے کا سہارا لیا؟'' میں نے عرض کی،''اللہ تعالیٰ آپ کا اقبال بلند کرے، میں کسی ظلم کی فریاد لے کر نہیں آیا بلکہ ایک پیغام لے کر حاضر ہوا ہوں۔'' خلیفہ نے اس پیغام کے بارے میں دریافت کیا تو میں نے وہ قرآن مجید اور انگوٹھی نکال کر اس کے سامنے رکھ دی۔ خلیفہ نے ان چیزوں کو دیکھتے ہی کہا،''یہ چیزیں تجھے کس نے دی ہیں؟'' میں نے عرض کی،''ایک گارا بنانے والے مزدور نے......'' خلیفہ نے ان الفاظ کو تین بار دہرایا،''گارا بنانے والا، گارا بنانے والا، گارا بنانے والا......'' اور رو پڑا۔

کافی دیر رونے کے بعد مجھ سے پوچھا،''وہ گارا بنانے والا اب کہاں ہے؟''میں نے جواب دیا،''وہ مزدور فوت ہو چکا ہے۔'' یہ سن کر خلیفہ بے ہوش ہو کر گر گیا اور عصر تک بے ہوش رہا۔ میں اس دوران حیران و پریشان وہیں موجود رہا۔ پھر جب خلیفہ کو کچھ افاقہ ہوا تو مجھ سے دریافت کیا،''اس کی وفات کے وقت تم اس کے پاس تھے؟''میں نے اثبات میں سر ہلا دیا تو کہنے لگا،''اس نے تجھے کوئی وصیت بھی کی تھی؟''میں نے اسے نوجوان کی وصیت بتائی اور وہ پیغام بھی دے دیا جو اس نوجوان نے خلیفہ کے لئے چھوڑا تھا۔

جب خلیفہ نے یہ ساری باتیں سنیں تو مزید غمگین ہو گیا اور اپنے سر سے عمامہ اتار دیا، اپنے کپڑے چاک کر ڈالے اور کہنے لگا،''اے مجھے نصیحت کرنے والے! اے میرے زاہد و پارسا! اے میرے شفیق!......''اس طرح کے بہت سے القابات خلیفہ نے اس مرنے والے نوجوان کو دیئے اور مسلسل آنسو بھی بہاتا رہا۔ یہ سارا معاملہ دیکھ کر میری حیرانی اور پریشانی میں مزید اضافہ ہو گیا کہ خلیفہ ایک عام سے مزدور کے لئے اس قدر غم زدہ کیوں ہے؟ جب رات ہوئی تو خلیفہ نے مجھ سے اس کی قبر پر لے جانے کی خواہش ظاہر کی تو میں اس کے ساتھ ہو لیا۔ خلیفہ چادر میں منہ چھپائے میرے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ جب ہم قبرستان میں پہنچے تو میں نے ایک قبر کی طرف اشارہ کر کے کہا،''عالی جاہ! یہ اس نوجوان کی قبر ہے۔''

خلیفہ اس کی قبر سے لپٹ کر رونے لگا۔ پھر کچھ دیر رونے کے بعد اس کی قبر کے سرہانے کھڑا ہو گیا اور مجھ سے کہنے لگا،''یہ نوجوان میرا بیٹا تھا، میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور میرے جگر کا ٹکڑا تھا، ایک دن یہ رقص و سُرور کی محفل میں گم تھا کہ مکتب میں

کسی بچے نے یہ آیت کریمہ تلاوت کی، ''اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ ط ترجمۂ کنزالایمان: کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ ان کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد (کے لئے)۔ (پ۲۷، الحدید:۱۶)

جب اس نے یہ آیت سنی تو اللہ تعالیٰ کے خوف سے تھر تھر کانپنے لگا اور اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی اور یہ پکار پکار کر کہنے لگا، ''کیوں نہیں؟ کیوں نہیں؟'' اور یہ کہتے ہوئے محل کے دروازے سے باہر نکل گیا۔ اس دن سے ہمیں اس کے بارے میں کوئی خبر نہ ملی یہاں تک کہ آج تم نے اس کی وفات کی خبر دی۔''

(حکایات الصالحین، ص ۶۷)

﴿11﴾ بادشاہ کے بیٹے کی توبہ

ایک روز حضرت سیدنا منصور بن عمار علیہ الرحمۃ بصرہ کی گلیوں میں سے گزر رہے تھے۔ آپ نے ایک جگہ ایک محل نما عمارت دیکھی جس کی دیواریں نقش ونگار سے مزین تھیں اور اس کے اندر خدام وحشم کا ایک ہجوم تھا جو ادھر ادھر بھاگ دوڑ کر مختلف کاموں کو سر انجام دینے میں مصروف تھا۔ اس میں بے شمار خیمے بھی لگے ہوئے تھے اور محل کے دروازے پر دربان بالکل اسی طرح سے بیٹھے تھے جس طرح بادشاہ کے محل کے باہر بیٹھے ہوتے ہیں۔ اس محل نما عمارت کے منقش دیوان خانے میں سونے چاندی کا جڑا ہوا تخت رکھا ہوا تھا۔ آپ علیہ الرحمۃ نے ایک انتہائی خوبصورت نوجوان کو اس پر بیٹھے ہوئے دیکھا جس کے گرد نوکر اور خادم ہاتھ باندھے کسی اشارے کے منتظر تھے۔

آپ فرماتے ہیں کہ میں نے اس محل نما خوبصورت عمارت میں داخل ہونا چاہا تو دربانوں نے مجھے ڈانٹ دیا اور اندر داخل ہونے سے منع کر دیا۔ میں نے سوچا کہ

''اس وقت یہ نوجوان دنیا کا بادشاہ بنا بیٹھا ہے لیکن اسے بھی موت تو آنی ہے جب موت آئے گی تو اس کی بناوٹی بادشاہی کا خاتمہ ہو جائے گا جو کچھ اس کے پاس کل تک تھا وہ اگلے دن تک نہیں رہے گا لہذا مجھے ڈرنا نہیں چاہیے اور اسکے پاس جا کر حق بات کی نصیحت کرنی چاہیے شاید اللہ تعالی اس پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ چنانچہ میں موقع کی تلاش میں رہا جونہی دربان ذرا مشغول ہوئے میں آنکھ بچا کر اندر داخل ہو گیا میں نے دیکھا کہ اس نوجوان نے کسی عورت کو پکارا۔''اے نسواں!''اس کے بلانے پر ایک کنیز حاضر ہوگئی۔

مجھے یوں لگا جیسے اچانک دن چڑھ آیا ہو۔اس کے ساتھ اور بھی بہت سی کنیزیں تھیں جن کے ہاتھوں میں خوشبودار مشروب سے بھرے ہوئے برتن تھے۔اس مشروب کے ساتھ اس نوجوان کے دوستوں کی خدمت کی گئی۔مشروب سے لطف اندوز ہونے کے بعد اس کے تمام احباب یکے بعد دیگرے اس کو سلام کر کے رخصت ہونے لگے۔جب وہ دروازے تک پہنچے تو انہوں نے مجھے دیکھ لیا اور مجھے ڈانٹنا شروع کر دیا۔ میں نے ان سے خوف زدہ ہونے کے بجائے پوچھا کہ''یہ نوجوان کون ہے؟''انہوں نے بتایا:''یہ بادشاہ کا بیٹا ہے۔''میں یہ سن کر تیزی سے اس نوجوان کی طرف بڑھا اور اس کے سامنے جا کر رک گیا۔جب بادشاہ کے بیٹے نے مجھ جیسے فقیر کو بالکل اپنے سامنے کھڑا پایا تو سخت غصے میں آ گیا اور کہنے لگا:''ارے پاگل! تو کون ہے؟ تجھے کس نے اندر داخل ہونے دیا؟ اور تو میری اجازت کے بغیر یہاں کیسے آیا؟''

میں نے کہا:''اے شہزادے! ذرا ٹھہر جائیے اور میری لاعلمی کو اپنے حلم اور میری خطا کو اپنے کرم سے درگزر کیجئے، میں ایک طبیب ہوں۔میرے اتنا کہنے سے

اس کا غصہ ٹھنڈا پڑ گیا اور کہنے لگا: ''ٹھیک ہے، ذرا ہمیں بھی بتایئے کہ آپ کیسے طبیب ہیں؟'' میں نے کہا : ''میں گناہوں کے درد اور نافرمانیوں کے زخموں کا علاج کرتا ہوں۔'' اس نے کہا: ''اپنا علاج بیان کرو۔'' میں نے کہا: ''اے شہزادے! تو اپنے گھر میں آرام سے تخت پر تکیہ لگائے بیٹھا ہے اور لہو ولعب میں مصروف جبکہ تیرے کارندے باہر لوگوں پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑ رہے ہیں، کیا تجھے اللہ سے خوف نہیں آتا اس کے دردناک عذاب کا تجھے کوئی ڈر نہیں ؟ تجھے اس دن کا کوئی لحاظ نہیں جس دن تمام بادشاہوں اور حکمرانوں کو ان کی بادشاہیوں اور حکمرانیوں سے معزول کر دیا جائے گا اور تمام سرکش ظالموں کے ہاتھ باندھ دیئے جائیں گے، یاد کر اس اندھیری رات کو جو یومِ قیامت کے بعد آنے والی ہے اور جہنم کی وہ آگ جو غصے کی وجہ سے پھٹنے والی ہے اور غیظ وغضب سے چنگھاڑ رہی ہے، سب لوگ اس کے خوف سے حواس باختہ ہو جاتے ہیں۔ عقل مند آدمی کو دنیا کی فانی نعمتوں، چھن جانے والی حکومتوں اور عورتوں کے ان خوبصورت بدنوں سے دھوکا نہیں کھانا چاہیے جو مرنے کے بعد صرف تین دن میں خون پیپ اور بدبودار لوتھڑوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں بلکہ عقل مند آدمی تو جنت کی ان عورتوں (یعنی حوروں) کا طالب ہوتا ہے جن کا خمیر کستوری عنبر اور کافور سے اٹھایا گیا ہے، جو اتنی حسین وجمیل ہیں کہ آج تک کسی نے ان جیسی حسین وجمیل عورت نہ دیکھی ہے اور نہ ہی سنی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں کے متعلق فرمایا ہے:

فِيۡهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرۡفِ لَمۡ يَطۡمِثۡهُنَّ اِنۡسٌ قَبۡلَهُمۡ وَلَا جَآنٌّ ۞ فَبِاَىِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۞ كَاَنَّهُنَّ الۡيَاقُوۡتُ وَالۡمَرۡجَانُ ۞ ترجمہ کنزالایمان: ان بچھونوں پر وہ عورتیں ہیں کہ شوہر کے سوا کسی کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتیں ان سے پہلے انہیں

نہ چھوا کسی آدمی اور نہ جن نے ،تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے، گویا وہ لعل اور یاقوت اور مونگا ہیں۔(پ۲۷،الرحمٰن:۵۶۔۵۸)

لہذا! دانا وہی ہے جو جنت کی نعمتوں کی خواہش رکھے اوعذاب جہنم سے بچنے کی کوشش کرے۔''

میری یہ باتیں سن کر بادشاہ کے بیٹے نے ایک ٹھنڈی آہ بھری اور کہنے لگا: ''اے طبیب! تو نے تو کسی اسلحے کے بغیر ہی مجھے قتل کر ڈالا ہے، مجھے بتاؤ کیا ہمارا رب عزوجل اپنے نافرمان بھگوڑے بندوں کو قبول کر لیتا ہے کیا وہ مجھ جیسے گنہگار کی توبہ قبول فرمائے گا؟'' میں نے کہا:''کیوں نہیں! وہ بڑا غفور ورحیم اور کریم ہے۔'' میرا یہ کہنا تھا کہ اس نے اپنی قیمتی عباء چاک کر ڈالی اور محل کے دروازے سے باہر نکل گیا۔ چند سالوں بعد جب میں حج کے لئے بیت اللہ شریف گیا تو دیکھا کہ وہاں ایک نوجوان طوافِ کعبہ میں مصروف ہے۔اس نے مجھے سلام کیا اور کہنے لگا:''آپ نے مجھے پہچانا نہیں، میں وہی بادشاہ کا بیٹا ہوں جس نے آپ کی باتیں سن کر توبہ کی تھی۔''(حکایات الصالحین،ص۲۷)

〈12〉 ڈاکوؤں کے سردار کی توبہ

ایک قافلہ گیلان سے بغداد کی طرف رواں دواں تھا۔جب یہ قافلہ ہمدان شہر سے روانہ ہوا تو جیسے ہی جنگل شروع ہوا ڈاکوؤں کا ایک گروہ نمودار ہوا اور قافلے والوں سے مال واسباب لوٹنا شروع کر دیا۔اس قافلے میں ایک نوجوان بھی تھا جس کی عمر اٹھارہ (18)سال کے لگ بھگ تھی۔ایک راہزن اس نوجوان کے پاس آیا اور کہنے لگا:''صاحب زادے!تمہارے پاس بھی کچھ ہے؟۔''نوجوان بولا:''میرے پاس چالیس دینار ہیں جو

کپڑوں میں سلے ہوئے ہیں۔''راہزن نے کہا کہ'' صاحب زادے! مذاق نہ کرو سچ سچ بتاؤ؟''نوجوان نے بتایا''میرے پاس واقعی چالیس دینار ہیں یہ دیکھو میری بغل کے نیچے دیناروں والی تھیلی کپڑوں میں سلی ہوئی ہے''راہزن نے دیکھا تو حیران رہ گیا اور نوجوان کو اپنے سردار کے پاس لے گیا اور سارا واقعہ بیان کیا سردار نے کہا''نوجوان! کیا بات ہے لوگ تو ڈاکوؤں سے اپنی دولت چھپاتے ہیں مگر تم نے سختی کیے بغیر اپنی دولت ظاہر کر دی؟''نوجوان نے کہا''میری ماں نے گھر سے چلتے وقت مجھے نصیحت فرمائی تھی کہ''بیٹا! ہر حال میں سچ بولنا۔''بس میں اپنی والدہ کے ساتھ کیا ہوا وعدہ نبھا رہا ہوں۔''

نوجوان کا یہ بیان تاثیر کا تیر بن کر ڈاکوؤں کے سردار کے دل میں پیوست ہو گیا اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کا دریا چھلکنے لگا۔اس کا سویا ہوا مقدر جاگ اٹھا، وہ کہنے لگا''صاجزادے! تم کس قدر خوش نصیب ہو کہ دولت لٹنے کی پرواہ کیے بغیر اپنی والدہ کے ساتھ کیے ہوئے وعدے کو نبھارہے ہو اور میں کس قدر ظالم ہوں کہ اپنے خالق ومالک کے ساتھ کیے ہوئے وعدے کو پامال کر رہا ہوں اور مخلوق خدا کا دل دکھا رہا ہوں۔''یہ کہنے کے بعد وہ ساتھیوں سمیت سچے دل سے تائب ہو گیا اور لوٹا ہوا سارا مال واپس کر دیا۔(تاریخ مشائخ قادریہ،ص٦٦)

﴿13﴾ ایک قصاب کی توبہ

حضرتِ سیدنا شیخ ابوبکر بن عبد اللہ حزنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک قصاب اپنے پڑوسی کی لونڈی پر عاشق تھا۔ایک دن وہ لونڈی کسی کام سے دوسرے گاؤں کو جارہی تھی، قصاب نے موقع غنیمت جان کر اس کا پیچھا کیا اور کچھ دور جا کر اسے پکڑ لیا۔تب کنیز نے کہا کہ''اے نوجوان! میرا دل بھی تیری طرف مائل ہے لیکن میں اپنے رب عزوجل سے

ڈرتی ہوں۔'' جب اس قصاب نے یہ سنا تو بولا ''جب تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتی ہے تو کیا میں اس ذاتِ پاک سے نہ ڈروں؟'' یہ کہہ کر اس نے توبہ کر لی اور وہاں سے پلٹ پڑا۔ راستے میں پیاس کے مارے دم لبوں پر آ گیا۔ اتفاقاً اس کی ملاقات ایک شخص سے ہوگئی جو کہ کسی نبی علیہ السلام کا قاصد تھا۔ اس مردِ قاصد نے پوچھا، اے جوان کیا حال ہے؟'' قصاب نے جواب دیا، ''پیاس سے نڈھال ہوں۔'' قاصد نے کہا کہ ''آؤ ہم دونوں مل کر خدا عزوجل سے دعا کریں تاکہ اللہ تعالیٰ ابر کے فرشتے کو بھیج دے اور وہ شہر پہنچنے تک ہم پر اپنا سایہ کئے رکھے۔'' نوجوان نے کہا کہ ''میں نے تو خدا عزوجل کی کوئی قابلِ ذکر عبادت بھی نہیں کی ہے، میں کس طرح دعا کروں؟ تم دعا کرو میں آمین کہوں گا۔'' اس شخص نے دعا کی، بادل کا ایک ٹکڑا ان کے سروں پر سایہ فگن ہوگیا۔

جب یہ دونوں راستہ طے کرتے ہوئے ایک دوسرے سے جدا ہوئے تو وہ بادل قصاب کے سر پر آ گیا اور قاصد دھوپ میں ہوگیا۔ قاصد نے کہا، ''اے جوان! تو نے تو کہا تھا کہ تو نے اللہ عزوجل کی کچھ بھی عبادت نہیں کی، پھر یہ بادل تیرے سر پر کس طرح سایہ فگن ہوگیا؟ تو مجھے اپنا حال سنا۔'' نوجوان نے کہا، ''اور تو مجھے کچھ معلوم نہیں لیکن ایک کنیز سے خوفِ خدا عزوجل کی بات سن کر میں نے توبہ ضرور کی تھی۔'' قاصد بولا، ''تو نے سچ کہا، اللہ تعالیٰ کے حضور میں جو مرتبہ و درجہ تائب (توبہ کرنے والے) کا ہے وہ کسی دوسرے کا نہیں ہے۔'' (کتاب التوابین، توبۃ القصاب والجاریۃ، ص ۷۵)

﴿14﴾ بے ہوش ہونے والے شرابی کی توبہ

حضرت سری سقطی علیہ الرحمۃ نے ایک شرابی کو دیکھا جو مدہوش زمین پر گرا ہوا تھا اور اپنے شراب آلودہ منہ سے ''اللہ اللہ'' کہہ رہا تھا۔ آپ نے وہیں بیٹھ کر اس کا منہ

پانی سے دھویا اور فرمایا: ''اس بے خبر کو کیا خبر؟ کہ ناپاک منہ سے کس پاک ذات کا نام لے رہا ہے۔'' منہ دھوکر آپ چلے گئے۔ جب شرابی کو ہوش آیا تو لوگوں نے اسے بتایا کہ تمہاری بے ہوشی کے عالم میں حضرت سری علیہ الرحمۃ یہاں آئے تھے اور تمہارا منہ دھوکر گئے ہیں۔ شرابی یہ سن کر بڑا پشیمان ونادم ہوا اور رونے لگا اور نفس کو مخاطب کر کے بولا: ''بے شرم! اب تو سری علیہ الرحمۃ بھی تجھے اس حال میں دیکھ گئے ہیں، خدا عزوجل سے ڈر اور آئندہ کے لیے توبہ کر۔''

رات کو حضرت سری علیہ الرحمۃ نے خواب میں کسی کہنے والے کو یہ کہتے سنا: ''اے سری! تم نے شرابی کا ہماری خاطر منہ دھویا، ہم نے تمہاری خاطر اس کا دل دھو دیا۔'' حضرت سری علیہ الرحمۃ تہجد کے وقت مسجد میں گئے تو اسی شرابی کو تہجد پڑھتے ہوئے پایا۔ آپ نے اس سے پوچھا: ''تم میں یہ انقلاب کیسے آگیا؟'' تو وہ بولا: ''آپ مجھ سے کیوں پوچھتے ہیں جب کہ اللہ نے آپ کو بتا دیا ہے۔''

(فیضان سنت بحوالہ روض الفائق، ص ۳۱۷)

﴿15﴾ گناہوں کی دلدل میں پھنسنے والے نوجوان کی توبہ

ایک بزرگ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ایک بار نصف رات گزر جانے کے بعد میں جنگل کی طرف نکل کھڑا ہوا۔ راستے میں میں نے دیکھا کہ چار آدمی ایک جنازہ اٹھائے جارہے ہیں۔ میں سمجھا کہ شاید انہوں نے اسے قتل کیا ہے اور لاش ٹھکانے لگانے کے لیے کہیں لے جارہے ہیں۔ جب وہ میرے نزدیک آئے تو میں نے ہمت کر کے ان سے پوچھا: ''اللہ عزوجل کا جو حق تم پر ہے اس کو سامنے رکھتے ہوئے میرے سوال کا جواب دو، کیا تم نے خود اسے قتل کیا ہے یا کسی اور نے اور اب تم اسے ٹھکانے لگانے کے

لیے کہاں لے جا رہے ہو؟'' انہوں نے جواب دیا: ''ہم نے نہ تو اسے قتل کیا ہے اور نہ ہی یہ مقتول ہے بلکہ ہم مزدور ہیں اور اس کی ماں نے ہمیں مزدوری دینی ہے، وہ اس کی قبر کے پاس ہمارا انتظار کر رہی ہے آؤ تم بھی ہمارے ساتھ آ جاؤ۔'' میں تجسس کی وجہ سے ان کے ساتھ ہو لیا۔ ہم قبرستان میں پہنچے تو دیکھا کہ واقعی ایک تازہ کھدی ہوئی قبر کے پاس ایک بوڑھی خاتون کھڑی تھیں۔

میں ان کے قریب گیا اور پوچھا: ''اماں جان! آپ اپنے بیٹے کے جنازے کو دن کے وقت یہاں کیوں نہیں لائیں تاکہ اور لوگ بھی اس کے کفن دفن میں شریک ہو جاتے؟'' انہوں نے کہا: ''یہ جنازہ میرے لخت جگر کا ہے، میرا یہ بیٹا بڑا شرابی اور گناہ گار تھا، ہر وقت شراب کے نشے اور گناہ کی دلدل میں غرق رہتا تھا۔ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے مجھے بلا کر تین چیزوں کی وصیت کی

(۱) جب میں مر جاؤں تو میری گردن میں رسی ڈال کر گھر کے ارد گرد گھسیٹنا اور لوگوں کو کہنا کہ گنہگاروں اور نافرمانوں کی یہی سزا ہوتی ہے۔

(۲) مجھے رات کے وقت دفن کرنا کیونکہ دن کے وقت جو بھی میرے جنازے کو دیکھے گا مجھے لعن طعن کرے گا۔

(۳) جب مجھے قبر میں رکھنے لگو تو میرے ساتھ اپنا ایک سفید بال بھی رکھ دینا کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سفید بالوں سے حیا فرماتا ہے، ہوسکتا ہے کہ وہ مجھے اس کی وجہ سے عذاب سے بچالے۔''

جب یہ فوت ہو گیا تو میں نے اس کی پہلی وصیت کے مطابق جب میں نے اس کے گلے میں رسی ڈالی اور اسے گھسیٹنے لگی تو ہاتف غیبی سے آواز آئی: ''اے بڑھیا!

اسے یوں مت گھسیٹو، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے اپنے گناہوں پر شرمندگی (یعنی توبہ) کی وجہ سے معاف فرمادیا ہے۔'' جب میں نے اس بوڑھی عورت کی یہ بات سنی تو میں اس جنازے کے پاس گیا، اس پر نماز جنازہ پڑھی پھر اسے قبر میں دفن کر دیا۔ میں نے اس کی بوڑھی ماں کے سر کا ایک سفید بال بھی اس کے ساتھ قبر میں رکھ دیا۔ اس کام سے فارغ ہو کر جب ہم اس کی قبر کو بند کرنے لگے تو اس کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی اور اس نے اپنا ہاتھ کفن سے باہر نکال کر بلند کیا اور آنکھیں کھول دیں۔ میں یہ دیکھ کر گھبرا گیا لیکن اس نے ہمیں مخاطب کر کے مسکراتے ہوئے کہا: ''اے شیخ! ہمارا رب عَزَّوَجَلَّ بڑا غفور و رحیم ہے، وہ احسان کرنے والوں کو بھی بخش دیتا ہے اور گنہگاروں کو بھی معاف فرمادیتا ہے۔'' یہ کہہ کر اس نے ہمیشہ کے لیے آنکھیں بند کرلیں۔ ہم سب نے مل کر اس کی قبر کو بند کر دیا اور اس پر مٹی درست کر کے واپس آ گئے۔'' (حکایات الصالحین ص ۷۸)

﴿16﴾ ایک امیر نوجوان کی توبہ

حضرت سَیِّدُنا صالح مری رَضِیَ اللہُ عَنْہ ایک محفل میں وعظ فرما رہے تھے۔ انہوں نے اپنے سامنے بیٹھنے والے ایک نوجوان کو کہا، ''کوئی آیت پڑھو۔'' تو اس نے یہ آیت پڑھ دی،

''وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ط مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ 0 ترجمۂ کنز الایمان: اور انہیں ڈراؤ اس نزدیک آنے والی آفت کے دن سے جب دل گلوں کے پاس آجائیں گے غم میں بھرے۔ اور ظالموں کا نہ کوئی دوست نہ کوئی سفارشی جس کا کہا مانا جائے۔''

(پ۲۴، المؤمن ۱۸)

یہ آیت سن کر آپ نے فرمایا، ''کوئی کیسے ظالم کا دوست یا مددگار ہو سکتا ہے؟

کیونکہ وہ تو اللہ تعالیٰ کی گرفت میں ہوگا۔ بے شک تم سرکشی کرنے والے گنہگاروں کو دیکھو گے کہ انہیں زنجیروں میں جکڑ کر جہنم کی طرف لے جایا جارہا ہوگا اور وہ برہنہ پاؤں ہوں گے، ان کے جسم بوجھل، چہرے سیاہ اور آنکھیں خوف سے نیلی ہوں گی۔'' وہ پکار کر کہیں گے،''ہم ہلاک ہو گئے! ہم برباد ہو گئے! ہمیں کیوں جکڑا گیا ہے، ہمیں کہاں لے جایا جارہا ہے اور ہمارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا؟'' فرشتے انہیں آگ کے کوڑوں سے ہانکیں گے، کبھی وہ منہ کے بل گریں گے اور کبھی انہیں گھسیٹ کر لے جایا جائے گا۔ جب رورو کر ان کے آنسو خشک ہو جائیں گے تو خون کے آنسو رونا شروع کر دیں گے، ان کے دل دہل جائیں گے اور حیران و پریشان ہوں گے۔ اگر کوئی انہیں دیکھ لے تو ان پر نگاہ نہ جما سکے گا، نہ دل کو سنبھال سکے گا اور یہ ہولناک منظر دیکھنے والے کے بدن پر لرزہ طاری ہو جائے گا۔''

یہ کہنے کے بعد حضرت سَیِّدُنا صالح مری رضی اللہ عنہ بہت روئے اور آہ بھر کر کہنے لگے،''افسوس! کیسا خوفناک منظر ہوگا۔'' یہ کہہ کر پھر رونے لگے اور ان کو روتا دیکھ کر لوگ بھی رونے لگے۔ اتنے میں ایک نوجوان کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا،''حضور! کیا یہ سارا منظر بروزِ قیامت ہوگا؟'' آپ نے جواب دیا،''ہاں! اور یہ منظر زیادہ طویل نہیں ہوگا کیونکہ جب انہیں جہنم میں ڈال دیا جائے گا تو ان کی آوازیں آنا بند ہو جائیں گی۔'' یہ سن کر نوجوان نے ایک چیخ ماری اور کہا،''افسوس! میں نے اپنی زندگی غفلت میں گزار دی، افسوس! میں کوتاہیوں کا شکار رہا، افسوس! میں اپنے پروردگار عزوجل کی اطاعت میں سستی کرتا رہا، آہ! میں نے اپنی زندگی ضائع کر دی۔'' اور رونے لگا۔ کچھ دیر بعد وہ کہنے لگا،''اے میرے رب عزوجل! میں اپنے گناہوں سے توبہ کرنے کے لئے تیری بارگاہ میں

حاضر ہوں، مجھے تیرے سوا کسی سے غرض نہیں، مجھ میں جو برائیاں ہیں انہیں معاف فرما کر مجھے قبول کر لے، میرے گناہ معاف کر دے، مجھ سمیت تمام حاضرین پر اپنا کرم وفضل فرما اور ہمیں اپنی سخاوت سے مالا مال کر دے، یاارحم الراحمین! میں نے گناہوں کی گٹھڑی تیرے سامنے رکھ دی ہے اور صدقِ دل سے تیرے سامنے حاضر ہوں، اگر تو مجھے قبول نہیں کرے گا تو میں ہلاک ہو جاؤں گا۔'' اتنا کہہ کر وہ نوجوان غش کھا کر گرا اور بے ہوش ہو گیا۔ اور چند دن بسترِ علالت پر گزار کر انتقال کر گیا۔

اس کے جنازے میں کثیر لوگ شامل ہوئے اور رو رو کر اس کے لئے دعائیں کی گئیں۔ حضرت سَیِّدُ نا صالح مری رضی اللہ عنہ اکثر اس کا ذکر اپنے وعظ میں کیا کرتے۔ ایک دن کسی نے اس نوجوان کو خواب میں دیکھا تو پوچھا، ''تمہارے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟'' تو اس نے جواب دیا، ''مجھے حضرت صالح مری رضی اللہ عنہ کی محفل سے برکتیں ملیں اور مجھے جنت میں داخل کر دیا گیا۔'' (کتاب التوابین، توبۃ فتی من الازدان، ص ۲۵۰۔۲۵۲)

﴿17﴾ ایک گائیکہ کی توبہ

بصرہ میں ایک انتہائی حسین وجمیل عورت رہا کرتی تھی۔ لوگ اسے شعوانہ کے نام سے جانتے تھے۔ ظاہری حسن وجمال کے ساتھ ساتھ اس کی آواز بھی بہت خوبصورت تھی۔ اپنی خوبصورت آواز کی وجہ سے وہ گائیکی اور نوحہ گری میں مشہور تھی۔ بصرہ شہر میں خوشی اور غمی کی کوئی مجلس اس کے بغیر ادھوری تصور کی جاتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ اس کے پاس بہت سا مال و دولت جمع ہو گیا تھا۔ بصرہ شہر میں فسق وفجور کے حوالے سے اس کی مثال دی جاتی تھی۔ اس کا رہن سہن امیرانہ تھا، وہ بیش قیمت لباس زیب تن کرتی اور گراں بہا زیورات سے بنی سنوری رہتی تھی۔

ایک دن وہ اپنی رومی اور ترکی کنیزوں کے ساتھ کہیں جارہی تھی ۔راستے میں اس کا گزر حضرت صالح المری علیہ الرحمۃ کے گھر کے قریب سے ہوا۔آپ اللہ عزّوجلّ کے برگزیدہ بندوں میں سے تھے ۔آپ باعمل عالم دین اور عابد وزاہد تھے۔آپ اپنے گھر میں لوگوں کو وعظ ارشادفرمایا کرتے تھے ۔آپ کے وعظ کی تاثیر سے لوگوں پر رقت طاری ہوجاتی اوروہ بڑی زورزور سے آہ وبکاءشروع کردیتے اوراللہ عزّوجلّ کے خوف سے ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑیاں لگ جاتیں ۔جب شعوانہ نامی وہ عورت وہاں سے گزرنے لگی تو اس نے گھر سے آہ وفغاں کی آوازیں سنیں ۔آوازیں سن کر اسے بہت غصہ آیا۔وہ اپنی کنیزوں سے کہنے لگی: ''تعجب کی بات ہے کہ یہاں نوحہ کیا جارہاہے اور مجھے اس کی خبر تک نہیں دی گئی ۔'' پھراس نے ایک خادمہ کو گھر کے حالات معلوم کرنے کے لیے اندر بھیج دیا۔وہ لونڈی اندر گئی اوراندر کے حالات دیکھ کراس پر بھی خداعزّوجلّ کا خوف طاری ہوگیااوروہ وہیں بیٹھ گئی ۔جب وہ واپس نہ آئی تو شعوانہ نے کافی انتظار کے بعد دوسری اور پھر تیسری لونڈی کو اندر بھیجا مگر وہ بھی واپس نہ لوٹیں ۔پھراس نے چوتھی خادمہ کو اندر بھیجا جو تھوڑی دیر بعد واپس لوٹ آئی اوراس نے بتایا کہ گھر میں کسی کے مرنے پر ماتم نہیں ہورہا بلکہ اپنے گناہوں پرآہ وبکاء کی جارہی ہے،لوگ اپنے گناہوں کی وجہ سے اللہ عزّوجلّ کے خوف سے رورہے ہیں ۔''

شعوانہ نے یہ سنا تو ہنس دی اوران کا مذاق اڑانے کی نیت سے گھر کے اندر داخل ہوگئی ۔لیکن قدرت کو کچھ اورہی منظور تھا۔جونہی وہ اندرداخل ہوئی اللہ عزّوجلّ نے اس کے دل کو پھیر دیا۔جب اس نے حضرت صالح المری علیہ الرحمۃ کو دیکھا تو دل میں

کہنے لگی: ''افسوس! میری تو ساری عمر ضائع ہوگئی، میں نے انمول زندگی گناہوں میں اکارت کر دی، وہ میرے گناہوں کو کیونکر معاف فرمائے گا؟'' انہی خیالات سے پریشان ہوکر اس نے حضرت صالح المری علیہ الرحمۃ سے پوچھا: ''اے امام المسلمین! کیا اللہ عزّوجلّ نافرمانوں اور سرکشوں کے گناہ بھی معاف فرما دیتا ہے؟'' آپ نے فرمایا: ''ہاں! یہ وعظ ونصیحت اور وعدے وعیدیں سب انہی کے لیے تو ہیں تاکہ وہ سیدھے راستے پر آ جائیں۔'' اس پر بھی اس کی تسلی نہ ہوئی تو وہ کہنے لگی: ''میرے گناہ تو آسمان کے ستاروں اور سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہیں۔'' آپ نے فرمایا: ''کوئی بات نہیں! اگر تیرے گناہ شعوانہ سے بھی زیادہ ہوں تو بھی اللہ عزّوجلّ معاف فرمادے گا۔'' یہ سن کر وہ چیخ پڑی اور رونا شروع کر دیا اور اتنا روئی کہ اس پر بے ہوشی طاری ہوگئی۔

تھوڑی دیر بعد جب اسے ہوش آیا تو کہنے لگی: ''حضرت! میں ہی وہ شعوانہ ہوں جس کے گناہوں کی مثالیں دی جاتی ہیں۔'' پھر اس نے اپنا قیمتی لباس اور گراں قدر زیور اتار کر پرانا سا لباس پہن لیا اور گناہوں سے کمایا ہوا سارا مال غرباء میں تقسیم کر دیا اور اپنے تمام غلام اور خادمائیں بھی آزاد کر دیں۔ پھر اپنے گھر میں مقید ہوکر بیٹھ گئی۔ اس کے بعد وہ شب وروز اللہ عزّوجلّ کی عبادت میں مصروف رہتی اور اپنے گناہوں پر روتی رہتی اور ان کی معافی مانگتی رہتی۔ رو رو کر رب عزّوجلّ کی بارگاہ میں التجائیں کرتی: ''اے توبہ کرنے والوں کو محبوب رکھنے والے اور گنہگاروں کو معاف فرمانے والے! مجھ پر رحم فرما، میں کمزور ہوں تیرے عذاب کی سختیوں کو برداشت نہیں کر سکتی، تو مجھے اپنے عذاب سے بچا لے اور مجھے اپنی زیارت سے مشرف فرما۔'' اس نے اسی حالت میں چالیس سال زندگی بسر کی اور انتقال کر گئی۔ (حکایات الصالحین ص ۴۷)

﴿18﴾ ایک وزیر کی توبہ

حضرت سیِّدُ نا جعفر بن حرب رضی اللہ عنہ پہلے پہل بہت مالدار شخص تھے اور اسی کے بل بوتے پر بادشاہ کے وزیر بھی بن گئے اور لوگوں پر ظلم وستم ڈھانا شروع کر دیا۔ایک دن آپ نے کسی کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا، ''**اَلَمۡ یَاۡنِ لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡ تَخۡشَعَ قُلُوۡبُھُمۡ لِذِکۡرِ اللّٰہِ** ط ترجمۂ کنزالایمان: کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ ان کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد (کے لئے)۔(پ۲۷،الحدید۱۶)

یہ سن کر آپ نے ایک چیخ ماری اور کہا، ''اے میرے رب عزوجل! کیوں نہیں؟'' آپ بار بار یہی کہتے جاتے اور روتے جاتے۔پھر اپنی سواری سے اتر کر اپنے کپڑے اتارے اور دریائے دجلہ میں چھپ گئے۔ایک شخص جو آپ کے حالات سے واقف تھا، دریائے دجلہ کے قریب سے گزرا تو آپ کو پانی میں کھڑے ہوئے پایا۔چنانچہ اس نے آپ کو ایک قمیض اور تہبند بھجوایا۔آپ نے ان کپڑوں سے اپنا بدن ڈھانپا اور پانی سے باہر نکل آئے۔لوگوں سے ظلماً لیا گیا مال واپس کر دیا اور بچ رہنے والا مال صدقہ کر دیا۔اس کے بعد آپ تحصیلِ علم اور عبادت میں مشغول ہو گئے، حتی کہ انتقال کر گئے۔

(کتاب التوابین، جعفر بن حرب، ص۱۶۳)

﴿19﴾ اژدھے سے بچنے والے کی توبہ

حضرت ذوالنون مصری علیہ الرحمۃ ایک روز نیل کے ساحل کی طرف تشریف لے گئے۔اس وقت آپ کسی گہری سوچ میں مگن تھے۔اچانک آپ نے ایک بہت بڑے بچھو کو تیزی کے ساتھ ساحل کی طرف جاتے دیکھا۔آپ اس کی طرف متوجہ ہو گئے اور اس کے پیچھے پیچھے پانی کے کنارے جا پہنچے۔آپ نے دیکھا کہ دریا میں سے ایک

مینڈک نکلا، بچھواس کی پیٹھ پر سوار ہوااور وہ مینڈک اسے لے کر دریا میں تیرنے لگااور دریاپار کر گیا۔حضرت ذوالنون مصری بھی ان کے پیچھے پیچھے دریا کے پار چلے گئے۔آپ جب دوسرے کنارے پر پہنچے تو بچھو مینڈک کی پیٹھ سے اتر کر ایک طرف کو چلنے لگا۔ تھوڑی دیر چلنے کے بعد وہ ایک درخت کے نیچے جا پہنچا۔آپ نے دیکھا کہ وہاں ایک نوجوان زمین پر مدہوش پڑا ہوا تھااور اس کے سینے پر ایک اژدھا اسے ڈسنے کے لیے اپنا پھن پھیلائے جھوم رہا تھا۔وہی بچھو تیزی کے ساتھ آیا اور اس اژدھے کو ڈنک مار دیا اور واپس چلا گیا۔اس کے ڈنک سے وہ اژدھا مر گیا۔

حضرت ذوالنون مصری علیہ الرحمۃ نے سوچا کہ یہ نوجوان کوئی عام آدمی نہیں ہے بلکہ اللہ عزوجل کا کوئی خاص بندہ ہے لہذا اس کی قدم بوسی کرنی چاہیے۔آپ اس کی قدم بوسی کے لیے اس کے قریب ہوئے تو اس کے پاس سے شراب کی بڑی سخت بد بو آئی۔آپ حیران ہو گئے کیونکہ وہ ایک شرابی آدمی تھا۔اتنے میں غیب سے آواز آئی : ''اے ذوالنون! حیران کیوں ہوتا ہے' یہ بھی ہمارا ہی بندہ ہے ،اگر اللہ عزوجل صرف نیکوکاروں ہی کی حفاظت فرمائے گا تو گنہگاروں کی حفاظت کون کرے گا ؟'' آپ اس بات سے وجد میں آ گئے اور کافی دیر تک وجد کی کیفیت میں یہ شعر پڑھتے رہے۔

ترجمہ:اے خوش نصیب سونے والے جس کی خود ربِ جہاں ہر طرف سے حفاظت فرمارہاہے اور تو تاریکی میں گناہوں میں متحرک رہتا ہے۔اس بادشاہ کی طرف سے آنکھیں کیونکر غافل ہو جاتیں جو تجھے ہر طرح کی نعمتوں کے فوائد عطا فرمارہاہے۔

جب سورج غروب ہونے لگا اور ساحل پر ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چلنے لگی تو اس نوجوان کے بدن میں حرکت پیدا ہوئی۔جب اس کا نشہ اترا تو اسے کچھ ہوش آ گیا۔

تھوڑی دیر بعد اس نے آنکھیں کھول دیں اور اپنے سامنے حضرت ذوالنون مصری علیہ الرحمۃ کو دیکھ کر شرمندہ ہوگیا اور خجالت سے پوچھنے لگا: ''اے قبلہ عالم! آپ یہاں کیسے؟'' آپ نے فرمایا: ''اسے چھوڑو، اپنے بارے میں بتاؤ، تم کون ہو؟'' اس نے کہا: ''آپ دیکھ ہی رہے ہیں میں شرابی آدمی ہوں۔'' آپ نے فرمایا: ''ادھر دیکھو۔'' جب اس نے مرے ہوئے اژدھے کو دیکھا تو اس کے بدن پر لرزہ طاری ہوگیا اور وہ خوف سے کانپنے لگا۔ آپ نے اسے ابتداء سے لے کر انتہا تک سارا واقعہ سنایا تو وہ رو پڑا اور اپنے منہ پر مٹی ملنے لگا اور کہنے لگا: ''اگر وہ ذات اپنے گناہگاروں کے ساتھ ایسا سلوک کرتی ہے تو نیکوکاروں کو کتنا نوازتی ہوگی۔''

یہ کہہ کر جنگل کی طرف چلا گیا اور سخت مجاہدوں میں مصروف ہوگیا۔ آخر کار ایک وقت ایسا آیا کہ اس کا شمار اللہ عزوجل کے مقبول بندوں میں ہونے لگا۔ اللہ عزوجل نے اس پر اتنا کرم فرمایا کہ اگر وہ دور سے بھی کسی بیمار کو دم کر دیتا تو اللہ عزوجل اسے شفا عطا فرما دیتا۔ (حکایات الصالحین ص۷۲)

﴿20﴾ ایک عاشق کی توبہ

حضرت سیدنا عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمۃ کی توبہ کے بارے میں منقول ہے کہ ''آپ ایک عورت پر اس قدر فریفتہ ہوگئے کہ کسی پل چین ہی نہ آتا تھا۔ ایک مرتبہ سردیوں کی ایک طویل رات میں صبح تک اس کے مکان کے سامنے انتظار میں کھڑے رہے۔ حتی کہ فجر کا وقت ہوگیا تو آپ کو شدید ندامت ہوئی کہ ''میں مفت میں ایک مخلوق کی خاطر اتنا انتظار کرتا رہا، اگر میں یہ رات عبادت میں گزارتا تو اس سے لاکھ درجے اچھا تھا۔'' چنانچہ آپ نے فوراً توبہ کی اور عبادتِ الٰہی عزوجل میں مصروف ہوگئے۔ (تذکرۃ الاولیاء، ج۱، ص۱۶۶)

﴿21﴾ ایک رئیس کی توبہ

ایک رئیس، حضرت سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ سے قلبی عناد رکھتا تھا اور (معاذ اللہ عزوجل) آپ کو یہودی تک کہہ جایا کرتا تھا۔امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ نے ایک مرتبہ اس سے فرمایا،''میں تیری بیٹی کی شادی ایک یہودی کے ساتھ کرنا چاہتا ہوں۔'' یہ سن کراس نے غصے سے کہا،'' آپ مسلمانوں کے امام ہوکرایسی بات کرتے ہیں؟ میں تو ایسی شادی کو قطعاً حرام تصور کرتا ہوں۔'' آپ نے فرمایا،'' تیرے حرام جاننے سے کیا فرق پڑتا ہے جبکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو صاحبزادیاں (معاذ اللہ عزوجل) ایک ''یہودی'' کے نکاح میں دے دیں؟'' وہ رئیس آپ رضی اللہ عنہ کا اشارہ سمجھ گیا اور توبہ کر کے اپنے برے خیالات سے باز آ گیا۔(تذکرۃ الاولیاء، باب ھیجدہم، ذکر ابوحنیفہ، ص،۱۸۹)

﴿22﴾ ایک پڑوسی کی توبہ

حضرت سیدنا عبداللہ بن رجاء علیہ الرحمۃ بیان کرتے ہیں کہ کوفہ میں امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کے پڑوس میں ایک موچی رہتا تھا جو تمام دن تو محنت مزدوری کرتا اور رات گئے گھر میں مچھلی یا گوشت لے کر آتا پھر اسے بھون کر کھاتا۔اس کے بعد شراب پیتا جب شراب کے نشے میں دھت ہو جاتا تو خوب اودھم مچاتا اور شور کرتا۔اس طرح رات گئے تک سلسلہ رہتا یہاں تک کہ اسے نیند گھیر لیتی۔

کروڑوں حنفیوں کے عظیم پیشوا حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کو اس شوروغل سے بے حد تکلیف ہوتی لیکن آپ تمام رات نماز میں مشغول رہتے۔ایک رات اس ہمسایہ موچی کی آواز نہ سنی۔صبح کو اس کے بارے میں استفسار فرمایا تو آپ کو بتایا گیا کہ کل رات اس کو سپاہیوں نے پکڑ لیا ہے اور وہ قید میں ہے۔امام اعظم علیہ

الرحمۃ نے نماز فجر ادا کی اور اپنی سواری پر سوار ہو کر خلیفہ کے پاس پہنچے اور اپنے آنے کی خلیفہ کو اطلاع بھجوائی۔خلیفہ نے حکم دیا،آپ علیہ الرحمۃ کی سواری کی لگام تھام کر نہایت ہی احترام کے ساتھ فرش شاہی تک لے آؤ اور آپ علیہ الرحمۃ کو سواری سے نہ اترنے دیا جائے۔سپاہیوں نے ایسا ہی کیا۔خلیفہ نے دریافت کیا:''کیا حکم ہے؟'' آپ علیہ الرحمۃ نے فرمایا:''میرا ایک ہمسایہ موچی تھا جسے کل رات سپاہیوں نے پکڑ لیا ہے اُس کی آزادی کا حُکم فرمایئے۔''خلیفہ نے فرمان جاری کر دیا کہ اُس موچی کو فوراً رِہا کر دو اور ہر اُس قَیدی کو بھی رِہا کر دو جو آج کے دن پکڑا گیا ہے۔چنانچہ سب کو آزاد کر دیا گیا۔

پھر امام اعظم علیہ الرحمۃ سواری پر سوار ہو کر چل دیئے۔وہ ہمسایہ ان کے پیچھے پیچھے چلنے لگا تو امام اعظم علیہ الرحمۃ نے پوچھا:''اے نوجوان ! کیا ہم نے تمہیں کوئی تکلیف دی ؟'' اس نے عرض کی :''نہیں بلکہ آپ نے تو میری مدد فرمائی اور میری سفارش فرمائی ، اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی بہتر جزاء عطا فرمائے کہ آپ نے ہمسائے کی حرمت اور حق کی رعایت فرمائی۔''اس کے بعد اس شخص نے توبہ کر لی اور گناہوں سے باز آ گیا۔(فیضان سنت ص۳۶۰ بحوالہ مناقب سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ)

﴿23﴾ اپنی جان پر ظلم کرنے والے نوجوان کی توبہ

حضرت سیدنا ابراہیم بن ادھم علیہ الرحمۃ کی خدمت میں ایک نوجوان حاضر ہوا اور کہنے لگا،''میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے، مجھے کچھ نصیحت ارشاد فرمائیں جو مجھے گناہوں کو چھوڑنے میں معاون ہو۔'' آپ نے ارشاد فرمایا کہ،''اگر تم پانچ خصلتوں کو اپنا لو تو گناہ تمہیں کوئی نقصان نہ دیں گے اور ان کی لذت ختم ہو جائے گی۔'' اس نے آمادگی کا اظہار کیا تو آپ علیہ الرحمۃ نے فرمایا،

''پہلی بات یہ ہے کہ جب تم گناہ کا ارادہ کرو تو اللہ تعالیٰ کا رزق مت کھاؤ۔''
وہ نوجوان بولا،''پھر میں کھاؤں گا کہاں سے؟ کیونکہ دنیا میں تو ہر شے اللہ عزوجل کی عطا کردہ ہے۔'' آپ نے فرمایا،''کیا یہ اچھا لگے گا کہ تم رب تعالیٰ کا رزق بھی کھاؤ اور اس کی نافرمانی بھی کرو؟''اس نوجوان نے کہا،''نہیں اور کیا، دوسری بات بیان فرمایئے۔''

آپ نے فرمایا،''دوسری بات یہ ہے کہ جب تم کوئی گناہ کرنے لگو تو اللہ عزوجل کے ملک سے باہر نکل جاؤ۔'' وہ کہنے لگا،''یہ تو پہلی بات سے بھی مشکل ہے کہ مشرق سے مغرب تک اللہ عزوجل ہی کی مملکت ہے۔'' آپ نے ارشاد فرمایا،''تو کیا یہ مناسب ہے کہ جس کا رزق کھاؤ یا جس کے ملک میں رہو، اس کی نافرمانی بھی کرو؟''نوجوان نے نفی میں سر ہلایا اور کہا،''تیسری بات بیان فرمائیں۔''

آپ نے ارشاد فرمایا،''تیسری بات یہ ہے کہ جب تم کوئی گناہ کرو تو ایسی جگہ کرو جہاں تمہیں کوئی نہ دیکھ رہا ہو۔''اس نے کہا،''حضور! یہ کیسے ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ تو ہر بات کا جاننے والا ہے کوئی اس سے کیسے چھپ سکتا ہے؟''تو آپ نے فرمایا،''تو کیا یہ اچھا لگے گا کہ تم اس کا رزق بھی کھاؤ، اس کی مملکت میں بھی رہو اور پھر اسی کے سامنے اس کی نافرمانی بھی کرو؟''نوجوان نے کہا،''نہیں، چوتھی بات بیان فرمائیں۔''

آپ نے فرمایا،''چوتھی بات یہ ہے کہ جب ملک الموت علیہ السلام تمہاری روح قبض کرنے تشریف لائیں تو ان سے کہنا،'' کچھ دیر کے لئے ٹھہر جائیں تاکہ میں توبہ کر کے چند اچھے اعمال کرلوں۔''اس نے کہا،''یہ تو ممکن ہی نہیں ہے کہ وہ اس مطالبے کو مان لیں۔''تو آپ نے ارشاد فرمایا،''جب تم جانتے ہو کہ موت یقینی ہے اور اس سے بچنا ممکن نہیں تو چھٹکارے کی توقع کیسے کرسکتے ہو؟''اس نے عرض کی،''پانچویں بات ارشاد فرمائیں۔''

آپ نے فرمایا، ''پانچویں بات یہ ہے کہ جب زبانیہ آئے اور تجھے جہنم کی طرف لے جایا جائے تو مت جانا۔'' اس نے عرض کی، ''وہ نہیں مانیں گے اور نہ مجھے چھوڑیں گے۔'' تو آپ نے ارشاد فرمایا، ''تو پھر تم نجات کی امید کیسے رکھ سکتے ہو؟''

وہ نوجوان پکار اٹھا، ''مجھے یہ نصیحت کافی ہے، اب میں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔'' اس کے بعد وہ نوجوان مرتے دم تک عبادت میں مشغول رہا۔ (کتاب التوابین، توبۃ شاب مسرف علی نفسہ، ص ۲۸۵)

﴿24﴾ فاحشہ عورت کے عشق میں مبتلاء نوجوان کی توبہ

مروی ہے کہ بنی اسرائیل میں دو دوست تھے۔ یہ دونوں ایک پہاڑ پر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ان میں سے ایک شہر میں کچھ خریدنے آیا تو اس کی نگاہ ایک فاحشہ عورت پر پڑ گئی اور وہ اس کے عشق میں گرفتار ہو گیا اور اس کی مجلس اختیار کر لی۔ جب کچھ روز گزر گئے اور وہ واپس نہ آیا تو دوسرا دوست اسے تلاش کرتا ہوا شہر میں پہنچا، معلومات کرنے پر اس کے بارے میں سب کچھ جان گیا۔

یہ اس سے ملنے پہنچا تو عاشق دوست نے شرمندہ ہو کر کہا کہ ''میں تو تجھے جانتا ہی نہیں۔'' اس نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا، ''پیارے بھائی! دل کو اس کام میں مشغول نہ کر، میرے دل میں جس قدر شفقت آج پیدا ہوئی ہے پہلے کبھی نہ ہوئی تھی۔'' یہ کہہ کر اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔ گناہ گار دوست نے جب اس کی طرف سے محبت کا یہ مظاہرہ دیکھا تو جان لیا کہ ''میں اس کی نگاہوں سے گرا نہیں ہوں۔'' پس فوراً طوائف کی محفل سے اٹھا، توبہ کی اور اس کے ساتھ واپس آ گیا۔

(کیمیائے سعادت، رکن دوم۔ در معاملات اصل چہارم، پیدا کردن حقوق دوستی، ج۱، ص ۳۸۱)

﴿25﴾ ایک ہاشمی نوجوان کی توبہ

بنو امیہ کا حسین وجمیل نوجوان موسیٰ بن محمد بن سلیمان ہاشمی اپنے عیش و عشرت، خوش لباسی اور خوبصورت کنیزوں اور غلاموں کے جھرمٹ میں زندگی بسر کرنے کا عادی تھا۔ انواع واقسام کے کھانوں سے اس کا دستر خوان ہمہ وقت لبریز رہتا۔ زرق برق ملبوسات میں لپٹا، مجلسِ طرب سجائے، ساری ساری رات غم وآلامِ دنیا سے بے خبر پڑا رہتا۔ ایک سال میں تین لاکھ تین ہزار دینار کی آمدنی تھی، جسے مکمل طور پر اپنی عیاشیوں میں خرچ کر دیتا۔ اس نے شارع عام پر نہایت بلند وبالا خوبصورت محل بنوا رکھا تھا۔ اپنے محل میں بیٹھا کبھی تو وسیع گزر گاہوں کی رونقوں سے محظوظ ہوتا اور کبھی پچھلی جانب واقع شاندار باغ میں مجلسِ طرب سجاتا۔ محل میں ہاتھی دانت کا بنا ہوا ایک قبہ تھا، جس میں چاندی کی کیلیں تھیں۔ اس کے بیچ میں ایک قیمتی تخت خاص شہزادے کے بیٹھنے کے لئے بنایا گیا تھا۔ موسیٰ اس پر شان وشوکت کے ساتھ بیٹھتا، اردگرد دوست احباب کی نشستیں ہوتیں۔ پشت پر خدام وغلام باادب کھڑے ہوتے۔ قبے کے باہر گانے والوں کے بیٹھنے کی جگہ تھی، جہاں سے وہ نغمہ وسرور کے ذریعے اس کا اور اس کے دوستوں کا دل بہلاتے۔ کبھی خوبصورت گانے والیاں بھی رونقِ مجلس بڑھاتیں۔ رات ڈھلے عیش و عشرت سے تھک کر کنیزوں میں سے جس کے ہمراہ چاہتا شب باشی کرتا۔ دن کو شطرنج کی بساطیں جمتیں۔ کبھی بھولے سے بھی اس کی مجلس میں موت یا غم وآلام کا تذکرہ نہ چھڑتا۔ اسی عالمِ سرمستی وشباب میں ستائیس سال گزر گئے۔

ایک رات وہ اسی طرح عیش وعشرت میں محو تھا کہ یکا یک ایک دردناک چیخ کی آواز ابھری، جو گانے والوں کی آواز کے مشابہ تھی۔ اس آواز کا کانوں سے ٹکرانا تھا

کہ محفل پر سناٹا چھا گیا۔موسیٰ نے قبے سے سر نکالا اور آواز کا تعاقب کرنے لگا۔شراب و شباب کا یہ رسیا، اس کرب ناک آواز کی تلخی کو برداشت نہ کر سکا۔غلاموں کو حکم دیا کہ اس شخص کو تلاش کرو اور میرے پاس لاؤ۔غلام و خدام محل سے باہر نکلے، انھیں قریبی مسجد میں ایک کمزور، لاغر اور نحیف و نازار نوجوان ملا، جس کا بدن ہڈیوں کا پنجر بن چکا تھا، رنگ زرد، لب خشک، بال پریشاں، دو پھٹی چادروں میں لپٹا ربِ کائنات کے حضور مناجات کر رہا تھا۔خادموں نے اسے ہاتھ پاؤں سے پکڑا اور موسیٰ کے سامنے حاضر کر دیا۔موسیٰ نے اس سے تکلیف کا سبب پوچھا۔نوجوان نے کہا دراصل میں قرآنِ پاک کی تلاوت کر رہا تھا، دورانِ تلاوت ایک مقام ایسا آیا کہ اس نے مجھے بے حال کر دیا۔موسیٰ نے کہا ''وہ کون سی آیات تھیں میں بھی تو سنوں۔'' نوجوان نے تعوذ وتسمیہ کے بعد یہ آیات تلاوت کیں، ''**اِنَّ الْاَبْـرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ 0 عَـلَی الْاَرَآئِکِ یَنْظُرُوْنَ 0 تَـعْـرِفُ فِیْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِیْمِ 0 یُسْـقَوْنَ مِنْ رَّحِیْقٍ مَّخْتُوْمٍ 0 خِتٰمُهٗ مِسْکٌ وَّ فِیْ ذٰلِکَ فَلْیَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ 0 وَ مِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِیْمٍ 0 عَیْنًا یَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ 0** ترجمہ: بے شک نکوکار ضرور چین میں ہیں تختوں پر دیکھتے ہیں تو ان کے چہروں میں چین کی تازگی پہچانے، نتھری شراب پلائے جائیں گے جو مُہر کی ہوئی رکھی ہے اس کی مہر مشک پر ہے اور اسی پر چاہیۓ کہ للچائیں للچانے والے اور اس کی ملونی تسنیم سے ہے وہ چشمہ جس سے مقربانِ بارگاہ پیتے ہیں۔(پ۳۰، المطففین: ۲۲۔۲۸)

تلاوت کرنے کے بعد نوجوان نے کہا ''اے فریب خوردہ! بھلا وہ نعمتیں کہاں اور تیری یہ مجلس کہاں؟ جنتی تخت کچھ اور ہی ہوگا، اس پر نرم و نازک بستر ہوں گے، جن کے استر استبرق کے ہوں گے۔سبز قالینوں اور بستروں پر ٹیک لگائے لوگ آرام

کرتے ہوں گے۔ وہاں دو نہریں ساتھ ساتھ بہتی ہیں، وہاں ہر پھل کی دو قسمیں ہیں۔ وہاں کے میوے کبھی ختم نہ ہوں گے اور نہ ان سے جنتیوں کو کوئی روکنے والا ہو گا۔ اہلِ جنت، جنت کے پسندیدہ عیش میں ہمیشہ رہیں گے، وہاں انھیں کوئی ناگوار بات سنائی نہ دے گی۔ وہاں اونچے اونچے تختوں کے اردگرد چمک دار آب خورے قطار سے رکھے ہوں گے۔ یہ تمام نعمتیں اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بندوں کے لئے ہوں گی۔ اور کافروں کے لئے کیا ہوگا؟ ان کے لئے آگ ہی آگ ہوگی، آگ بھی ایسی کہ کبھی سرد نہ ہونے والی، کافر اس میں ہمیشہ رہیں گے ان کا عذاب کبھی موقوف نہ ہوگا، وہ اس میں اوندھے منہ پڑے ہوں گے اور جب انھیں سر کے بل گھسیٹا جائے گا تو کہا جائے گا ''لو یہ عذاب چکھو۔''

ان پُر اثر کلمات کے باعث موسیٰ کے دل کی دنیا میں انقلاب برپا ہو گیا، بے اختیاری میں تخت سے اترا اور اس نوجوان سے لپٹ کر رو پڑا، پھر تمام خدام و غلام وکنیزوں کو رخصت کر کے نوجوان کو ساتھ لئے گھر کے اندرونی حصے میں چلا گیا اور ایک بوریئے پر بیٹھ کر اپنی جوانی کے ضائع ہونے پر خود کو ملامت کرنے لگا۔ نوجوان اسے دلاسا دیتا اور اللہ تعالیٰ کی ستاری وغفاری یاد دلاتا رہا۔ اسی عالم میں پوری رات گزر گئی۔ جب صبح ہوئی تو موسیٰ نے سچی توبہ کی، تازہ غسل کیا اور نوجوان کے ساتھ مسجد میں داخل ہوا، عبادتِ الٰہیہ کو اپنا مقصد بنا لیا۔ (روض الریاحین، ص۱۲۲)

﴿26﴾ لہوولعب میں مشغول شخص کی توبہ

حضرت ابو ہاشم صوفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے بصرہ جانے کا ارادہ کیا اور ایک کشتی میں سوار ہونے کے لئے بڑھا۔ اس کشتی میں ایک مرد تھا جس کے ہمراہ اس کی کنیز تھی۔ اس مرد نے مجھ سے کہا: ''کشتی میں جگہ نہیں ہے۔'' کنیز نے اس

سے میری سفارش کی تو اس نے مجھے بھی کشتی میں سوار کرلیا۔ جب ہم کچھ آگے بڑھے تو مرد نے کھانا منگوایا اور اپنے سامنے رکھ لیا۔ کنیز نے اس سے کہا: ''اس مسکین کو بھی اپنے کھانے میں شریک کرلو۔'' چنانچہ اس نے مجھے بھی کھانے میں شریک کرلیا۔ جب ہم کھانا کھا چکے تو وہ کنیز سے کہنے لگا: ''شراب لاؤ۔'' جب وہ شراب لائی تو وہ اسے پینے لگا۔ اس نے کنیز سے مجھے بھی شراب پلانے کو کہا لیکن میں نے منع کر دیا۔ جب وہ شخص نشے سے چُور ہو گیا تو اس نے کنیز سے کہا: ''اپنے ساز لے آؤ۔'' کنیز نے ساز سنبھالا اور گانا گانے لگی۔ پھر وہ شخص میری طرف متوجہ ہوا اور کہا: ''کیا تمہارے پاس اس (گانے) جیسا کچھ ہے؟'' میں نے جواب دیا: ''ہاں! میرے پاس وہ ہے جو اس سے کہیں زیادہ بہتر اور بھلا ہے۔'' اس نے کہا: ''سناؤ۔'' میں نے اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم پڑھنے کے بعد یہ آیات تلاوت کیں: ''**اِذَا الشَّمۡسُ كُوِّرَتۡ ۝ وَاِذَا النُّجُوۡمُ انۡكَدَرَتۡ ۝ وَاِذَا الۡجِبَالُ سُيِّرَتۡ ۝** ترجمہ کنزالایمان: جب دھوپ لپیٹی جائے اور جب تارے جھڑ پڑیں اور جب پہاڑ چلائے جائیں۔ (پ۳۰، التکویر:۱تا۳)

ان آیات کو سن کر وہ شخص رونے لگا جب میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر پہنچا: ''**وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتۡ ۝** (ترجمۂ کنزالایمان: اور جب نامۂ اعمال کھولے جائیں'' (پ۳۰، التکویر:۱۰)'' تو وہ کہنے لگا: ''اے کنیز! میں تجھے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے آزاد کرتا ہوں، اس شراب کو بہا دو اور ساز توڑ ڈالو۔'' پھر اس نے مجھے قریب بلایا اور کہنے لگا: ''میرے بھائی! تم کیا کہتے ہو، کیا اللہ تعالیٰ میری توبہ قبول فرمالے گا؟'' میں نے جواب میں یہ آیت پڑھ دی: ''**اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيۡنَ وَيُحِبُّ الۡمُتَطَهِّرِيۡنَ ۝** ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ پسند کرتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے

ستھروں کو۔(پ۲،البقرہ:۲۲۲)'' (یہ سن کراس نے توبہ کرلی)۔
(درۃ الناصحین،المجلس الخامس والخمسون فی فضیلۃ التوبۃ،ص۲۱۶۔۲۱۷)

﴿27﴾ نصرانی طبیب کی توبہ

حضرت سیّدُنا شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ بہت بیمار ہوگئے۔لوگ آپ کو علاج کے لئے ایک شفاء خانے لے گئے۔شفاء خانے میں بغداد کے وزیر علی بن عیسیٰ نے آپ کی حالت دیکھی تو فوراً بادشاہ سے رابطہ کیا کہ کوئی تجربہ کار معالج بھیجئے۔بادشاہ نے ایک طبیبِ حاذق کو بھیج دیا جو اپنے فن میں بہت ماہر تھا لیکن اس کا مذہب نصرانی تھا۔اس نے شیخ کے علاج کے لئے سرتوڑ کوششیں کیں لیکن آپ کو شفاء نہ ہوئی۔ایک دن طبیب کہنے لگا،''اگر مجھے معلوم ہوجائے کہ میرے پارۂ گوشت سے آپ کو شفاء مل جائے گی تو اپنے بدن کا گوشت کاٹ کر دینا بھی مجھ پر کچھ گراں نہ ہوتا۔''

یہ سن کر شیخ شبلی علیہ الرحمۃ نے فرمایا،''میرا علاج اس سے بھی کم میں ہوسکتا ہے۔'' طبیب نے دریافت کیا،''وہ کیا؟'' ارشاد فرمایا،''زنّار(عیسائیوں کی مذہبی علامت)توڑ دے اور مسلمان ہوجا۔'' یہ سن کر اس نے عیسائیت سے توبہ کرلی اور مسلمان ہوگیا اور اس کے مسلمان ہونے پر شیخ شبلی علیہ الرحمۃ بھی تندرست ہوگئے۔(روض الریاحین ص۲۷۱)

﴿28﴾ ایک عاشق کی توبہ

حضرت سیدنا ابوحفص حداد علیہ الرحمۃ ابتداء میں ایک لونڈی پر عاشق ہوکر اپنے صبر وقرار کو کھو بیٹھے۔کسی نے آپکو بتایا کہ''فلاں علاقے میں ایک یہودی رہتا ہے، وہ بہترین جادو جانتا ہے، وہ یقیناً تم کو تمہاری محبوبہ سے ملا دے گا۔'' آپ فوراً اس یہودی کے پاس پہنچے اور اس سے اپنا تمام حال بیان کیا۔اس یہودی نے کہا کہ''تمہارا کام ہو

جائے گا لیکن اس کی شرط یہ ہے کہ تم چالیس دن تک کسی بھی قسم کا نیک عمل نہیں کرو گے، پہلے اس پر عمل کرو پھر میرے پاس آنا۔''

آپ نے اس شرط کو قبول کرلیا اور چالیس دن حسبِ شرط گزارنے کے بعد آپ اس کے پاس پہنچ گئے۔اس نے جادو کرنا شروع کیا، لیکن اس کا کوئی اثر مرتب نہ ہوا۔کئی مرتبہ کوشش کرنے کے بعد اس نے کہا کہ ''ہو نہ ہو، تم نے ان چالیس دنوں میں کوئی نہ کوئی نیکی ضرور کی ہے، ورنہ میرا جادو کبھی ناکام نہ جاتا۔'' آپ نے فرمایا ''ویسے تو مجھے کوئی قابل ذکر چیز یاد نہیں، ہاں ایک دن راستے میں پڑے ہوئے پتھر کو اس خیال سے ایک طرف کر دیا تھا کہ کوئی مسلمان بھائی اس سے ٹکرا کر زخمی نہ ہو جائے۔'' یہ سن کر اس جادوگر نے کہا ''کس قدر افسوس کی بات ہے کہ آپ اس پروردگار کی عبادت کو چھوڑ بیٹھے ہیں کہ جس نے آپ کے ایک معمولی سے عمل کو وہ شرف قبولیت بخشا کہ میرا جادو مکمل طور پر ناکام ہو گیا؟'' اس بات سے آپ کے دل میں ایک آگ سی لگ گئی، فوراً توبہ کی اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو کر کچھ ہی عرصہ میں درجہ ولایت پر فائز ہو گئے۔ (تذکرۃ الاولیاء، باب سی و ھشتم، ذکر ابوحفص حداد، ج۱، ص ۲۷۶)

﴿29﴾ ساز بجانے والے نوجوان کی توبہ

ایک مرتبہ حضرت سیدنا بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ قبرستان میں حاضری دے کر واپس لوٹ رہے تھے کہ راستے میں ایک نوجوان پر نظر پڑی جو بربط (ساز کا آلہ) بجا رہا تھا۔آپ نے اسے دیکھ کر ''لا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم'' پڑھا تو وہ نوجوان طیش میں آ گیا اور بربط کو اس زور سے آپ کے سر پر دے مارا کہ آپ کا سر مبارک زخمی ہو گیا اور وہ بربط بھی ٹوٹ گیا۔آپ اس نوجوان کو کچھ کہے بغیر وہاں سے

چلے آئے۔ گھر پہنچ کر آپ نے اپنے غلام کے ذریعے بربط کی قیمت اور حلوا بھیجا اور ساتھ ہی یہ پیغام بھی دیا کہ اس رقم سے دوسرا بربط خرید لو اور چونکہ میری وجہ سے تمہارا بربط ٹوٹ گیا تھا جس سے تمہارا دل رنجیدہ ہوا ہو تو حلوا کھالو تاکہ تمہارا صدمہ ختم ہو جائے۔ وہ نوجوان آپ کے اس حسنِ اخلاق سے ایسا متأثر ہوا کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر تائب ہو گیا۔ (تذکرۃ الاولیاء، باب چہاردہم، باب یزید بسطامی، ج ۱، ص ۱۳۷۔۱۳۸)

﴿30﴾ عورت سے زیادتی کرنے والے کی توبہ

مروی ہے کہ ایک شخص کا گزر کسی حسین ترین عورت کے پاس سے ہوا۔ اس پر نگاہ پڑتے ہی اس کے دل میں برائی کا ارادہ پیدا ہو گیا وہ اس کے پاس گیا اور اپنے ارادے کا اظہار کیا۔ عورت نے کہا، ''جو کچھ تو نے دیکھا ہے اس کے دھوکے میں نہ پڑ، ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔'' لیکن مرد پر شیطان سوار رہا حتی کہ اس نے زبردستی عورت پر قابو پا لیا۔ عورت کے ایک طرف آگ کے انگارے پڑے ہوئے تھے اس نے ان پر اپنا ہاتھ رکھ دیا حتی کہ وہ جل کر کوئلہ ہو گیا۔ جب مرد گناہ سے فارغ ہوا تو اس نے حیرت وتعجب سے پوچھا: ''یہ تو نے اپنا ہاتھ کس لیے جلا ڈالا؟'' عورت نے کہا: ''جب تو نے زبردستی مجھ پر قابو پا لیا تو میں ڈر گئی کہ لذتِ گناہ میں کہیں میں بھی تیری شریک نہ ہو جاؤں اور اس کی وجہ سے مجھے بھی گنہگار ٹھہرا دیا جائے، پس اسی وجہ سے میں نے اپنا ہاتھ جلانا مناسب خیال کیا۔''

مرد یہ بات سن کر شرم سے پانی پانی ہو گیا اور اس نے انتہائی ندامت میں مبتلاء ہوتے ہوئے کہا، ''اگر یہ بات ہے تو اللہ عزوجل کی قسم! میں بھی آئندہ کبھی بھی اپنے رب عزوجل کی نافرمانی نہیں کروں گا۔'' پھر اس نے اپنے تمام گناہوں سے توبہ کی اور اللہ تعالی

کی عبادت میں مشغول ہوگیا۔(ذم الھوی،ص۲۱۹)

﴿31﴾ ایک فاسق وفاجر شخص کی توبہ

حضرت عتبہ نوجوان تھے اور (توبہ سے پہلے) فسق وفجور اور شراب نوشی میں مشہور تھے۔ایک دن حضرت سیدنا حسن بصری علیہ الرحمۃ کی مجلس میں آئے۔حضرت سیدنا حسن بصری علیہ الرحمۃ اس آیت کی تفسیر کررہے تھے:

''اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ ط

ترجمۂ کنزالایمان: کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ ان کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد (کے لئے)۔(پ۲۷،الحدید۱۶)

آپ نے اس قدر مؤثر وعظ فرمایا کہ لوگوں پر گریہ طاری ہوگیا۔ایک نوجوان کھڑا ہوا اور یہ کہنے لگا:''اے نیک آدمی! کیا اللہ تعالی مجھ جیسے فاسق وفاجر کی توبہ قبول کرے گا جب میں توبہ کروں۔'' شیخ نے فرمایا: تیرے فسق وفجور کے باوجود اللہ تعالی تیری توبہ قبول کرے گا۔جب عتبہ نے یہ بات سنی تو اس کا چہرہ زرد پڑ گیا اور سارا بدن کانپنے لگا، چلایا اور غش کھا کر گر پڑا اور یہ اشعار پڑھے

اَیَا شَابًا لِرَبِّ الْعَرْشِ عَاصِیُ
اَتَدْرِیُ مَاجَزَاءُ ذِوِی الْمَعَاصِیُ

اے عرش والے کی نافرمانی کرنے والے نوجوان کیا تُو جانتا ہے کہ گنہگاروں کی سزا کیا ہے؟

سَعِیْرٌ لِلْعُصَاةِ لَهَا زَفِیْرٌ
وَغَیْظٌ یَوْمٍ یُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیُ

نافرمانوں کے لیے جہنم ہے جس میں گرج ہوگی اور جس دن پیشانیوں سے پکڑے جائیں گے، اس دن غضب ہوگا۔

فَاِنْ تَصْبِرْ عَلَی النِّیْرَانِ فَاعْصِہٖ
وَاِلَّا کُنْ عَنِ الْعِصْیَانِ قَاصِیْ

پس اگر تو آگ پر صبر کر سکے، تو نافرمانی کر، ورنہ نافرمانی سے دور ہو جا۔

وَفِیْمَا قَدْ کَسَبْتَ مِنَ الْخَطَایَا
رَھِنْتَ النَّفْسَ فَاجْھَدْفِی الْخَلَاصِیْ

تو نے گناہ کس لیے کئے ہیں، تو نے اپنے آپ کو پھنسا دیا، اب نجات کے لیے کوشش کر۔

عتبہ کی چیخ نکل گئی اور غش کھا کر گر پڑا۔ جب افاقہ ہوا، تو کہنے لگا: ''اے شیخ! کیا میرے جیسے کمینے کی توبہ بھی رب رحیم قبول فرمائے گا۔'' شیخ نے فرمایا: ''بدنصیب بندے کی توبہ اور معافی رب تعالی قبول فرماتا ہے۔'' پھر حضرت عتبہ علیہ الرحمۃ نے سر اٹھایا اور تین دعائیں کیں:

{1} اے میرے اللہ! اگر تو نے میری توبہ قبول کر لی اور میرے گناہ معاف فرما دیے تو مجھے فہم و یاداشت عطا کر، مجھے عزت عطا فرما کہ علوم دین اور قرآن مجید سے جو سنوں حفظ کرلوں۔

{2} اے اللہ! مجھے حسنِ آواز کا اعزاز عطا فرما، جو بھی میری قرأت سنے اگر وہ سنگ دل ہو تو اس کا دل نرم ہو جائے۔

{3} اے اللہ! رزق حلال کا اعزاز عطا فرما، وہاں سے روزی عطا فرما کہ مجھے اس کا

گمان بھی نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ نے ان کی تمام دعائیں قبول فرمائیں۔ان کا فہم تیز ہوگیا، جب وہ قرآن مجید کی تلاوت کرتے، تو ہر سننے والا تائب ہوجاتا،ان کے گھر میں روزانہ سالن کا ایک پیالہ اور دو روٹیاں رکھی ہوتیں اور پتا نہیں چلتا تھا کہ کون رکھ جاتا ہے۔اسی حالت میں آپ کا انتقال ہوگیا۔(مکاشفۃ القلوب، الباب الثامن فی التوبۃ، ص ۲۸۔۲۹)

﴿32﴾ بنی اسرائیل کے نوجوان کی توبہ

بنی اسرائیل میں ایک جوان تھا جس نے بیس سال تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی، پھر بیس سال تک نافرمانی کی۔پھر آئینہ دیکھا تو داڑھی میں بال سفید تھے۔وہ غم زدہ ہوگیا اور کہنے لگا: ''اے میرے خدا! میں نے بیس سال تک تیری عبادت کی اور بیس سال تک تیری نافرمانی کی اگر میں تیری طرف آؤں تو کیا میری توبہ قبول ہوگی؟''اس نے کسی کہنے والے کی آواز سنی: ''تم نے ہم سے محبت کی ہم نے تم سے محبت کی، پھر تو نے ہمیں چھوڑ دیا اور ہم نے بھی تجھے چھوڑ دیا تو نے ہماری نافرمانی کی اور ہم نے تجھے مہلت دی اور اگر تُو توبہ کرکے ہماری طرف آئے گا تو ہم تیری توبہ قبول کریں گے۔''

(مکاشفۃ القلوب، الباب السابع عشر فی بیان الامانۃ والتوبۃ، ص۶۲)

﴿33﴾ توبہ پر قائم نہ رہنے والے کی توبہ

حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کے زمانہ میں ایک آدمی توبہ پر پختہ نہیں رہتا تھا، جب بھی توبہ کرتا توڑ ڈالتا۔بیس سال تک اس کی یہی حالت رہی۔اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی کی کہ میرے بندے سے کہو کہ میں اس پر غضبناک ہوں۔حضرتِ سیدنا موسیٰ کلیم اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے اس آدمی تک یہ پیغام پہنچا دیا۔وہ بڑا غمگین

ہوااور صحرا کی طرف چل پڑا۔وہ کہہ رہا تھا: ''اے میرے خدا! کیا تیری رحمت ختم ہوگئی یا تجھے میری نافرمانی نے نقصان دیا' یا تیری معافی کے خزانے ختم ہو گئے ؟ کونسا گناہ تیری قدیم صفات عفوو کرم سے بڑا ہے؟ جب تو اپنے بندوں پر رحمت بند کر دے گا تو وہ کس سے امید رکھیں گے؟ اگر تو نے انہیں رد کر دیا تو وہ کس کے پاس جائیں گے؟ اگر تیری رحمت ختم ہوگئی اور مجھے عذاب دینا لازم ہو گیا تو پھر اپنے تمام بندوں کا عذاب مجھ پر کر دے، میں اپنی جان ان کے بدلے میں پیش کرتا ہوں۔''

اللہ عزوجل نے فرمایا: ''اے موسیٰ علیہ السلام! اس کی طرف جاؤ اور کہو کہ اگر تیرے گناہ زمین بھر کے برابر ہوں، تب بھی تجھے بخش دوں گا کہ تو نے میرے کمال قدرت اور کمال عفوو رحمت کو جان لیا۔''

(مکاشفۃ القلوب، الباب السابع عشر فی بیان الامانۃ والتوبۃ، ص۶۳۔۶۴)

﴿34﴾ ایک نافرمان شخص کی توبہ

حضرت ربیعہ بن عثمان علیہ الرحمۃ سے مروی ہے کہ ایک شخص اللہ عزوجل کی بہت نافرمانی کرتا تھا پھر اللہ عزوجل نے اسے بھلائی اور توبہ کی توفیق دی۔اس نے اپنی بیوی کو کہا کہ میں اللہ عزوجل سے شفاعت کرنے والے کو تلاش کرتا ہوں۔یہ کہہ کر وہ صحرا میں نکل گیا اور وہاں جا کر آہ وزاری شروع کر دی: ''اے آسمان میری شفاعت کر دے، اے پہاڑو میری شفاعت کر دو، اے زمین میری شفاعت کر دے، اے فرشتو! میری سفارش کر دو۔'' حتیٰ کہ یہ تھک گیا اور بے ہوش ہو کر زمین پر گر گیا۔اللہ عزوجل نے اس کے پاس ایک فرشتہ بھیجا اور اس نے اسے اٹھا لیا اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا کہ خوشخبری ہو: ''اللہ عزوجل نے تیری توبہ قبول فرمالی ہے۔'' تو اس شخص نے کہا: ''اللہ عزوجل تجھ پر رحم کرے اللہ عزوجل سے

میری سفارش کس نے کی ہے؟'' اس نے کہا کہ ''میں تیرے بارے میں خوف زدہ ہو گیا تو میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے تیری سفارش کر دی۔''

(کتاب التوابین، توبۃ عاصی من العماۃ، ص ۸۴)

﴾35﴿ نہر میں غسل کرنے والے کی توبہ

حضرت سیدنا کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بنی اسرائیل کا شخص ایک فاحشہ عورت کے پاس آیا اور جب وہ غسل کرنے کے لئے نہر میں اترا تو پانی سے آواز آئی: ''اے فلاں! کیا تو حیا نہیں کرتا، کیا تو نے اس گناہ سے توبہ نہ کی تھی اور کہا تھا کہ اب دوبارہ نہیں کرے گا۔'' تو وہ شخص یہ آواز سن کر یہ کہتے ہوئے نہر سے نکل گیا ''میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔'' پھر یہ ایک پہاڑ پر آیا جہاں بارہ آدمی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کر رہے تھے۔ یہ کچھ عرصہ ان کے ساتھ رہا۔ جب وہاں قحط نازل ہو گیا تو یہ لوگ وہاں سے اترے اور جڑی بوٹیاں تلاش کرنے لگے۔ اس دوران یہ اسی نہر کے پاس سے گزرے تو اس شخص نے کہا: ''میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گا۔'' انہوں نے پوچھا: ''کیوں؟'' اس نے کہا: ''وہاں کوئی ہے جو میری ایک خطا کو جانتا ہے اور مجھے اس کے سامنے جاتے ہوئے شرم آتی ہے۔'' تو یہ لوگ اسے چھوڑ کر چلے گئے۔

نہر سے صدا آئی: ''واہ! سبحان اللہ، اگر تم میں سے کوئی اپنے بیٹے یا کسی قریبی عزیز پر غصہ ہو اور وہ توبہ کر کے تمہاری پسندیدہ بات کی طرف لوٹ آئے تو تم اس سے محبت کرنے لگو اور تمہارے اس ساتھی نے توبہ کر کے اپنی پسند سے رجوع کر لیا ہے لہذا میں بھی اس سے محبت کرتا ہوں، جاؤ اس کو یہ بتا دو اور نہر کے کنارے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرو۔'' تو ان لوگوں نے آکر اسے بتایا اور یہ ان کے ساتھ وہاں آ گیا اور ان سب

نے وہاں کافی عرصے تک عبادت کی۔

پھر اس شخص کا جب انتقال ہوا تو اس کے ساتھیوں کو نہر نے آواز دی کہ ''اے عبادت گزارو اور زاہدو! اسے میرے پانی سے غسل دے کر نہر کے کنارے دفن کر دو، تاکہ قیامت کے دن میرے قریب سے اٹھے۔'' انہوں نے ایسا ہی کیا اور کہنے لگے کہ آج کی رات ہم اس قبر کے پاس گزاریں گے اور جب صبح ہو گی تو چلے جائیں گے۔ چنانچہ یہ لوگ رات بھر اس قبر پر روتے رہے۔ جب صبح ہوئی تو ان پر اونگھ طاری ہو گئی۔ جب انہیں ہوش آیا تو اللہ عزوجل نے اس کی قبر کے قریب بارہ ''سرو'' کے پودے اگا دیئے تھے اور یہ پہلی مرتبہ تھی کہ زمین پر ''سرو'' کا درخت لگا۔ یہ لوگ یہ دیکھ کر کہنے لگے کہ اللہ عزوجل نے اس جگہ ''سرو'' کے پودے صرف اس لیے اگائے ہیں کہ اللہ عزوجل نے ہماری عبادت کو پسند کیا ہے۔ پھر یہ لوگ اسی قبر کے پاس اللہ عزوجل کی عبادت میں مصروف ہو گئے اور جب ان میں سے کوئی مر جاتا یہ اسے اس شخص کے پہلو میں دفن کر دیتے حتی کہ ان سب کا انتقال ہو گیا۔ (کتاب التوابین، توبۃ صاحب فاحشۃ، ص۹۰)

﴿36﴾ ایک بادشاہ کی توبہ

حضرت عباد بن عباد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اہل بصرہ میں ایک بادشاہ نے درویشی اختیار کی مگر کچھ عرصے بعد وہ دوبارہ دنیا اور مملکت کی طرف مائل ہو گیا۔ اس نے ایک عمارت بنوائی اور اس پر بہترین کام کروایا۔ اس کے حکم پر بہترین قالین وغیرہ بچھائے گئے۔ پھر اس نے عالیشان دعوت کا اہتمام کیا، تو لوگ جوق در جوق آتے، کھاتے پیتے اس عمارت کو دیکھ کر متعجب ہوتے اور چلے جاتے، یہ سلسلہ کئی دن چلتا رہا۔ عام لوگوں سے فارغ ہو کر یہ اپنے گھر والوں اور بھائیوں کے ساتھ بیٹھا تھا

اور کہنے لگا: ''تم اس گھر کی وجہ سے میری خوشی دیکھ رہے ہو، میں سوچ رہا ہوں کہ میں اپنے ہر بیٹے کے لیے ایک ایسا ہی گھر بناؤں، تم لوگ کچھ دن میرے پاس قیام کروتا کہ میں تم سے گفت وشنید کروں اور اپنے مقصد کے لیے مشورے کرسکوں۔'' تو یہ لوگ کچھ دن اس کے پاس رہے، کھیل کود کرتے اور کچھ مشورے ہوتے کہ بیٹوں کے لیے کس طرح بنایا جائے اور اس کا کیا ارادہ ہے۔'' ایک رات انہوں نے گھر کے کونے سے کسی کی آواز سنی، وہ کہہ رہا تھا۔

یاا یھا البانی والناسی میته

لا تاملن فان الموت مکتوب

اے عمارت بنانے والے اور اپنی موت کو بھولنے والے امید نہ کر بے شک موت لکھی ہوئی ہے۔

علی الخلائق ان سروا وان فرحوا

فالموت حتف لذی الامال منصوب

مخلوق پر اگر وہ خوش ہوں اور فرحت میں ہوں، بس موت امید والوں کو کاٹنے کھڑی ہے۔

لاتبنین دیارا لست تسکنها

وراجع النسک کیما یغفر الحوب

ایسے گھر مت بنا جس میں تجھے رہنا نہیں اور درویشی کی طرف لوٹ جا تا کہ معاف کیا جائے۔

یہ آواز سن کر وہ اور اس کے ساتھ والے بہت زیادہ خوفزدہ ہو گئے اور جو کچھ سنا

اس سے ڈر گئے تو اس نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا کہ ''جو آواز میں نے سنی ہے تم نے بھی سنی؟'' انہوں نے کہا: ''جی ہاں!'' اس نے پھر پوچھا ''کیا تم بھی وہی محسوس کر رہے ہو جو میں محسوس کر رہا ہوں؟'' انہوں نے پوچھا: ''تجھے کیا محسوس ہو رہا ہے؟'' اس نے کہا: ''واللہ! میں دل پر ایک بوجھ محسوس کر رہا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ موت کی علامت ہے۔''

اس کے بعد یہ خوب رویا اور ان کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا: ''تم میرے دوست اور بھائی ہو تمہارے پاس میرے لیے کیا ہے؟'' انہوں نے کہا ''جو تو پسند کرے وہ حکم کر۔'' تو اس نے شراب پھینکنے کا حکم دیا، کھیل کود کی چیزیں باہر نکلوا دیں، پھر کہنے لگا ''اے اللہ عزوجل! میں تجھے اور تیرے ان حاضر بندوں کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں اور مہلت کے ایام میں اپنے کیے پر نادم ہوں اور میں تجھ سے خود پر تیری نعمتوں کا اتمام تیری رحمت پر رجوع کے واسطہ سے مانگتا ہوں اور اگر تو مجھے اٹھائے تو اپنے فضل سے میرے گناہ معاف کر کے اٹھا۔'' پھر اس کی تکلیف بڑھ گئی اور یہ برابر یہی کہتا رہا: ''واللہ! موت ہے واللہ یہ موت ہے حتی کہ اس کی جان نکل گئی۔''

(کتاب التوابین، توبۃ ملک من ملوک البصرۃ، ص ۱۴۵۔۱۴۶)

﴿37﴾ ایک سپاہی کی توبہ

حضرتِ سیدنا مالک بن دینار سے ان کی توبہ کا سبب پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ ''میں پولیس میں تھا اور بہت شراب پیتا تھا۔ میں نے ایک خوبصورت باندی خریدی جو میرے لیے بہت اچھی ثابت ہوئی، اس سے میرے ہاں ایک لڑکی پیدا ہوئی، مجھے اس سے بہت محبت ہو گئی۔ جب وہ اپنے قدموں پر چلنے لگ گئی تو اس کی محبت

میرے دل میں اور بڑھ گئی وہ بھی مجھ سے بہت محبت کرتی تھی۔ جب میں شراب پینے لگتا تو وہ آ کر شراب گرا دیتی تھی۔ جب اس کی عمر دو سال ہوئی تو اس کا انتقال ہو گیا مجھے اس کی موت نے دل کا مریض بنا دیا۔ پندرھویں شعبان کی رات تھی اور جمعہ کا دن تھا، میں نشے میں چور ہو کر سو گیا اور میں نے اس دن عشاء کی نماز بھی نہیں پڑھی تھی۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ

''قیامت قائم ہو گئی ہے اور صور پھونکا جا رہا ہے، قبریں پھٹ رہی ہیں اور حشر قائم ہے اور میں لوگوں کے ساتھ ہوں، اچانک میں نے اپنے پیچھے سرسراہٹ محسوس کی میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ایک بہت بڑا کالا اژدھا میرے پیچھے منہ کھولے میری طرف بڑھ رہا تھا۔ میں اس سے ڈر کر بھاگا بھاگتے ہوئے میں ایک صاف ستھرے کپڑے پہنے ہوئے بزرگ کے پاس سے گزرا جن کے پاس خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔ میں نے انہیں سلام کیا، انہوں نے جواب دیا تو میں نے کہا: ''شیخ! مجھے اس اژدھے سے بچایئے اللہ عزوجل آپ کو اپنے ہاں پناہ دے گا۔'' وہ بزرگ روتے ہوئے کہنے لگے کہ ''میں کمزور ہوں اور یہ مجھ سے بہت طاقتور ہے میں اس پر قادر نہیں ہو سکتا لیکن تم جلدی سے بھاگ جاؤ شاید اللہ عزوجل کسی کو تم سے ملا دے جو تمہیں اس سے بچا لے۔'' تو میں سیدھا بھاگنے لگا اور وہاں قیامت کے مناظر دیکھنے لگا۔ میں ایک اونچائی پر چڑھا تو وہاں زبردست آگ تھی میں نے اس کی ہولناکی کو دیکھا اور چاہا کہ اژدھے سے بچنے کے لیے اس آگ میں کود جاؤں مگر کسی نے چیخ کر کہا: ''لوٹ آ، تو اس آگ کا اہل نہیں ہے۔'' میں مطمئن ہو کر لوٹ آیا لیکن اژدھا میری تلاش میں تھا۔

میں اسی بزرگ کے پاس آیا اور انہیں کہا: ''شیخ! میں نے آپ سے پناہ مانگی

تھی لیکن آپ نے نہیں دی۔'' وہ بزرگ پھر معذرت کر کے کہنے لگے کہ ''میں کمزور آدمی ہوں لیکن تم اس پہاڑ پر چڑھ جاؤ وہاں مسلمانوں کی امانتیں ہیں، ہوسکتا ہے کہ تیری بھی کوئی امانت وہاں ہو جو تیری مدد کر سکے۔'' میں اس پہاڑ پر چڑھا جو چاندی سے بنا ہوا تھا، اس میں جگہ جگہ سوراخ تھے اور سرخ سونے سے بنے ہوئے غاروں پر پردے پڑے ہوئے تھے، ان غاروں میں جگہ جگہ یاقوت اور جواہرات جڑے ہوئے تھے اور سب طاقچوں پر ریشم کے پردے پڑے ہوئے تھے۔ جب میں اژدھے سے ڈر کر پہاڑ کی طرف بھاگا تو کسی فرشتے نے زور سے کہا: ''پردے ہٹا دو۔'' تو پردے اٹھ گئے اور طاق کھول دیے گئے۔ پھر ان طاقچوں سے چاندی کی رنگت جیسے چہروں والے بچے نکل آئے اور اژدھا بھی میرے قریب ہو گیا۔ اب میں بڑا پریشان ہوا۔ کسی نے چلا کر کہا تمہارا ستیاناس! دیکھ نہیں رہے کہ دشمن اس کے کتنا قریب آچکا ہے، چلو سب باہر آؤ پھر بچے فوج در فوج نکلنا شروع ہو گئے۔ میں نے دیکھا کہ میری وہ بچی جو مر چکی تھی، وہ بھی نکلی اور مجھے دیکھتے ہی رونے لگی: ''واللہ! میرے والد۔'' پھر وہ تیزی سے کود کر ایک نور کے ہالے میں گئی اور دوبارہ میرے سامنے نمودار ہو گئی اور اپنے بائیں ہاتھ سے میرا دایاں ہاتھ پکڑا اور دایاں ہاتھ اژدھے کی طرف بڑھایا تو وہ الٹے پاؤں بھاگ گیا۔

اس کے بعد اس نے مجھے بٹھایا اور میری گود میں آ بیٹھی اور اپنا سیدھا ہاتھ میری داڑھی میں پھیرتے ہوئے کہنے لگی: ''**اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ** ط ترجمۂ کنزالایمان: کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ ان کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد (کے لئے)۔ (پ۲۷، الحدید۱۶)

اور رونے لگی تو میں نے کہا: ''میری بچی! کیا تمہیں قرآن معلوم ہے؟'' اس

نے کہا:'' ہاں! ہم لوگ آپ سے زیادہ جانتے ہیں۔'' میں نے پوچھا:'' مجھے اس اژدھے کے بارے میں بتاؤ جو مجھے ہلاک کردینا چاہتا تھا؟'' اس نے کہا:'' وہ آپ کے برے اعمال تھے جنہیں خود آپ نے طاقتور بنایا تھا۔'' میں نے پوچھا:'' وہ بزرگ کون تھے؟'' اس نے بتایا:'' وہ آپ کے اچھے اعمال تھے جنہیں آپ نے اتنا کمزور کردیا تھا کہ وہ آپ کے برے اعمال کو دور نہ کرسکے۔'' میں نے پوچھا:'' میری بچی! تم لوگ اس پہاڑ میں کیا کرتے ہو؟'' اس نے کہا کہ'' ہم مسلمانوں کے بچے اس پہاڑ میں رہتے ہیں اور قیامت ہونے تک رہیں گے، ہم منتظر ہیں کہ تم کب ہمارے پاس آؤ اور ہم تمہاری شفاعت کریں۔''

مالک بن دینار کہتے ہیں کہ میں خوفزدہ حالت میں بیدار ہوا اور میں نے شراب پھینک کر اس کے برتن توڑ دیے اور اللہ عزوجل سے توبہ کرلی، یہ میری توبہ کا سبب بنا۔'' (کتاب التوابین، توبۃ مالک بن دینار، ص۲۰۲۔۲۰۵)

﴿38﴾ بسم اللہ کی تعظیم کی برکت سے توبہ نصیب ہوگئی

حضرت سیدنا بشر حافی سے پوچھا گیا تھا کہ تمہاری توبہ کا کیا واقعہ ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ'' یہ سب اللہ عزوجل کے فضل وکرم سے ہوا میں تمہیں کیا بتاؤں؟ میں بہت چالاک اور جتھے والا انسان تھا، ایک دن میں کہیں جارہا تھا کہ مجھے ایک کاغذ راستے میں پڑا ملا میں نے اسے اٹھایا تو اس میں بسم اللہ لکھی ہوئی تھی۔ میں نے اسے صاف کر کے جیب میں ڈال لیا۔ میرے پاس ایک درہم کے سوا اور کوئی پیسے بھی نہیں تھے۔ میں نے اسی درہم کی ایک مہنگی خوشبو لے کر اس کاغذ کو لگائی۔ رات کو جب میں سویا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے:'' اے بشر بن حارث! تو نے ہمارا نام

راستے سے اٹھا کر اسے خوشبو میں بسایا ہے ہم بھی تیرا نام دنیا وآخرت میں مہکا دیں گے'' پھر ایسا ہی ہوا۔(کتاب التوابین، توبۃ بشر الحافی، ص۲۱۰)

﴿39﴾ ایک لُٹیرے کی توبہ

حضرت قعنبی علیہ الرحمۃ کے ایک بیٹے کا بیان ہے کہ (توبہ کرنے سے پہلے) میرے والد شراب پیتے اور نوعمر لڑکوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ انہوں نے ان لڑکوں کو بلوایا اور دروازے پر ان کا انتظار کرنے لگے۔ اتنے میں وہاں سے حضرتِ سیدنا شعبہ علیہ الرحمۃ اپنی سواری پر وہاں سے گزرے۔ ان کے پیچھے پیچھے لوگ دوڑتے جا رہے تھے انہوں نے پوچھا: ''یہ کون ہے؟'' لوگوں نے بتایا کہ ''یہ شعبہ ہیں۔'' انہوں نے پوچھا کہ ''شعبہ کون ہیں؟'' بتایا گیا: ''محدث ہیں۔'' تو میرے والد ان کے پیچھے دوڑتے ہوئے پہنچے اور کہا کہ مجھے حدیث سناؤ۔ حضرت شعبہ علیہ الرحمۃ نے کہا کہ تُو کوئی محدث تو نہیں کہ تجھے حدیث سناؤں؟

یہ سن کر میرے والد نے چاقو نکال لیا اور کہا کہ ''حدیث سناؤ ورنہ زخمی کر دوں گا۔'' تو حضرت شعبہ علیہ الرحمۃ نے حدیث سنائی کہ ہمیں منصور ربعی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب تجھے حیا نہ رہے تو جو چاہے کر گزر۔''

یہ سن کر میرے والد نے چاقو پھینک دیا اور گھر واپس آ گئے اور ساری شراب پھینک دی اور میری والدہ کو کہا کہ ابھی میرے دوست آنے والے ہیں، جب وہ آجائیں تو انہیں کھانا وغیرہ کھلا کر بتا دینا کہ میں نے شراب وغیرہ چھوڑ دی ہے اور برتن توڑ دیئے ہیں تاکہ وہ سب واپس چلے جائیں۔'' (کتاب التوابین، توبۃ القعنبی، ص۲۱۹)

﴿40﴾ ایک رہزن کی توبہ

حضرت بشر حافی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں نے عکبر کردی سے پوچھا کہ تمہاری توبہ کا کیا سبب بنا؟اس نے بتایا:

''میں ایک غار میں رہتا تھااور رہزنی کیا کرتا۔وہاں کھجور کے تین درخت تھے۔ ایک درخت پر پھل نہ تھے وہاں ایک چڑیا پھل والے درخت سے پکی ہوئی کھجوریں توڑتی اوراس درخت پر لے جاتی۔میں نے اسے اس طرح دس چکر لگاتے ہوئے دیکھا تو میرے دل میں ایک خیال آیا کہ اٹھ کر دیکھوں کہ کیا ماجرا ہے۔جب میں نے اٹھ کر دیکھا تو وہاں ایک اندھا سانپ تھااور چڑیا اس کے منہ میں وہ دانے ڈال رہی تھی۔

یہ دیکھ کر میں رونے لگا اور میں نے کہا کہ میرے آقا! سانپ کو تیرے نبی ﷺ نے مار ڈالنے کا حکم دیا اور تو نے اس اندھے سانپ پر چڑیا اسکی کفالت کیلئے متعین کی ہوئی ہے اور میں تیرا بندہ ہوں تیری وحدانیت کا اقرار کرنے کے باوجود رہزنی کرتا ہوں۔میرے دل میں جیسے آواز گونجنے لگی:''اے عکبر !میرا دروازہ کھلا ہے۔''تو میں نے اپنی تلوار توڑ دی اور اپنے سر پر خاک ڈالی اور زور زور سے پکارنے لگا''اے اللہ عزوجل معاف کر دے ،رحم کر دے۔''اچانک میں نے غیبی آواز سنی ''ہم نے تجھے معاف کر دیا۔''میرے رفقاء کو پتا چل گیا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا:'' تجھے کیا ہو گیا ہے تو نے تو ہمیں پریشان کر دیا ہے؟''میں نے کہا کہ میں دھتکارا ہوا بندہ تھا اور اب نیک ہو گیا ہوں۔تو وہ لوگ کہنے لگے کہ ہم بھی دھتکارے ہوئے ہیں اب ہم بھی نیک بنیں گے۔

پھر ہم سب تین دن تک آہ وزاری کرتے رہے اور ہم بھوکے پیاسے چلتے

ہوئے تیسرے دن ایک بستی میں آئے۔ وہاں ایک اندھی عورت گاؤں کے دروازے پر بیٹھی تھی اس نے پوچھا: ''کیا تم میں کوئی عکبر کردی بھی ہے؟'' ہم نے کہا: ''کیا کوئی کام ہے؟'' اس نے کہا: ''ہاں! میں تین راتوں سے خواب میں نبی کریم ﷺ کو دیکھ رہی ہوں وہ فرما رہے ہیں کہ عکبر کردی کو اپنے بیٹے کا چھوڑا ہوا مال دے دے۔'' پھر اس نے ساٹھ کپڑے ہمیں دیئے جن میں سے کچھ ہم نے پہن لیے اور اپنے گھروں میں آ گئے۔''

(کتاب التوابین، توبۃ عکبر الکردی، ص۲۲۲)

﴿41﴾ ایک مجوسی کی توبہ

ابن ابی الدنیا علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے خواب میں نبی کریم ﷺ کو دیکھا، آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ بغداد میں فلاں مجوسی سے جا کر کہو کہ ''تیری دعا قبول ہو گئی ہے۔'' تو یہ شخص کہتا ہے کہ میں بیدار ہو کر سوچنے لگا کہ میں بغداد کیسے جاؤں؟ اسی سوچ و بچار میں پورا دن نکل گیا اور میں سو گیا۔ دوسری رات بھی یہی خواب دیکھا۔ جب تیسرے دن بھی یہی خواب نظر آیا تو میں نے سواری لے کر بغداد کا رخ کیا اور اسی مجوسی کے پاس پہنچ گیا اور اس کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔ وہ بہت مالدار تھا اس نے پوچھا: ''کوئی ضرورت ہے؟'' میں نے کہا: ''اکیلے میں بتاؤں گا۔'' تو کچھ لوگ چلے گئے اور اس کے چند ساتھی رہ گئے۔ میں نے کہا: ''انہیں بھی باہر بھیج دو۔'' تو وہ بھی باہر چلے گئے تو میں نے کہا کہ اللہ عزوجل کے رسول ﷺ کا قاصد ہوں۔ انہوں نے تمہیں پیغام بھیجا ہے کہ ''تمہاری دعا قبول ہو گئی ہے۔'' مجوسی نے حیرت سے پوچھا: ''کیا تو مجھے جانتا ہے؟'' میں نے کہا: ''ہاں!'' اس نے کہا کہ ''میں تو اسلام اور محمد ﷺ کی رسالت کا منکر ہوں۔'' میں نے کہا کہ ''تم اس طرح کہہ رہے ہو حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے تمہارے پاس

بھیجا ہے؟'' اس نے کہا: ''کیا میرے پاس بھیجا ہے؟'' میں نے کہا ''ہاں!'' تو اس نے کہا کہ ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے رسول ہیں۔''

پھر اس نے اپنے ساتھیوں کو بلایا اور کہا کہ میں گمراہی میں تھا اور اب حق کی طرف لوٹ آیا ہوں تم میں سے جو شخص اسلام لائے گا میرے مال میں سے اس کو حصہ ملے گا اور جو اسلام نہیں لائے گا اس کو میرا مال واپس کرنا ہوگا۔ تو اس کے ساتھیوں میں سے اکثر لوگ اسلام لے آئے۔ پھر اس نے اپنے بیٹے کو بلایا اور کہا کہ بیٹا! میں گمراہی میں تھا اب حق کی طرف لوٹ آیا ہوں، اب تم بتاؤ کیا چاہتے ہو؟ بیٹے نے کہا: ''میں بھی اسلام لاتا ہوں۔'' پھر اس نے اپنی بیٹی کو بلایا اور اسے بھی دعوتِ اسلام دی، وہ بھی اسلام لے آئی۔

پھر اس نے مجھ سے کہا: ''کیا تجھے معلوم ہے وہ دعا کیا تھی جو قبول ہوگئی؟'' میں نے کہا ''نہیں۔'' تو اس نے بتایا کہ ''جب میں نے اپنے بیٹے کی شادی اپنی بیٹی سے کی تو دعوت کا اہتمام کیا اور طرح طرح کے کھانے بنائے۔ میرے پڑوس میں سادات میں سے کچھ غریب لوگ رہتے تھے۔ میں لوگوں کو کھلانے کے بعد تھک گیا تو میں نے خادم کو کہا کہ اوپر کی منزل میں میرا بستر لگا دو میں سونا چاہتا ہوں۔ جب میں سونے گیا تو میں نے پڑوس کی ایک بچی کی آواز سنی وہ کہہ رہی تھی کہ ''اماں جان! اس مجوسی نے اپنے کھانے کی خوشبو سے ہمیں تکلیف پہنچائی ہے۔'' یہ سن کر میں نیچے آیا اور ان کے لیے بہت سا کھانا بھیجا اور ساتھ کچھ دینار اور کپڑے بھی بھیجے تو ان بچیوں میں سے ایک نے کہا کہ اللہ عزوجل تیرا حشر ہمارے ساتھ کرے اور باقی لوگوں نے آمین کہی تو آج وہ دعا

قبول ہوگئی۔‘‘(کتاب التوابین، توبۃ مجوسی واسلامہ،ص۳۰۵۔۳۰۶)

﴿42﴾ نصرانی حکیم کی توبہ

مروی ہے کہ ایک صوفی بزرگ اپنے چالیس ساتھیوں سمیت سفر پر روانہ ہوئے۔انہوں نے ایک جگہ تین دن قیام کیا مگر کہیں سے کھانا نہیں آیا تو انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہہ دیا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے رزق کے لیے اسباب اختیار کرنا مباح رکھا ہے،لہذا کوئی جائے اور کچھ کھانے پینے کی چیز لے آئے۔ان میں سے ایک شخص گیا اور بغداد کے ایک علاقے میں جا پہنچا۔وہاں ایک نصرانی طبیب کا مطب تھا جو لوگوں کی نبض دیکھ کر دوائی دے رہا تھا۔جب فقیر کو کوئی ایسا شخص نہ ملا جس سے یہ ضرورت کا مطالبہ کرسکے تو یہ اس کے مطب میں جا بیٹھا۔

نصرانی حکیم نے پوچھا:’’تجھے کیا بیماری ہے تو اس نے اپنی حالت کا شکوہ نصرانی سے کرنا مناسب نہ سمجھا،اس لیے ہاتھ آگے کر دیا۔طبیب نے نبض دیکھی تو کہا کہ میں تمہاری بیماری سمجھ گیا ہوں اور دوائی بھی جانتا ہوں۔یہ کہہ کر اس نے لڑکے کو آواز دی اور کہا کہ ایک رطل روٹی،ایک رطل سالن اور ایک رطل حلوا لے آؤ۔تو فقیر نے کہا:’’اس بیماری کے چالیس شکار اور بھی ہیں۔‘‘تو طبیب نے آواز دے کر کہا:’’چالیس کھانے اسی مقدار کے مزید لے آؤ۔‘‘جب کھانا آگیا تو اس نے مزدور کے ذریعے وہاں بھجوا دیا۔جب فقیر اسے لے کر چلا تو طبیب بھی اس کا سچ جھوٹ جاننے کے لئے پیچھے پیچھے گیا۔فقیر چلتا ہوا ایک چھوٹے سے گھر میں داخل ہو گیا جہاں شیخ اور دوسرے فقراء بیٹھے تھے۔فوراً کھانا لگوایا گیا اور شیخ اور فقراء کھانے کے گرد بیٹھ گئے اور یہ نصرانی گھر کی ڈیوڑھی کے پیچھے جا چھپا۔اس نے دیکھا کہ شیخ نے لوگوں کو کھانے سے روک دیا اور اپنے رفیق

سے پوچھا: ''اتنے سارے کھانے کا قصہ کیا ہے؟ کہاں سے لے آیا ہے؟''

تو اس ساتھی نے پورا قصہ بیان کیا۔ شیخ نے کہا: ''کیا تم اس پر راضی ہو کہ بغیر بدلہ دیئے تم ایک نصرانی کا کھانا کھاؤ؟'' تو شرکائے قافلہ بولے: ''اس کا کیا بدلہ ہو سکتا ہے؟'' شیخ نے کہا کہ ''کھانے سے پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کرو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس نصرانی کو آگ سے نجات عطا فرمائے۔'' تو ان سب نے مل کر دعا کی۔

نصرانی طبیب جو یہ ماجرا دیکھ رہا تھا کہ ان لوگوں نے باوجود بھوکے ہونے کے کھانا نہیں کھایا اور وہ شیخ کی ساری باتیں بھی سن چکا تھا تو اس نے دروازہ کھٹکھٹایا اور اندر داخل ہو گیا پھر صلیب توڑ کر کہا ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول ہیں۔'' (کتاب التوابین، توبۃ طبیب نصرانی، ص ۳۰۷۔۳۰۸)

﴿43﴾ لہوولعب میں مشغول نوجوان کی توبہ

حضرتِ سیدنا شاہ شجاع کرمانی علیہ الرحمۃ کے یہاں لڑکا تولد ہوا تو اس کے سینہ پر سبز حروف میں ''اللہ جل شانہ'' تحریر تھا لیکن جب شعوری عمر کو پہنچا تو لہولعب میں مشغول رہ کر بربط پر گانا گایا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ رات کے وقت جب وہ ایک محلّہ سے گاتا ہوا گزرا تو ایک نئی دلہن جو اپنے شوہر کے پاس سوئی ہوئی تھی مضطربانہ طور پر اٹھ کر باہر جھانکنے لگی۔ اسی دوران جب شوہر کی آنکھ کھلی تو بیوی کو اپنے پاس نہ پا کر اٹھا اور بیوی کے پاس پہنچ کر اس لڑکے سے مخاطب ہو کر کہا کہ ''ابھی تیری توبہ کا وقت نہیں آیا؟'' یہ سن کر لڑکے نے تاثر آمیز انداز میں کہا کہ ''یقیناً آچکا ہے۔'' اور یہ کہہ کر بربط توڑ دیا اور اسی دن سے ذکرِ الٰہی میں مشغول ہو گیا اور اس درجہ کمال تک پہنچا کہ اس کے والد فرمایا کرتے کہ جو مقام مجھے چالیس سال میں نہ حاصل ہو سکا وہ صاحبزادے کو چالیس دن

میں مل گیا۔'' (تذکرۃ الاولیاء، باب سی وششم، ذکر شاہ شجاع کرمانی، ج۱، ص۲۷۸)

﴿44﴾ ایک بدمعاش کی توبہ

منقول ہے کہ ایک بدمعاش نوجوان' حضرتِ سیدنا مالک بن دینار علیہ الرحمۃ کا ہمسایہ تھا۔ لوگ اس سے بہت پریشان رہتے۔ چنانچہ ایک مرتبہ لوگوں نے حضرت مالک بن دینار علیہ الرحمۃ سے اس کے مظالم کی شکایت کی تو آپ نے اس کے پاس جا کر سمجھایا لیکن اس نے گستاخی کے ساتھ پیش آتے ہوئے کہا کہ ''میں حکومت کا آدمی ہوں اور کسی کو میرے کاموں میں دخیل ہونے کی ضرورت نہیں۔'' آپ نے جب اس سے فرمایا کہ ''میں بادشاہ سے تیری شکایت کروں گا۔'' تو اس نے جواب دیا: ''وہ بہت ہی کریم ہے میرے خلاف وہ کسی کی بات نہیں سنے گا۔'' آپ نے فرمایا کہ ''اگر وہ نہیں سنے گا تو میں اللہ عزوجل سے عرض کروں گا۔'' اس نے کہا کہ وہ بادشاہ سے بھی زیادہ کریم ہے۔

یہ سن کر آپ واپس آ گئے لیکن کچھ دنوں بعد جب اس کے ظالمانہ افعال حد سے زیادہ ہو گئے تو لوگوں نے پھر آپ سے شکایت کی اور آپ پھر نصیحت کرنے جا پہنچے لیکن غائب سے آواز آئی کہ ''میرے دوست کو مت پریشان کرو۔'' آپ کو یہ آواز سن کر بہت حیرانی ہوئی اور اس نوجوان سے کہا کہ میں اس غیبی آواز کے متعلق تجھ سے پوچھنے آیا ہوں جو میں نے راستہ میں سنی ہے۔ اس نے کہا کہ ''اگر یہ بات ہے تو میں اپنی تمام دولت راہ خدا عزوجل میں خیرات کرتا ہوں۔'' اور پورا سامان خیرات کر کے نامعلوم سمت چلا گیا۔

اس کے بعد سوائے حضرت مالک بن دینار علیہ الرحمۃ کے کسی نے اس کو نہیں دیکھا۔ آپ نے بھی مکہ معظّمہ میں اس حالت میں دیکھا کہ بہت ہی کمزور اور مرنے کے

قریب تھا اور کہہ رہا تھا کہ خدا نے مجھے اپنا دوست فرمایا ہے میں اس کے احکام پر جان ودل سے نثار ہوں اور مجھے علم ہے کہ اس کی رضا صرف عبادت ہی سے حاصل ہوتی ہے اور آج سے میں اس کی رضا کے خلاف کام کرنے سے تائب ہوں۔'' یہ کہہ کر دنیا سے رخصت ہوگیا۔(تذکرۃ الاولیا، باب چہارم، ذکر مالک دینار، ج۱، ص۵۰)

﴿45﴾ ایک سُود خور کی توبہ

ابتدائی دور میں حضرتِ سیدنا حبیب عجمی علیہ الرحمۃ بہت امیر تھے اور اہل بصرہ کو سود پر قرضہ دیا کرتے تھے۔ جب مقروض سے قرض کا تقاضا کرنے جاتے تو اس وقت تک نہ ٹلتے جب تک کہ قرض وصول نہ ہو جاتا۔ اور اگر کسی مجبوری کی وجہ سے قرض وصول نہ ہوتا تو مقروض سے اپنا وقت ضائع ہونے کا ہرجانہ وصول کرتے، اور اس رقم سے زندگی بسر کرتے۔ ایک دن کسی کے یہاں وصولیابی کے لیے پہنچے تو وہ گھر پر موجود نہ تھا۔ اس کی بیوی نے کہا کہ ''نہ تو شوہر گھر پر موجود ہے اور نہ میرے پاس تمہارے دینے کے لیے کوئی چیز ہے، البتہ میں نے آج ایک بھیڑ ذبح کی ہے جس کا تمام گوشت تو ختم ہو چکا ہے البتہ سر باقی رہ گیا ہے، اگر تم چاہو تو وہ میں تم کو دے سکتی ہوں۔''

چنانچہ آپ اس سے سر لے کر گھر پہنچے اور بیوی سے کہا کہ یہ سر سود میں ملا ہے اسے پکا ڈالو۔ بیوی نے کہا: ''گھر میں نہ لکڑی ہے اور نہ آٹا، بھلا میں کھانا کس طرح تیار کروں؟'' آپ نے کہا کہ ''ان دونوں چیزوں کا بھی انتظام مقروض لوگوں سے سود لے کر کرتا ہوں۔'' اور سود ہی سے یہ دونوں چیزیں خرید کر لائے۔ جب کھانا تیار ہو چکا تو ایک سائل نے آکر سوال کیا۔ آپ نے کہا کہ ''تیرے دینے کے لیے ہمارے پاس کچھ نہیں ہے اور تجھے کچھ دے بھی دیں تو اس سے تو دولت مند نہ ہو جائے گا لیکن ہم مفلس

ہو جائیں گے۔'' چنانچہ سائل مایوس ہو کر واپس چلا گیا۔

جب بیوی نے سالن نکالنا چاہا لیکن وہ ہنڈیا سالن کی بجائے خون سے لبریز تھی۔ اس نے شوہر کو آواز دے کر کہا: ''دیکھو تمہاری کنجوسی اور بد بختی سے یہ کیا ہو گیا ہے؟'' آپ کو یہ دیکھ کر عبرت حاصل ہوئی اور بیوی کو گواہ بنا کر کہا کہ آج میں ہر برے کام سے تائب ہوتا ہوں اور یہ کہہ کر مقروض لوگوں سے اصل رقم لینے اور سود ختم کرنے کے لیے نکلے۔

راستہ میں کچھ لڑکے کھیل رہے تھے آپ کو دیکھ کر کچھ لڑکوں نے آوازے کسنا شروع کیئے کہ ''دور ہٹ جاؤ حبیب سود خور آ رہا ہے، کہیں اس کے قدموں کی خاک ہم پر نہ پڑ جائے اور ہم اس جیسے بد بخت نہ بن جائیں۔'' یہ سن کر آپ بہت رنجیدہ ہوئے اور حضرتِ سیدنا حسن بصری علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر ہو گئے انہوں نے آپ کو ایسی نصیحت فرمائی کہ بے چین ہو کر دوبارہ توبہ کی۔ واپسی میں جب ایک مقروض شخص آپ کو دیکھ کر بھاگنے لگا تو فرمایا ''تم مجھ سے مت بھاگو، اب تو مجھ کو تم سے بھاگنا چاہیے تا کہ ایک گنہگار کا سایہ تم پر نہ پڑ جائے۔'' جب آپ آگے بڑھے تو انہی لڑکوں نے کہنا شروع کیا کہ ''راستہ دے دو اب حبیب تائب ہو کر آ رہا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمارے پیروں کی گرد اس پر پڑ جائے اور اللہ عزوجل ہمارا نام گناہگاروں میں درج کر لے۔'' آپ نے بچوں کا یہ قول سن کر اللہ عزوجل سے عرض کی: ''تیری قدرت بھی عجیب ہے کہ آج ہی میں نے توبہ کی اور آج ہی تو نے لوگوں کی زبان سے میری نیک نامی کا اعلان کرا دیا۔''

اس کے بعد آپ نے منادی کرا دی کہ جو شخص میرا مقروض ہو وہ اپنی تحریر اور مال واپس لے جائے۔ اس کے علاوہ آپ علیہ الرحمۃ نے اپنی تمام دولت راہ خدا عزوجل میں

لٹادی۔ پھر ساحلِ فرات پر ایک عبادت خانہ تعمیر کر کے عبادت میں مشغول رہے اور یہ معمول بنا لیا کہ دن کو علمِ دین کی تحصیل کے لیے حضرتِ سیدنا حسن بصری علیہ الرحمۃ کی خدمت میں پہنچ جاتے اور رات بھر مشغولِ عبادت رہتے۔ چونکہ قرآن مجید کا تلفظ صحیح مخرج سے ادا نہیں کر سکتے تھے اس لیے آپکو عجمی کا خطاب دے دیا گیا۔

(تذکرۃ الاولیاء، باب، ذکر حبیب عجمی، ج۱، ص۵۶۔۵۷)

﴿46﴾ حسین عورت پر فریفتہ ہونے والے کی توبہ

حضرتِ سیدنا عتبہ بن غلام علیہ الرحمۃ اس طرح تائب ہوئے کہ کسی حسین عورت پر فریفتہ ہوئے اور اس سے کسی نہ کسی طرح اپنے عشق کا اظہار کر دیا۔ اس عورت نے اپنی کنیز کے ذریعے دریافت کرایا کہ ''آپ نے میرے جسم کا کون سا حصہ دیکھا ہے؟'' آپ نے کہا کہ ''تمہاری آنکھیں دیکھ کر عاشق ہوا ہوں۔'' اِس کے جواب میں اس نے اپنی دونوں آنکھیں نکال کر آپ کی خدمت میں روانہ کرتے ہوئے کنیز سے کہلوایا: ''جس چیز پر آپ فریفتہ ہوئے تھے وہ حاضر ہیں۔''

یہ دیکھ کر آپ کے اوپر ایک عجیب کیفیت طاری ہوگئی اور آپ حضرتِ سیدنا حسن بصری علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر ہو کر تائب ہوگئے اور فیوض باطنی سے بہرہ ور ہو کر مشغولِ عبادت رہے، خود اپنے ہاتھ سے جو کاشت کرتے اور خود ہی اپنے ہاتھ سے آٹا پیس کر پانی میں تر کر کے دھوپ میں خشک کر لیا کرتے اور پورے ہفتہ میں ایک ایک ٹکیہ کھا کر عبادت میں مشغول رہتے اور فرمایا کرتے کہ ''روزانہ رفع حاجت کے لیے جاتے ہوئے کراما کاتبین سے شرم آتی ہے۔''

(تذکرۃ الاولیاء، باب ہفتم، ذکر عتبہ الغلام، ج۱، ص۶۳)

﴿47﴾ تائبین کے حالات سن کر توبہ کرنے والا

حضرتِ سیدنا ذوالنون مصری علیہ الرحمۃ کے تائب ہونے کا واقعہ عجیب وغریب ہے اور وہ یہ کہ کسی شخص نے آپ کو اطلاع پہنچائی کہ فلاں مقام پر ایک عابد ہے۔ جب آپ اس سے نیاز حاصل کرنے پہنچے تو دیکھا کہ وہ ایک درخت پر الٹا لٹکا ہوا اپنے نفس سے مسلسل یہ کہہ رہا ہے کہ ''جب تک تو عبادتِ الٰہی عزوجل میں میری ہم نوائی نہیں کرے گا میں تجھے یوں ہی اذیت دیتا رہوں گا حتی کہ تیری موت واقع ہو جائے۔'' یہ واقعہ دیکھ کر آپ کو اس پر ایسا ترس آیا کہ رونے لگے اور جب نوجوان عابد نے پوچھا: ''تم کون ہو؟ جو ایک گنہگار پر ترس کھا کر رو رہے ہو۔ یہ سن کر آپ نے اس کے سامنے جا کر سلام کیا اور مزاج پرسی کی۔ اس نے بتایا: ''چونکہ یہ بدن عبادت الٰہی عزوجل پر آمادہ نہیں ہے اس لیے سزا دے رہا ہوں۔'' آپ نے کہا کہ ''مجھے تو یہ گمان ہوا کہ شاید تم نے کسی کو قتل کر دیا ہے یا کوئی گناہ عظیم سرزد ہو گیا ہے۔'' اس نے جواب دیا کہ ''تمام گناہ مخلوق سے میل جول کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں، اس لیے میں مخلوق سے رسم وراہ کو بہت بڑی بھول تصور کرتا ہوں۔'' آپ نے فرمایا کہ ''تم واقعی بہت بڑے زاہد ہو۔'' اس نے جواب دیا کہ ''اگر تم کسی بڑے زاہد کو دیکھنا چاہتے ہو تو سامنے پہاڑ پر جا کر دیکھو۔''

چنانچہ جب آپ وہاں پہنچے تو ایک نوجوان کو دیکھا، جس کا ایک پیر باہر کٹا ہوا پڑا تھا اور اسکا جسم کیڑوں کی خوراک بنا ہوا تھا۔ جب آپ نے یہ صورت حال معلوم کی تو اس نے بتایا کہ ''ایک دن میں اسی جگہ مصروف عبادت تھا کہ ایک خوبصورت عورت سامنے سے گزری جس کو دیکھ کر میں فریب شیطان میں مبتلا ہوا اور اس کے نزدیک پہنچ گیا۔'' اس وقت ندا آئی: ''اے بے غیرت! تیس سال خدا عزوجل کی عبادت میں گزار کر

اب شیطان کی بات ماننے چلا ہے؟'' لہٰذا میں نے اسی وقت اپنا ایک پاؤں کاٹ دیا کہ گناہ کے لیے پہلا قدم اسی پاؤں سے بڑھایا تھا۔'' پھر اس نے پوچھا: ''بتایئے کہ آپ مجھ گناہگار کے پاس کیوں آئے اور اگر واقعی کسی بڑے زاہد کی جستجو میں ہیں تو اس پہاڑ کی چوٹی پر چلے جایئے۔'' لیکن جب بلندی کی وجہ سے آپ کا وہاں پہنچنا ناممکن نظر آیا تو اس نوجوان نے خود ہی ان بزرگ کا قصہ شروع کر دیا۔ اس نے بتایا کہ ''پہاڑ کی چوٹی پر جو بزرگ ہیں ان سے ایک دن کسی نے یہ کہہ دیا کہ روزی محنت سے حاصل ہوتی ہے۔ بس اس دن سے انہوں نے یہ عہد کر لیا کہ جس روزی میں مخلوق کا ہاتھ ہوگا وہ استعمال نہیں کروں گا اور جب بغیر کچھ کھائے دن گزر گئے تو اللہ عزوجل نے شہد کی مکھیوں کو حکم دیا کہ وہ ان کے گرد رہ کر انہیں شہد مہیا کرتی رہیں، چنانچہ ہمیشہ وہ شہد ہی استعمال کرتے ہیں۔'' یہ سن کر حضرتِ سیدنا ذوالنون علیہ الرحمۃ نے درس عبرت حاصل کیا اور اسی وقت تائب ہو کر عبادت وریاضت کی طرف متوجہ ہو گئے۔

(تذکرۃ الاولیاء، باب سیزدھم، ذکر ذوالنون مصری، ج۱، ص۱۱۲۔۱۱۳)

﴿48﴾ ایک تاجر کی توبہ

حضرتِ سیدنا ابوعلی شفیق بلخی علیہ الرحمۃ ایک خاص واقعہ سے متاثر ہو کر تائب ہوئے۔ واقعہ کچھ اس طرح ہے کہ آپ بغرض تجارت ترکی پہنچے تو وہاں کا ایک مشہور بت کدہ دیکھنے پہنچ گئے اور وہاں ایک پجاری سے فرمایا کہ ''تجھے قادر وزندہ خدا کو نظر انداز کر کے ایک بے جان بت کی پوجا کرتے ہوئے ندامت نہیں ہوتی؟'' اس نے جواب دیا کہ ''آپ جو حصول رزق کے لیے دنیا بھر میں تجارت کرتے پھرتے ہیں اس سے ندامت نہیں ہوتی اور کیا آپ کا خالق گھر بیٹھے روزی پہنچانے پر قادر نہیں ہے؟''

یہ سن کراسی وقت وطن واپس لوٹے توکسی نے راستہ میں پیشہ دریافت کیا۔آپ نے فرمایا کہ میں تجارت کرتا ہوں ۔اس نے طعنہ دیا:''آپ کے مقدر کا جو کچھ ہے وہ تو گھر بیٹھے بھی میسر آ سکتا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ شاید آپ خداعزوجل کے شکر گزار نہیں ہیں۔''اس واقعہ سے آپ اور زیادہ متاثر ہوئے۔ جب گھر پہنچے تو معلوم ہوا کہ شہر کے ایک سردار کا کتا گم ہوگیا ہے اور شبہ میں آپ کے ہمسایہ کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔آپ نے سردار کو یہ یقین دلا کر کہ تمہارا کتا تین دن کے اندر مل جائے گا اپنے ہمسایہ کو رہا کروایا۔جس نے کتا چوری کیا تھا وہ تیسرے دن آپ کے پاس پہنچ گیا اور آپ نے سردار کے یہاں کتا بھجوا کر دنیا سے کنارہ کشی اختیار کرلی۔(تذکرۃ الاولیاء، ذکر شفیق بلخی، ج۱،ص۱۸۰۔۱۸۱)

﴿49﴾ کفن چور کی توبہ

حضرتِ سیدنا حاتم اصم علیہ الرحمۃ نے بلخ میں دوران وعظ فرمایا ''کہ اے خداعزوجل !اس مجلس میں جو سب سے زیادہ گنہگار ہو اس کی مغفرت فرما دے۔''اتفاق سے وہاں ایک کفن چور بھی موجود تھا۔ جب رات کو اس نے کفن چوری کرنے کے لیے ایک قبر کو کھولا تو ندا آئی کہ''آج ہی تو حاتم علیہ الرحمۃ کے صدقہ میں تیری مغفرت ہوئی تھی اور آج ہی تو پھر ارتکاب معصیت کے لیے آ پہنچا۔''یہ ندا سن کر وہ ہمیشہ کے لیے تائب ہوگیا۔(تذکرۃ الاولیاء، باب بیست و ھفتم، ذکر حاتم اصم، ج۱،ص۲۲۲)

﴿50﴾ رقص وسرور میں مصروف لوگوں کی توبہ

حضرتِ سیدنا معروف کرخی علیہ الرحمۃ کچھ لوگوں کے ہمراہ جارہے تھے کہ راستہ میں ایک مجمع رقص وسرور اور مے نوشی میں مصروف تھا۔ جب آپ کے ہمراہیوں نے ان کے حق میں بددعا کرنے کی درخواست کی تو فرمایا''اے اللہ عزوجل! جس طرح تو نے آج

انہیں بہتر عیش دے رکھا ہے آئندہ اس سے بھی بہتر عیش ان کو عطا فرماتے رہنا۔'' اس کے ساتھ ہی وہ مجمع شراب ورباب کو پھینک کر آپ کے سامنے آیا اور بیعت حاصل کر کے برے افعال سے تائب ہو گیا اس کے بعد آپ نے لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا'' کہ جو شرنی سے مرسکتا ہو اس کو زہر دینے سے کیا حاصل؟''

(تذکرۃ الاولیاء، باب بیست ونھم، ذکر معروف کرخی، ج۱، ص۲۴۲)

﴿51﴾ عقلمند باپ کے بیٹے کی توبہ

منقول ہے کہ ایک عقلمند شخص کا انتقال ہونے لگا تو اس نے اپنے بیٹے کو بلوایا اور اسے الوداعی نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ'' بیٹے! اگر کبھی تیرا شراب پینے کو دل کرے تو پہلے شراب خانے جا کر کسی شرابی کو دیکھ لینا، اگر جوا کھیلنے کو دل چاہے تو پہلے کسی ہارے ہوئے جواری کا مشاہدہ کر لینا اور اگر کبھی زنا کو دل کرے تو بالکل صبح کے وقت طوائف خانے جانا۔''

اس کے انتقال کے کچھ عرصہ بعد لڑکے کے دل میں شراب پینے کا خیال پیدا ہوا، باپ کی نصیحت کے مطابق وہ نوجوان ایک شرابی کے پاس پہنچا جو نشے میں دُھت ایک نالی میں گرا ہوا تھا، اس کی یہ عبرت ناک حالت دیکھ کر اس کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ'' اگر میں نے بھی شراب پی تو میرا بھی یہی حشر ہو گا۔'' یہ خیال آتے ہی اس نے شراب پینے کا ارادہ ترک کر دیا۔

پھر ایک مرتبہ شیطان نے اسے جوئے کی ترغیب دلائی، حسب وصیت یہ پہلے ایک ہارے ہوئے جواری کے پاس پہنچا۔ اس نے دیکھا کہ ہار جانے کے باعث وہ جواری شدید رنج وغم میں گرفتار تھا اور اس کی حالت نہایت قابل رحم ہو رہی تھی۔ اس کی یہ

حالت دیکھ کر اسے بھی اپنے بارے میں یہی خوف پیدا ہوا اور یوں جوئے سے بھی باز آ گیا۔

پھر کچھ عرصے بعد نفس نے زنا کی خواہش کا اظہار کیا، اس مرتبہ بھی یہ حسب نصیحت صبح کے وقت طوائف خانے جا پہنچا۔ جب دروازہ بجایا تو کچھ دیر بعد ایک طوائف باہر آئی، نیند سے بیدار ہونے کی وجہ سے اس کی آنکھوں میں گندگی بھری ہوئی تھی، بال بکھرے ہوئے تھے، بغیر سرخی پاؤڈر کے چہرہ بالکل بے رونق نظر آ رہا تھا اور اس پر مردنی سی چھائی ہوئی تھی، تر وتازگی نام کو نہ تھی، منہ سے بدبو کے بھبکے اڑ رہے تھے، اس نے میلا کچیلا لباس پہن رکھا تھا جس سے پسینے کی بو بھی محسوس ہو رہی تھی، گویا کہ شام کو ملمع کاری کر کے ''شکار'' کو اپنی جانب راغب کرنے والی ''حور پری'' اس وقت غلاظت کا ایک ڈھیر نظر آ رہی تھی۔ طوائف کا یہ بھیانک حلیہ دیکھ کر اس نوجوان کے دل میں زنا سے کراہیت پیدا ہو گئی اور اس نے اپنے ارادے سے ہمیشہ کے لیے توبہ کر لی۔ (ماخوذ از ''میٹھا زہر''، ص ۱۷۴)

﴿52﴾ شرابی وزیر کے مصاحب کی توبہ

ایک مرتبہ ایک شرابی وزیر کا مصاحب ابوالفضل دیلمی جو خود بھی شراب پیتا تھا، حضرتِ سیدنا قطب الدین اولیا ابواسحٰق ابراہیم علیہ الرحمۃ کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا ''کہ شراب نوشی سے توبہ کر لے۔'' اس نے جواب دیا: ''میں ضرور تائب ہو جاتا لیکن جب وزیر کی مجلس میں دورِ جام چلتا ہے تو مجبوراً مجھ کو بھی پینی پڑتی ہے۔'' آپ نے فرمایا ''جب اس محفل میں تجھے شراب نوشی پر مجبور کیا جائے تو میرا تصور کر لیا کرو۔'' چنانچہ جب وہ توبہ کر کے گھر پہنچا تو دیکھا کہ تمام جام شکستہ پڑے ہیں اور شراب زمین پر بہہ رہی ہے۔ یہ کرامت دیکھ کر وہ بہت متاثر ہوا اور وزیر کے پوچھنے پر پورا واقعہ

بیان کر دیا اس کے بعد سے وزیر نے کبھی اس کو شراب نوشی پر مجبور نہیں کیا۔

(تذکرۃ الاولیاء، باب نودم ذکر شیخ ابواسحٰق شہریار، ج ۲، ص ۲۴۷)

﴿53﴾ سنگین جرائم میں ملوث شخص کی توبہ

ایک مرتبہ کوئی اسلامی بھائی ایسے شخص کو امیرِ اہلِ سنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کی بارگاہ میں لے کر آئے جو انتہائی سنگین نوعیت کے جرائم میں ملوث تھا حتی کہ تین قتل بھی کر چکا تھا اور جیل میں سزا بھی کاٹ چکا تھا۔اس نے امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں اپنی داستان عرض کی اور کہنے لگا کہ، ''میں اپنی بقیہ زندگی عیسائی بن کر گزارنا چاہتا ہوں لیکن آپ کا یہ اسلامی بھائی بہت اصرار کر کے مجھے آپ کے پاس لے آیا ہے۔لہذا! اگر آپ مجھے مطمئن کر دیں تو ٹھیک، وگرنہ (معاذ اللہ) میں صبح گرجا گھر جا کر باقاعدہ عیسائی مذہب اختیار کرلوں گا اور پھر سے جرائم کی دنیا میں مصروف ہو جاؤں گا۔''

بانیٔ دعوتِ اسلامی مدظلہ العالی نے بڑی توجہ کے ساتھ اس کی باتیں سننے کے بعد بڑے پیار اور شفقت بھرے لہجے میں اس پر انفرادی کوشش شروع کی۔مدنی مٹھاس سے لبریز کلمات گویا تاثیر کا تیر بن کر اس کے جگر میں پیوست ہو گئے۔تھوڑی ہی دیر بعد وہ شخص امیرِ اہلِ سنت کی دست بوسی کرتا ہوا نظر آیا۔الحمدللہ عزوجل! وہ عیسائی بننے کے ارادے سے بھی باز آ گیا،مگر چونکہ وہ عیسائی بننے کا ارادہ کر چکا تھا،اس لئے شرعی حکم کے مطابق وہ مرتد ہو چکا تھا،لہذا! آپ نے اسے توبہ کروائی اور از سرِ نو مسلمان کیا۔پھر اس نے آپ کے دستِ مبارک پر بیعت ہو کر شہنشاہِ بغداد حضور غوثِ الاعظم رضی اللہ عنہ کی غلامی کا پٹہ اپنے گلے میں ڈال لیا۔(انفرادی کوشش، ص ۱۱۱)

﴿54﴾ ایک دہریئے کی توبہ

۱۴۰۶ھ میں امیرِ اہلِ سنت ،حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس قادری مدظلہ العالی پنجاب کے مدنی دورے پر تھے کہ ساہیوال میں آپ کی مڈبھیڑ ایک دہریہ سے ہوگئی ۔ وہ اپنے عقائد ونظریات میں بہت پختہ دکھائی دیتا تھا لہذا! بحث مباحثہ کی بجائے آپ نے اس امید پر اسے کافی محبت وشفقت سے نوازا کہ ہوسکتا ہے کہ حسنِ اخلاق سے متاثر ہوکر وہ عقائد باطلہ سے تائب ہوجائے ۔آپ کو پاکپتن شریف میں منعقد ہونے والے اجتماعِ ذکرونعت میں بیان کرنا تھا، لہذا وہ بھی آپ کے ہمراہ چلنے پر تیار ہوگیا۔ بذریعہ بس پاکپتن شریف پہنچنے کے بعد آپ نے حضرت سیدنا بابا فریدالدین مسعود گنجِ شکر رضی اللہ عنہ کے مزارِ پُرانوار پر حاضری دی۔ وہ دہریہ بھی آپ کے ساتھ ساتھ تھا ۔رات کے وقت اجتماعِ ذکرونعت میں آپ نے اپنے مخصوص انداز میں رقت انگیز دعا کروائی۔ حاضرین پھوٹ پھوٹ کر رو رہے تھے۔ دورانِ دعا آپ نے رو رو کر اللہ عزوجل کی بارگاہ میں عرض کی، ''یا اللہ عزوجل! راہِ حق کا ایک متلاشی ہمارے ساتھ چل پڑا ہے اور اس نے تیری بارگاہ میں ہاتھ بھی اٹھا دیئے ہیں، اب تُو اس کا دل پھیر دے اور اس کو نورِ ہدایت نصیب کر کے روشنی کا مینار بنا دے۔''

جب دعا ختم ہوئی تو اس دہریہ نے آپ سے بڑی عقیدت کا مظاہرہ کرتے ہوئے عرض کی، ''دورانِ دعا ایک انجانے خوف کے سبب میرے تو رونگٹے کھڑے ہو گئے ،اب میں نے توبہ کر لی ہے۔'' پھر اس نے آپ کے دست مبارک پر دہریت سے باقاعدہ توبہ کی اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگیا اور آپ کے ذریعے حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی غلامی کا پٹا بھی اپنے گلے میں ڈال لیا۔ (انفرادی کوشش، ص۱۰۱)

﴿55﴾ قادیانی پروفیسر کی توبہ

ایک مرتبہ امیرِ اہل سنت مدظلہ العالی کی بارگاہ میں ایک مکتوب پہنچا جس میں کسی پروفیسر نے کچھ اس طرح سے لکھا تھا کہ میں قادیانی مذہب سے تعلق رکھتا ہوں اور ایک بڑے عہدے پر فائز ہوں، میں اب تک 70 مسلمانوں کو گمراہ کر کے قادیانی بنا چکا ہوں۔ سردار آباد (فیصل آباد) میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے اجتماع میں تنقیدی ذہن لے کر شریک ہوا لیکن آپ کا بیان سن کر دل کی دنیا زیر وزبر ہوگئی پھر کسی مبلغ نے آپ کے بیانات کی کیسیٹیں تحفے میں دیں۔ دل کی کیفیات تو ایک بیان سن کر ہی بدل چکی تھیں مگر جب دیگر کیسٹیں سنیں تو لرز اٹھا اور ساری رات روتا رہا، اب مجھے کیا کرنا چاہئے؟''

بانیٔ دعوتِ اسلامی نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے بلا تاخیر مکتوب روانہ فرمایا کہ فوراً (ہاتھوں ہاتھ) توبہ کر کے اسلام قبول کر لیجئے اور جتنے مسلمانوں کو (معاذ اللہ عزوجل) مرتد کیا ہے انہیں مسلمان بنانے کی کوئی صورت نکالئے۔''

الحمد للہ عزوجل! جب یہ مکتوب اس پروفیسر تک پہنچا تو آپ کی انفرادی کوشش کی برکت سے اس نے فوراً توبہ کی اور مسلمان ہوگیا۔ (انفرادی کوشش، ص۱۱۰)

دُعا

اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہمیں سچی توبہ کی توفیق دے، اپنا خوف اور اپنے مدنی حبیب صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کا عشق عطا فرمائے اور اسے ہمارے لئے ذریعۂ نجات بنائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

❁❁❁❁❁❁❁❁

ماخذ و مراجع

١۔ صحیح البخاری، دارالکتب العلمیہ،بیروت
٢۔سنن ابی داؤد، داراحیاء التراث العربی ، بیروت
٣۔المسند لِامام احمد بن حنبل، دارالفکر، بیروت
٤۔جامع الترمذی،دارالفکر،بیروت
٥۔ مجمع البحرین، دار الکتب العلمیہ، بیروت
٦۔ شرح السنّۃ ، دار الکتب العلمیہ ،بیروت
٧۔ السنن الکبریٰ ،دارالمغنی
٨۔ الترغیب والترھیب، دارالکتب العلمیہ، بیروت
٩۔ حلیۃالأولیاء، دارالکتب العلمیہ،بیروت
١٠۔ شعب الایمان، دار الکتب العلمیہ، بیروت
١١۔ مشکوٰۃ المصابیح، دارالفکر،بیروت
١٢۔ احیاء علومِ الدین، دارصادر، بیروت
١٣۔ مکاشِفۃ القلوب ، دارالکتب العلمیہ ،بیروت
١٤۔ کتاب التوابین،دارالکتب العلمیہ، بیروت
١٥۔ کیمیائے سعادت، انتشارات گنجینہ، تہران
١٦۔ منہاج العابدین،مئوسسۃالسیروان، بیروت
١٧۔ تذکرۃالاولیاء، انتشارات گنجینہ، تہران
١٨۔ تنبیہ الغافلین، المکتبۃالحقّانیۃ ،پشاور
١٩۔ اولیائے رجال الحدیث، ضیاء الدین پبلیکیشنز، کراچی
٢٠۔ حکایاتِ الصالحین ، ضیاء القرآن،لاہور
٢١۔ روض الریاحین، دارابشائر ،شام

۲۲۔ درۃالناصحین، دارالفکر، بیروت

۲۳۔ ذمّ الهوی، دارالبشائر، شام

۲۴۔ میٹھا زہر، مکتبہ اعلیٰحضرت، لاہور

۲۵۔ فتاوی رضویہ(قدیم) مکتبہ رضویہ کراچی لاہور

۲۶۔ بہارِ شریعت، مکتبہ رضویہ، کراچی

۲۷۔ رسالہ ۲۸ کلماتِ کفر، مکتبۃالمدینہ،باب المدینہ کراچی

۲۸۔ فیضانِ سنّت، مکتبۃالمدینہ، کراچی

۲۹۔ میں سدھرنا چاہتا ہوں، مکتبۃالمدینہ، کراچی

مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ قابلِ مطالعہ کتب

﴿شعبہ کتبِ اعلیٰ حضرت﴾

(۱) **کرنسی نوٹ کے شرعی احکامات**: یہ کتاب (کفل الفقیہ الفاھم في أحکام قرطاس الدراھم) کی تسہیل وتخریج پر مشتمل ہے۔ جس میں نوٹ کے تبادلے اوراس سے متعلق شرعی احکامات بیان کئے گئے ہیں۔

(۲) **ولایت کا آسان راستہ** (تصورِ شیخ): یہ رسالہ (الیاقوتۃ الواسطۃ) کی تسہیل وتخریج پر مشتمل ہے۔ جس میں پیر ومرشد کے تصوّر کے موضوع پر وارد ہونے والے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔

(۳) **ایمان کی پہچان** (حاشیہ تمہیدِ ایمان): اس رسالے میں تمہیدِ ایمان کے مشکل الفاظ کے معانی اورضروری اصطلاحات کی مختصر تشریحات درج کی گئی ہیں۔

(۴) **معاشی ترقی کا راز** (حاشیہ وتشریح تدبیر فلاح ونجات واصلاح): اس رسالے میں پورے عالم اسلام کے لیے چار نکات کی صورت میں معاشی حل پیش کیا گیا ہے۔

(۵) **شریعت وطریقت**: یہ رسالہ (مقال العرفاء بإعزاز شرع وعلماء) کا حاشیہ ہے۔ اس عظیم رسالے میں شریعت اور طریقت کو الگ الگ ماننے والے جاہلوں کی صحیح رہنمائی کی گئی ہے۔

(۶) **ثبوتِ ھلال کے طریقے** (طرق إثبات ھلال): اس رسالے میں چاند کے ثبوت کے لیے مقرر شرعی اصول وضوابط کی تفصیلات کا بیان ہے۔

(۷) **عورتیں اور مزارات کی حاضری**: یہ رسالہ (جمل النور في نھي النساء عن زیارۃ القبور) کا حاشیہ ہے۔ اس رسالے میں عورتوں کے زیارتِ قبور کے لیے نکلنے سے متعلق شرعی حکم پر وارد ہونے والے اعتراضات کے مسکت جوابات شامل ہیں۔

(۸) اعلیٰ حضرت سے سوال جواب(إظهار الحقّ الجلي): اس رسالے میں امامِ اہلِ سنّت علیہ رحمۃ الرحمٰن پر بعض غیر مقلّدین کی طرف سے کیے گئے چند سوالات کے مدلل جوابات بصورتِ انٹرویو درج کئے گئے ہیں۔

(۹) عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ یہ رسالہ(وشاح الجيد في تحليل معانقة العيد) کی تسہیل وتخریج پر مشتمل ہے۔اس رسالے میں عیدین میں گلے ملنے کو بدعت کہنے والوں کے رد میں دلائل سے مزیّن تفصیلی فتویٰ شامل ہے۔

(۱۰) راہِ خداعزوجل میں خرچ کرنے کے فضائل: یہ رسالہ (رادّ القحط والوباء بدعوة الجيران ومواساة الفقراء) کی تسہیل وتخریج پر مشتمل ہے۔یہ رسالہ پڑوسیوں اورفقراء سے خیر خواہی اوروباء کو ٹالنے کے لیے صدقہ کے فضائل پر مشتمل احادیث وحکایات کا بہترین مجموعہ ہے۔

شائع ہونے والے عربی رسائل:

ازامام اہل سنت مجدد دین وملت مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

(۱) كفل الفقيه الفاهم ـ(۲)تمهيد الايمان ـ (۳)الاجازات المتينة ـ

(٤)اقامة القيامة ـ(٥) الفضل الموهبي ـ (٦)اجلى الاعلام ـ

(۷)الزمزمة القمرية

﴿شعبہ اصلاحی کتب﴾

(۱) خوفِ خدا عزوجل: اس کتاب میں خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے متعلق کثیر آیاتِ کریمہ، احادیثِ مبارکہ اور بزرگانِ دین کے اقوال واحوال کے بکھرے ہوئے موتیوں کوسلکِ تحریر میں پرونے کی کوشش کی گئی ہے۔

(۲) انفرادی کوشش: اس کتاب میں نیکی کی دعوت کوزیادہ سے زیادہ عام کرنے کے

لئے انفرادی کوشش کی ضرورت، اسکی اہمیت، اس کے فضائل اور انفرادی کوشش کرنے کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔علاوہ ازیں اسلاف کی انفرادی کوشش کے ''۹۹'' منتخب واقعات کو بھی جمع کیا گیا ہے جس میں **بانیٔ دعوتِ اسلامی امیرِ اہلِ سنت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری** دامت برکاتھم العالیہ کے ''۲۵'' واقعات بھی شامل ہیں نیز کتاب کے آخر میں انفرادی کوشش کے عملی طریقے کی مثالیں بھی پیش کی گئی ہیں۔

(۳) شاھراہ اولیاء: یہ رسالہ سیدنا امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ کی تصنیف ''**منہاج العارفین**'' کا ترجمہ وتسہیل ہے۔اس رسالے میں امام غزالی علیہ الرحمۃ نے مختلف موضوعات کے تحت منفرد انداز میں غور وفکر یعنی ''**فکرِ مدینہ**'' کرنے کی ترغیب ارشاد فرمائی ہے۔مثلاً انسان کو چاہئے کہ دن اور رات پر غور کرے کہ جب دن کی روشنی پھیل جاتی ہے تو رات کی تاریکی رخصت ہوجاتی ہے اسی طرح جب نیکیوں کا نور انسان کو حاصل ہوجائے تو اس کے اعضاء سے گناہوں کی تاریکی رخصت ہوجاتی ہے۔مسجد میں داخل ہوتے وقت غور کرے کہ کس عظمت والے رب عزوجل کے گھر میں داخل ہورہا ہے؟ اسی طرح عبادت کرتے وقت غور کرے کہ اس میں میرا کوئی کمال نہیں یہ تو رب تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے مجھے عبادت کرنے کی توفیق عطا فرمائی، علی ھذا القیاس۔

(۴) فکرِ مدینہ: اس کتاب میں فکرِ مدینہ (یعنی محاسبہ) کی ضرورت، اسکی اہمیت، اس کے فوائد اور بزرگانِ دین کی فکرِ مدینہ کے ''131'' واقعات کو جمع کیا گیا ہے جس میں **بانیٔ دعوتِ اسلامی امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری** دامت برکاتھم العالیہ کے ۴۱ واقعات بھی شامل ہیں نیز مختلف موضوعات پر فکرِ مدینہ کرنے کا عملی طریقہ بھی بیان کیا گیا ہے۔

(۵) امتحان کی تیاری کیسے کریں؟ اس رسالے میں اُن تمام مسائل کا حل بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو ایک طالب علم کو امتحانات کی تیاری کے دوران درپیش ہوسکتے ہیں۔ یہ رسالہ بنیادی طور پر درسِ نظامی کے طلباء اسلامی بھائیوں کو مدِ نظر رکھ کر لکھا گیا ہے،

لیکن اسکول وکالج میں پڑھنے والے طلباء (Students) کے لئے بھی یکساں مفید ہے۔ اس لئے انفرادی کوشش کرنے والے اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ وہ یہ رسالہ اِن طلباء تک بھی پہنچائیں کیونکہ اس رسالہ میں اپنے مدنی مقصد **''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے، ان شاءاللہ عزوجل''** کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے بہت سے مقامات پر نیکی کی دعوت بھی پیش کی گئی ہے۔

(۶) نمازمیں لقمہ کے مسائل : نماز میں لقمہ دینے کے مسائل پر مشتمل ایک کتاب جس میں مختلف صورتوں کا حکم اکابرین رحمہم اللہ کی کتابوں سے ایک جگہ جمع کرنے کی سعی کی گئی ہے تاکہ عوام الناس کی ان مسائل تک آسانی سے رسائی ہوسکے اوراس مسئلہ کے بارے میں لوگوں میں جومختلف قسم کی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں ان کا ازالہ ہوسکے۔

(۷) جنت کی دوچابیاں: اس کتاب میں پہلے جنت کی نعمتوں کا بیان کیا گیا ہے، پھر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے زبان وشرم گاہ کی حفاظت سے متعلق دی گئی ایک بشارت ذکر کی گئی ہے۔ اس کے بعد تفصیلاً بتایا گیا ہے کہ ہم اس ضمانت کے حق دار کس طرح بن سکتے ہیں۔ حسبِ ضرورت شرعی مسائل بھی ذکر کئے گئے ہیں۔ امید واثق ہے کہ زبان اور شرم گاہ کی حفاظت کے بارے میں ایک مقام پر اتنی تفصیل آپ کو کسی دوسری کتاب میں نہ ملے گی۔ **ذلک فضل اللہ العظیم**

(۸) کامیاب استاذ کون؟ اس کتاب میں ان تمام امور کو بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے جن کا تعلق تدریس سے ہوسکتا ہے مثلاً سبق کی تیاری، سبق پڑھانے کا طریقہ، سننے کا طریقہ علی ھذاالقیاس۔ یہ کتاب بنیادی طور پر شعبہ درسِ نظامی کو مدِ نظر رکھ کر لکھی گئی ہے لیکن حفظ وناظرہ کے اساتذہ بھی معمولی ترمیم کے ساتھ اس سے بخوبی فائدہ اٹھا سکتے ہیں نیز اسکول وکالجز میں پڑھانے والے اساتذہ کے لئے بھی اس کتاب کا مطالعہ فائدے سے خالی نہیں ہے۔

(۹) نصاب مدنی قافلہ: اس کتاب میں مدنی قافلہ سے متعلق امور کا بیان ہے،

مثلاً مدنی قافلہ کی اہمیت، مدنی قافلہ کیسے تیار کیا جائے، مدنی قافلہ کا جدول، اس جدول پر عمل کس طرح کیا جائے، امیر قافلہ کیسا ہونا چاہئیے؟ علاوہ ازیں موضوع کی مناسبت سے امیرِ اہلِ سنت بانی دعوتِ اسلامی مدظلہ العالی کے عطا کردہ مدنی پھول بھی اس کتاب میں سجادیئے گئے ہیں۔ اپنے موضوع کے اعتبار سے منفرد کتاب ہے۔

(۱۰) حسنِ اخلاق: یہ کتاب دنیائے اسلام کے عظیم محدث سیدنا امام طبرانی علیہ الرحمۃ کی شاہکار تالیف **"مکارمُ الاخلاق"** کا ترجمہ ہے۔ اس کتاب میں امام طبرانی علیہ الرحمۃ نے اخلاق کے مختلف شعبوں کے متعلق احادیث جمع کی ہیں۔ امیدِ واثق ہے کہ یہ کتاب شب وروز انفرادی کوشش میں مصروف رہنے والے اسلامی بھائیوں کے لئے بہت مفید ثابت ہوگی ان شاء اللہ عزوجل۔

(۱۱) فیضانِ احیاء العلوم: یہ کتاب امام غزالی علیہ الرحمۃ کی مایہ ناز کتاب **''احیاء العلوم''** کی تلخیص وتسہیل ہے جسے درس دینے کے انداز میں مرتب کیا گیا ہے۔ اخلاص، مذمت دنیا، توکل، صبر جیسے مضامین پر مشتمل ہے۔

(۱۲) راہِ علم: یہ رسالہ **''تعلیم المتعلم طریق التعلم''** کا ترجمہ وتسہیل ہے جس میں ان امور کا بیان ہے جن کی رعایت راہ علم پر چلنے والے کے لئے ضروری ہے۔ اور ان باتوں کا ذکر ہے جن سے اجتناب معلم ومتعلم کے لئے ضروری ہے۔

(۱۳) حق وباطل کا فرق: یہ کتاب حافظ ملت عبدالعزیز مبارکپوری رحمہ اللہ کی تالیف ہے ''جسے حق وباطل کا فرق'' کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔ مصنف علیہ الرحمۃ نے عقائد حقہ وباطلہ کے فرق کو نہایت آسان انداز میں سوالاً جواباً پیش کیا ہے جس کی وجہ سے کم تعلیم یافتہ لوگ بھی اس کا آسانی سے مطالعہ کر سکتے ہیں۔

(۱۴) تحقیقات: یہ کتاب فقیہ اعظم ہند، مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمۃ تالیف ہے، تحقیقی انداز میں لکھی گئی اس کتاب میں بدمذھبوں کی طرف سے وارد ہونے والے اعتراضات

کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے ہیں۔متلاشیانِ حق کے لئے نور کا مینارہ ہے۔

(۱۵) اربعین حنفیہ : یہ کتاب فقیہ اعظم حضرت علامہ ابو یوسف محمد شریف نقشبندی علیہ الرحمۃ کی تالیف ہے۔جس میں نماز سے متعلق چالیس احادیث کو جمع کیا گیا ہے اور اختلافی مسائل میں حنفی مذہب کی تقویت نہایت مدلل انداز میں بیان کی گئی ہے۔

(۱۶) بیٹے کو نصیحت: یہ امام غزالی علیہ الرحمۃ کی کتاب ''**ایہا الولد**'' کا اردو ترجمہ ہے۔ بچوں کی تربیت کے لیے لاجواب کتاب ہے اس میں اخلاص، مذمت مال اور توکل جیسے مضامین شامل ہیں۔

(۱۷) طلاق کے آسان مسائل: اس فقہی کتاب میں مسائل طلاق کو عام فہم انداز میں پیش کیا گیا ہے جس کی بنا پر طلاق سے متعلق عوام الناس میں پائی جانے والی غلط فہمیوں کا کافی حد تک ازالہ ہوسکتا ہے۔

(۱۸) توبہ کی روایات وحکایات: اس کتاب کی ابتداء میں توبہ کی ضرورت کا بیان ہے، پھر توبہ کی اہمیت وفضائل مذکور ہیں۔اس کے بعد تفصیلاً بتایا گیا ہے کہ سچی توبہ کس طرح کی جاسکتی ہے؟ اور آخر میں توبہ کرنے والوں کے تقریباً 55 واقعات بھی نقل کئے گئے ہیں۔امیدِ واثق ہے کہ یہ کتاب اصلاحی کتب میں بہترین اضافہ متصور ہوگی۔**ان شاء الله عزوجل**

(۱۹) الدعوۃ الی الفکر (عربی): یہ کتاب محقق جلیل مولانا منشاء تابش قصوری مدظلہ العالی کی مایہ ناز تالیف ''دعوتِ فکر'' کا عربی ترجمہ ہے جس میں بدمذہبوں کو اپنی روش پر نظر ثانی کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

(۲۰) آداب مرشدِ کامل (مکمل پانچ حصے): فی زمانہ ایک طرف ناقص اور کامل پیر کا امتیاز مشکل ہے تو دوسری طرف جو کسی کامل مرشِد کے دامن سے وابستہ ہیں بھی تو انہیں اپنے مرشِد کے ظاہری وباطنی آداب سے آشنائی نہیں۔اِن حالات میں اس بات کی اَشد ضَرورت محسوس ہوئی کہ

کوئی ایسی تحریر ہوجس سے شریعت کی روشنی میں موجودہ دور کے تقاضوں کے مطابق ناقص اور کامل مرشِد کی پہچان بھی ہو سکے اور کامل مرشِد کے دامن سے وابستگان آدابِ مرشِد سے مطلع ہوکر ناواقفیت کی بنا پر طریقت کی راہ میں ہونے والے ناقابلِ تصور نقصان سے بھی محفوظ رہ سکیں۔اس حقیقت کو جاننے اور مرشِدِ کامل کے آداب سمجھنے کیلئے **آدابِ مرشِدِ کامل** کے **مکمل پانچ حصوں** پر مشتمل اس کتاب میں شریعت وطریقت سے متعلق ضَروری معلومات پیش کرنے کی سعی کی گئی ہے۔

﴿شعبہ درسی کتب﴾

(۱) تعریفاتِ نحویہ: اس رسالہ میں علم نحو کی مشہور اصطلاحات کی تعریفات مع امثلہ و توضیحات جمع کردی گئی ہیں۔اگر طلباء ان تعریفات کا استحضار کرلیں تو علمِ نحو کے مسائل وابحاث سمجھنے میں بہت سہولت رہے گی،ان شاءاللہ عزوجل۔

(۲) کتاب العقائد: صدرالافاضل حضرت علامہ سیدنعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمۃ کی تصنیف کردہ اس کتاب میں اسلامی عقائداور حدیثِ پاک کی روشنی میں قیامت سے پہلے پیدا ہونے والے تیس جھوٹے مدعیانِ نبوت (کذّابوں) میں سے چند کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ یہ کتاب کئی مدارس کے نصاب میں بھی شامل ہے۔

(۳) زبدة الفکرشرح نخبة الفکر: یہ کتاب فنِ اصول حدیث میں لکھی گئی امام حافظ علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ کی بے مثال تالیف ''**نخبة الفکر فی مصطلح اهل الاثر**'' کی اردو شرح ہے۔اس شرح میں قوت وضعف کے اعتبار سے حدیث کی اقسام،ان کے درجات اور محدثین کی استعمال کردہ اصطلاحات کی وضاحت درج کی گئی ہے۔طلبہ کے لئے انتہائی مفید ہے۔

(۴) شریعت میں عرف کی اهمیت : یہ رسالہ امام سید محمد امین بن عمر عابدین شامی علیہ الرحمۃ کے عرف سے متعلق تحریر کردہ عربی رسالے ''**نشر العرف فی بناء بعض الاحکام علی العرف**'' کا عربی ترجمہ ہے۔تخصص فی الفقہ کے طلباء اس کا ضرور مطالعہ کریں۔

(۵) **اربعین النوویہ** (عربی): علامہ شرف الدین نووی علیہ الرحمۃ کی تالیف جو کہ کثیر مدارس کے نصاب میں شامل ہے۔اس کتاب کو خوبصورت انداز میں شائع کیا گیا ہے۔

(٦) **نصاب التجوید**: اس کتاب میں درست مخارج سے حروفِ قرآنیہ کی ادائیگی کی معرفت کا بیان ہے۔مدارس دینیہ کے طلبہ کے لئے بے حد مفید ہے۔

شعبہ تراجم کتب

ان رسائل کے عربی تراجم شائع ہو چکے ہیں:

(۱) بادشاہوں کی ہڈیاں (عظام الملوك) (مولف: بانی دعوت اسلامی امیر اہلسنت مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی)

(۲) مردے کے صدمے (هموم الميت) (مولف: بانی دعوت اسلامی امیر اہلسنت مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی)

(۳) شجرۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ، (مولف: بانی دعوت اسلامی امیر اہلسنت مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی)

(۴) ضیائے درود وسلام (ضياء الصلوة والسلام) مولف: بانی دعوت اسلامی مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی

ان رسائل کے فارسی تراجم شائع ہو چکے ہیں:

(۱) ضیائے درود وسلام، (مولف: بانی دعوت اسلامی امیر اہلسنت مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی)

(۲) غفلت، (مولف: بانی دعوت اسلامی امیر اہلسنت مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی)

(۳) ابوجہل کی موت، (مولف: بانی دعوت اسلامی امیر اہلسنت مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی)

(۴) احترام مسلم، (مولف: بانی دعوت اسلامی امیر اہلسنت مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی)

(۵) دعوتِ اسلامی کا تعارف۔

اس کے علاوہ امیر اہل سنت مدظلہ العالی کے کئی رسائل کے سندھی تراجم بھی شائع ہو چکے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات کو **فیضانِ مدینہ** محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی میں مغرب کی نماز کے بعد ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذہن بنے گا، ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ

اپنی اصلاح کے لیے **مَدَنی انعامات** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **مَدَنی قافلوں** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-7311679
سردار آباد: (فیصل آباد) امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
کشمیر: چوک شہیداں، میرپور۔ فون: 058274-37212
حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
پشاور: فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر۔
خان پور: دُرانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
نواب شاہ: چکرا بازار، نزد مسلم کمرشل بینک۔ فون: 4362145
سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 5619195
گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ۔ فون: 055-4225653

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)
فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)
فون: 4921389-93/4126999 فیکس: 4125858
Email:maktaba@dawateislami.net \ www.dawateislami.net